امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد ترجمان اردو

ماہنامہ شریعت

جلد ۱ ذی قعدہ ۱۴۳۳ھ بمطابق اکتوبر 2012 شمارہ 7

امریکہ میں ریلیز ہونے والی توہین رسالت پر مبنی فلم کی بابت امارت اسلامیہ کا اعلامیہ

مجاہد اور مؤمن امیر کا پیغام

کامل فتح کی خوشخبری دے رہا ہے

سابقہ ناکام عسکری پالیسیاں

امریکی فوج میں پاگل پن اور خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات

آزادی رائے کی آڑ میں توہین رسالت اور عالمی دہشت گرد

امریکی خوف اور ملی اردو

خلیفہ سراج الدین حقانی صاحب کی شریعت سے گفتگو

فرمان نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عن ثوبان قال: قال:رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الامم ان تداعى عليكم كماتداعى الاكلة الى قصعتهافقال قائل ومن قلة نحن يومئذ؟قال بل انتم يومئذ كثير ولكنكم غثاء كغثاء السيل ولينزعن الله من صدورعدوكم المهابة منكم وليقذفن فى قلوبكم الوهن قال قائل يارسول الله ومالوهن قال حب الدنياو كراهية الموت: رواه البهيقى. مشكوة ص/۴۵۹

ترجمہ ! حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایاقریب ہے (ایسازمانہ) کہ (دشمن) قومیں تمہارے خلاف (جنگ کرنے اورتم کومٹادینے کے لئے) ایک دوسرے کواس طرح دعوت دیں جس طرح کھانے والی جماعت کے آدمی کھانے کی لگن (تشت) کی طرف ایک دوسرے کوبلاتے ہیں،ایک صحابی نے عرض کیاکہ کیااس دن ہماری تعدادکی قلت کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا (نہیں) بلکہ اس وقت بڑی تعدادمیں ہوگے،لیکن تم سیلاب کے کوڑے کرکٹ کی طرح (بے جان اور بے وزن) ہوگےاوراللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہاری ہیبت نکال دے گااور(اس کے برعکس) تمہارے دلوں میں ''وھن'' ڈال دے گا،کسی عرض کرنے والے نے عرض کیاکہ یارسول اللہ ''وھن'' کاکیامطلب؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایاکہ دنیا کی محبت اورموت کی کراہت۔(رواہ البیہقی،مشکوٰۃ ص ۴۹۵)

تشریح: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں رسول اللہ ﷺ کاجوارشادنقل ہواہے اس میں حضور ﷺ نے مسلمانوں کی کمزوری اورحالت زارکی پیش گوئی کرکےاس کے دواسباب ذکرکئے،جس وقت آپ ﷺ نے وہ فرمایاہوگااس وقت بلکہ اس کے کئی صدی بعدتک بھی حالات ایسے رہے کہ بظاہردوردورتک اس کاامکان بھی نظرنہیں آتاتھاکہ کبھی آپا کی امت کاایساحال بھی ہوگااوروہ دشمن قوموں کے مقابلہ میں ایسی کمزوراور بے جان ہوجائےگی اوراان کے لئے نرم نوالہ بن جائے گی لیکن آپ ﷺ نے جوارشادفرمایاتھاوہ واقع ہوکررہااور بار بار وقوع میں آیااورآج بھی اس کے مظاہرے آنکھوں کے سامنے ہیں اوراس انقلاب حال اورانحطاط وزوال کابنیادی سبب جیساکہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایایہی ہے کہ اس دنیااوریہاں کی زندگی سے ہم کوعشق ہوگیااورموت (راہ خداکی موت بھی) ہمارے لئے کڑواگھونٹ بن گئی،بلاشبہ ہماری اس حالت نے ہم کودشمنوں کے لئے ترنوالہ بنادیاہے جیساکہ اوپرعرض کیاجاچکاہے،رسول اللہ ﷺ کایہ اارشادبھی صرف پیشین گوئی نہیں ہے بلکہ امت کواگاہی ہے کہ ''وھن'' (یعنی حب دنیااورکراہیت موت) کی بیماری سے قلوب کی حفاظت کی جائے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کا واحد ترجمان اردو

ماهنامه

شریعت

جلد ا ذی قعدہ ۱۴۳۳ بمطابق اکتوبر ۲۰۱۲ شمارہ ۷

ماہنامہ شریعت، امارتِ اسلامیہ افغانستان کا اردو زبان میں واحد اور باضابطہ دینی، ثقافتی اور سیاسی مجلّہ ہے، جو امارت اسلامیہ کے میڈیا ونگ اور ثقافتی کمیشن کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ ماہنامہ شریعت افغانستان میں جاری کشمکش، حالات و واقعات اور مظلوم افغانوں پر روا رکھے جانے والے بھیانک مظالم کا سچا اور چشم دید عکاس ہے۔

عکس درون

آزادی رائے کی آڑ میں توہین رسالت اور عالمی دہشت گرد 2

نائن الیون کی گیارہویں برسی کی بابت امارت اسلامیہ کا اعلامیہ 4

امریکہ میں ریلیز ہونے والی توہین رسالت پر مبنی فلم کی بابت امارت اسلامیہ کا اعلامیہ 5

مجاہد اور مؤمن امیر کا پیغام کامل فتح کی خوشخبری دے رہا ہے 6

دشمنوں کی صفوں کے اندر رنئے محاذ 8

چیلنجز، مستقیم، سخت جان اور عدیم المثال نسل.... طالبان 12

خلیفہ سراج الدین حقانی صاحب کی شریعت سے گفتگو 16

سرزمین افغانستان پر برطانوی شہزادہ پرنس ہری کا فدائی حملوں سے پرتپاک استقبال 19

برما میں مظلوم مسلمانوں کا قتل عام اور دنیا کی پراسرار خاموشی 22

شہید راہ حق مولوی محمد خوشحال ملنگ رحمۃ اللہ علیہ 28

رواں سال صوبہ بامیان کے تین ضلعوں میں جہادی سرگرمیوں کی پیشرفت 32

امریکی فوج میں پاگل پن اور خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات 34

افغانستان گذشتہ اگست میں 35

کٹھ پتلیوں کا انجام 38

امریکی خوف اور ملی اردو 39

سابقہ ناکام عسکری پالیسیاں 41

شہدائے ملت 42

جدول ماہ شوال 44

ڈیزائننگ: سلمان بدر

مدیر اعلیٰ: ولید افغان

نائب مدیر: سلیمان غوری

مجلسِ مشاورت

ملا اسد افغان ، شمس ابدالی

ڈاکٹر ہارون ، فرہاد ہروی

استاد فریدون

رابطہ کے لئے برقی پتہ:

shariatmagazine@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن ملاحظہ کیجیے......

www.shahamat-urdu.com

قیمت فی شمارہ: 30 روپے

سالانہ زرتعاون: 350 روپے

سالانہ زرتعاون

امریکہ، آسٹریلیا، افریقہ اور یورپی ممالک.........40 ڈالر

سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات.........30 ڈالر

بنگلہ دیش.........28 ڈالر

اداریہ

آزادی رائے کی آڑ میں توہین رسالت اور عالمی دہشت گرد

مدیر اعلیٰ

جی ہاں! ایک بار پھر شر پسند یہودیوں اور متعصب صلیبیوں نے مل کر پوری دنیا کے مسلمانوں کی جذبات سے کھیلتے ہوئے آزادی اظہار رائے کی آڑ میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کی بہت بڑی جسارت کی ہے۔

امریکہ میں مقیم سام بیسائل نامی اسرائیلی یہودی نے ٹیری جونز نامی خبیث الفطرت امریکی پادری کی مشاورت اور سو سے زائد امریکی یہودیوں کی مالی معاونت سے اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین آمیز فلم بنا کر پوری اسلامی دنیا میں آگ لگادی ہے۔ امریکہ اور دیگر مغربی دنیا کے اسلام دشمن عناصر اس طرح کے اوچھے ہتھکنڈوں سے دنیا کے ڈیڑھ ارب سے زائد انسانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ بلا شبہ یہ ان خبیث الفطرت اور گندی ذہنیت رکھنے والے یہودیوں کی ایک بڑی خام خیالی ہے کہ اس اور اس قسم کی دیگر گھناونی حرکات سے ہم اسلام کو بدنام کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور دنیا میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت میں کمی آجائے گی لیکن....

"اے بسا آرزو کہ خاک شد"۔

ہر ذی شعور سمجھتا ہے کہ اسلام اور جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں امریکی سام بیسایل کی تیار کردہ گستاخانہ حالیہ فلم ہرگز فرد واحد یا چند افراد کا فعل نہیں بلکہ یہ امریکیوں سمیت تمام مغربیوں کی اسی دیرینہ روش کے حوالے سے دیکھنا چاہئے جس کا اظہار اس سے پہلے بھی بیسیوں مرتبہ ہو چکا ہے۔

صیہونی اور صلیبی لابیوں کے عالمی گٹھ جوڑ کی جانب سے عالم اسلام کے خلاف برپا کی جانے والی عسکری اور فکری جنگ ابھی تک رُکی نہیں بلکہ یہ جنگ اپنی تمام تر فتنہ سامانیوں کے ساتھ جاری ہے۔ اور افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں غاصب قوتوں کی شکست وہزیمت کے بعد اب پوری توجہ فکری جنگ کی طرف مبذول کردی گئی ہے۔ اسلام، قرآن کریم، شعائر اسلام اور جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں مسلسل گستاخانہ اور ناپاک اقدامات امریکا سمیت تمام مغربی حکومتوں اور بااقتدار طبقے کی پالیسی ہے جس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ٹیری جونز اور سام بیسائل جیسے مذہبی جنونی اور دہشت گرد استعمال ہو رہے ہیں۔ اور "آزادی اظہار رائے" کے ڈھکوسلے کو آڑ بنا کر مغربی حکومتیں اس کمال عیاری ومکاری سے ان سرگرمیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہیں جو کھلی اور واضح منافقت ہے۔

دنیا کا کوئی مذہبی یا حکومتی قانون دل آزاری کا درس نہیں دیتا تو اسلام جیسے آفاقی اور فطری دین، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم الشان ہستی اور قرآن کریم جیسی لافانی اور ہدایت بھری آسمانی کتاب کو نشانہ بنا کر دنیا میں بسنے والے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی دل آزاری کو "آزادی اظہار رائے" کا مکروہ لبادہ پہنا کر جائز قرار دینا کہاں کا انصاف ہے؟

خودکو انسانی حقوق کی پاسداری کا ٹھیکیدار اور چیمپین کہلانے والے مغرب کا دعویٰ ہے کہ یہاں کسی فرد کو ایک عام انسان کی توہین وتنقیص کی اجازت نہیں دی جاتی۔ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایک عام فرد کے ساتھ ایسا سلوک کرے جس سے اسے دکھ پہنچے۔ اگر کوئی اس جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے قانونی مجرم تصور کر کے سزا دی جاتی ہے ....لیکن یہ ایک صریح جھوٹ اور دنیا کی آنکھ میں دھول جھونکنا ہے کیونکہ اگر مغرب کے اس دعویٰ میں سچائی ہوتی تو ایک فرد نہیں، سو نہیں، ہزار نہیں، لاکھ نہیں بلکہ ڈیڑھ ارب انسانوں کے ایمان وعقیدت کے مرجع ومنبع جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیوں کو کبھی بھی اظہار رائے کا مکروہ نام نہ دیتا ....اس جرم کے مرتکبین کو قانونی مجرم قرار دے کر سخت ترین سزا دیتا....دل آزاری کی وجہ بننے والی اس فلم کی نمائش کو نہ صرف امریکہ میں بلکہ پوری دنیا میں بند کر دیتا۔

یہ وہی مغرب ہے جہاں ہولوکاسٹ [ہٹلر کے ہاتھوں جرمنی میں مقیم یہودیوں کا مبینہ قتل عام] کے افسانے سے انکار تو کجا سوال اٹھانے کو بھی جرم قرار دیا جاتا ہے لیکن مسلمانوں کے اس معقول اور جائز مطالبے کے باوجود اس کے کہ ''آزادی اظہار رائے'' کے نام پر فکری اور مذہبی دہشت گردی کا سلسلہ روکا جائے اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور اسلام کی دیگر برگزیدہ ہستیوں کی توہین جرم قرار دیا جائے۔ مغربی دنیا مسلمانوں کے اس جائز مطالبے پر کان دھرنے کو تیار نہیں ....بلکہ بجائے اس کے خلاف اقدام اٹھانے کے آئے روز مختلف ممالک میں بدطینت وبداصل لوگ اپنی خبث باطن کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ کی مقدس ومحترم ہستی، کائنات کے سب سے بہترین انسان سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔

ڈیڑھ ارب یعنی دنیا کی ایک چوتھائی انسانوں کے جذبات واحساسات کو ٹھیس پہنچا کر مسلسل نظر انداز کرنا مغرب کا ایک ایسا مجرمانہ رویہ ہے جس کا عقل ودانش کے تقاضوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مغرب اچھی طرح جانتا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم [فداہ ابی وامی] کے بارے میں مسلمانوں کی حساسیت کا کیا عالم ہے؟ انہیں معلوم ہے کہ اسلام کا کلمہ پڑھنے والا ہر شخص چاہے دینی تعلیمات سے کتنا ہی دور اور بے عمل کیوں نہ ہو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرہ بھر گستاخی اس کے سینے میں اشتعال کا وہ لاوا بھڑکا دیتی ہے کہ پھر وہ نہ خود کو دیکھتا ہے اور نہ دوسروں کو ....وہ اپنے مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کو باعث صد افتخار وسعادت سمجھتا ہے۔

عالمی قوتوں سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحفظ کو یقینی بنائیں ورنہ امن وامان سے محروم اس دنیا میں بدامنی اور فساد کی وہ آگ بھڑک اٹھے گی جس کو بجھانا پھر کسی کے بس میں نہیں ہوگا........اور اس کی تمام تر ذمہ داری اس آگ پر تیل چھڑکنے والے مغرب اور اس کے ہمنواؤں پر ہوگی۔

نائن الیون کی گیارہویں برسی کی بابت

امارت اسلامیہ کا اعلامیہ

گیارہ برس سے غاصب امریکی نائن الیون کے واقعے کی آڑ میں مظلوم افغانوں سے انتقام لینے پر تلے ہوئے ہیں اور ہماری سرزمین کو آگ کی بھٹی بنا رکھا ہے۔

نائن الیون کی برسی امریکی ایسے وقت میں منا رہے ہیں کہ جب افغانستان میں برسرپیکار افواج کو فوجی، سیاسی، معاشی اور دیگر امور میں مکمل شکست کا سامنا ہے، اوراب ان کے پاس ایسا کوئی وسیلہ بھی نہیں ہے جسے وہ اس ناجائز جنگ کے دوام کی خاطر استعمال کرسکیں۔

قابض امریکی جنہوں نے گیارہ سال قبل اس (نائن الیون) کے بہانے اسلام اور مسلمانوں کیخلاف جنگ کا اعلان کیا تھا، اس نے (اس جنگ میں) اللہ تعالی کی نصرت سے اپنی طاقت کھودی ہے اور (حملہ آور) ظالم جنگجو یکے بعد دیگرے میدان جنگ سے فرار ہورہے ہیں۔

اس ناجائز اور ظالمانہ صلیبی جنگ کے دوران جہاں ہزاروں مظلوم افغانوں کا خون بہایا گیا، وہیں قابض امریکیوں اوران کے پراپیگنڈے اور دھوکہ دہی میں آئے عالمی اتحادیوں کو بھی افغانوں نے ایسا سبق سکھایا ہے جسے وہ کبھی نہ بھولیں گے اورانہیں ناقابل تلافی شکست سے دوچار کردیا ہے۔ جبکہ ان کے ہزاروں فوجی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

مظلوم مگر غیور افغانوں نے اپنے دین اور ملک کے دفاع کی خاطر اس مقدس جنگ اور عظیم جہاد میں غاصبوں پر یہ ثابت کردیا ہے کہ ستمبر کے واقعہ کے انتقام کے بہانے افغانستان پر تمہاری جارحیت کا کوئی قانونی اور اخلاقی جواز نہیں تھا اور تم نے اس راہ میں جو کچھ کیا یا کررہے ہو وہ سراسر وحشت، ظلم و سربریت اور تکبر کی نشاندہی کرتا ہے، کیونکہ نائن الیون کے واقعے میں نہ تو افغانی ملوث تھے اور نہ ہی اب تک اس واقعہ سے متعلق کوئی ٹھوس اور منطقی دلیل تم پیش کر سکے ہو۔

اسی ناجائز بہانے کے تحت افغانستان میں جہاں تمہاری موجودگی علاقائی بدامنی کا سبب بنی ہے وہیں تمہارے لیے اور تمہارے اتحادیوں کیلیے دنیا بھر میں امن وامان، سیاسی اور فوجی مسائل نے جنم لیا ہے۔ حالانکہ امریکی حکمرانوں نے اپنے ملک اور عوام کی حفاظت کی خاطر جہاں عسکری اور اقتصادی ہر دو میدانوں میں خطیر رقم خرچ کی ہے وہیں افغانستان میں افغانوں کے ہاتھوں اپنے ہزاروں فوجیوں کے قتل کے ذمے دار بھی وہ خود ہیں۔ لیکن اس جانی اور مالی نقصان کے باوجود آج امریکی شہری دنیا بھر میں محفوظ نہیں، بلکہ ہر جگہ امریکیوں کو دھمکیاں دی جارہی ہیں اور ہر شخص انہیں ہلاک کرنا اپنا حق سمجھتا ہے، کیونکہ انہوں نے تمام لوگوں کی زندگیوں کو برباد کردیا ہے اور اپنی وسیع طلب پالیسی کے سبب دنیا بھر کو بدامنی سے دوچار کردیا ہے۔

امارت اسلامیہ نائن الیون کی گیارہویں برسی کی مناسبت سے ایک بار پھر امریکی حکمرانوں، ان کے اتحادیوں اوران کے عوام کو پیغام دیتی ہے کہ نائن الیون کی آڑ میں مزید مظلوم افغانوں کا خون بہانا روک دیں اور سربریت وحماقت کی بجائے عقل ودانش سے کام لیں۔

امارت اسلامیہ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے امریکہ سمیت دنیا بھر کے لئے اس بات کا صراحت سے اعلان کرتی ہے کہ ہم کسی کے لیے خطرہ ہیں نہ کسی کو اجازت دیں گے کہ ہماری سرزمین سے کسی کو ضرر پہنچائے، ہم اپنے ملک کے دفاع اور یہاں اسلامی نظام کی حاکمیت کو اپنا شرعی اور قانونی حق سمجھتے ہیں اور اس حق کے حصول کی خاطر تمام غاصبوں کے خلاف اپنی شرعی کوششوں اور جہاد کو جاری رکھیں گے اور اس مبارک آرزو کی تکمیل کے لیے اللہ کے فضل سے ہم اپنی کامیابی اور دشمن کی ناکامی کا پختہ یقین رکھتے ہیں۔

والسلام

امارت اسلامیہ افغانستان

22 شوال المکرّم 1433ھ بمطابق 09 ستمبر 2012ء

امریکہ میں ریلیز ہونے والی توہین رسالت پر مبنی فلم کی بابت

امارت اسلامیہ کا اعلامیہ

حالیہ دنوں امریکی سینمانے حکومت کی براہ راست نگرانی اور اجازت سے ایک فلم ریلیز کی ہے، جس میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کی گئی ہے۔ امارت اسلامیہ اس شنیع فعل کی پرزور مذمت کرتی ہے۔

گیارہ برس قبل جب سے امریکہ نے اسلام کیخلاف وسیع پیمانے پہ جارحیت کا آغاز کیا تھا تب سے لے کر آج تک متعدد بار مسلمانوں کے مقدسات اور معتقدات کی وقتاً فوقتاً توہین کی گئی ۔ یہ نفرت آمیز عمل امریکہ میں ایک شخص کی جانب سے نہیں، حکومتی اشارے بلکہ براہ راست حکومت کی سرپرستی میں ہورہا ہے۔

ہم اسلام کے وفادار محافظین کی حیثیت سے امریکی نظام اور اس کے سرکش اور توہین کے مرتکب افراد کو نہایت وضاحت سے خبردار کرتے ہیں کہ اسلام جیسے مقدس دین کیخلاف اس نوعیت کے شنیع اعمال کے ذریعے مغرب اپنے منحوس اہداف تک کبھی نہیں پہنچ سکتا، بلکہ اس کے برعکس ان حکومتوں کا اصل شیطانی چہرہ عالمی برادری خاص طور پر مسلمانوں پہ آشکارا ہورہا ہے اور عالم اسلام سنجیدگی کے ساتھ ان حکومتوں کے خلاف مناسب ردعمل کی راہیں تلاش کرنے کے لیے اجتماعی غور و فکر پر مجبور ہورہا ہے۔

وحشی صفت امریکہ نے اپنی سیاہ تاریخ کے دوران متعدد ممالک اور اقوام کی مذہبی، اعتقادی، وطنی اور ثقافتی اقدار پر دست درازی کی ہے اور دیگر مذاہب کے مقدسات اور اقدار کیخلاف اس نوعیت کی غیر ذمہ دارانہ حرکات کو اپنی سرزمین پہ وجہ جواز فراہم کررکھی ہے۔

اسی وجہ سے عالمی برادری خاص طور پر مسلم اقوام اور حکومتوں پر لازم ہے کہ وہ باہم متحد ہوجائیں اور اس مشترکہ دشمن کیخلاف واحد اور ناقابل شکست اتحاد قائم کریں، تاکہ ان شریر عناصر کے خلاف مناسب وقت میں انتہائی ردعمل کا مظاہرہ کرسکیں اور یوں اس طرح کی توہین آمیز حرکات کا سدباب کیا جاسکے۔

امارت اسلامیہ تمام مجاہدین سے عرض پرداز ہے کہ غاصب امریکہ نے ہماری مقدس آسمانی کتاب قرآن کریم، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے معتقدات اور اسلامی اقدار کے حوالے سے جتنے اہانت آمیز اقدامات کیے ہیں ان کیخلاف عزم اور قوت کے ساتھ ثابت قدم رہیں ، امریکی حکومت کی افواج افغانستان میں جو مکروہ اقدامات کررہی ہیں مجاہدین کو چاہیے کہ ان کے خلاف انتقامی کارروائیاں تیز کردیں، دوسری جانب امارت اسلامیہ تمام علماء اور خطباء سے گذارش کرتی ہے کہ امریکہ کے غیر انسانی کردار اور فسادات کو اپنے مواعظ اور خطبات میں طشت ازبام کریں اور عوام الناس کو ذہناً امریکہ کی اس شنیع حرکت کیخلاف طویل مزاحمت کے لئے آمادہ کریں۔

والسلام

امارت اسلامیہ افغانستان

25 شوال المکرّم 1433ھ 12 ستمبر 2012ء

مجاہد اور مؤمن امیر کا پیغام
کامل فتح کی خوشخبری دے رہا ہے

1433ھ عیدسعید الفطر کی مناسبت سے عالیقدر امیر المؤمنین ملامحمد عمر مجاہد حفظہ اللہ تعالی کا مبارکبادی پیغام ایسے وقت میں مسلم امہ تک پہنچا جب وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اللہ تعالی سے مناجات کی صورت میں افغانستان کی مکمل آزادی، مجاہدین کی کامیابی اور مسلم امہ کی وحدت، عزت اور بھرم کے دوبارہ احیاء کی خاطر دعائیں مانگ رہے تھے، جبکہ دوسری جانب اس مقدس ماہ کے دوران جارح فوجوں پر مجاہدین کے فاتحانہ حملوں نے امریکی مکار دشمن کو مزید گھبراہٹ میں مبتلا کیا ہوا تھا۔

پیغام جس میں جہاد کی کامرانی، آخری فتح اور دشمن کی شکست کی خوشخبری موجود تھی، نے مسلم امہ کی عید کی خوشیوں کو دوبالا کردیا، ہر مجلس میں لوگ امیر المؤمنین کے پیغام کے متعلق بحث اور پیغام کی اہم نکات کی چھان بین کرتے نظر آتے، دوسری جانب غاصب دشمن کا مورال جو پہلے سے ہی پست تھا، پیغام کی تاثیر کی وجہ سے مزید حوصلہ ہار بیٹھا، حتی کہ نیٹو کا جنرل کمانڈر جان الن ذہنی تکلیف میں مبتلا ہوا اور مجاہدین کو باغی اور قاتل کہنے لگا، اگرچہ وہ اچھی طرح جانتا ہے، کہ مجاہدین اپنے دین، عزت اور وطن سے دفاع کی خاطر لڑ رہے ہیں ہے اور یہ ہر انسان کا مسلمہ حق ہے کہ وہ اپنے حق کے لیے لڑے۔ حقیقی باغی اور قاتل تو وہ لوگ ہیں، جو دوسروں پر حملہ آور ہو کر ان کے ممالک کو تاراج کرتے ہیں، الن کس سوچ میں ہے کہ جن غاصب فوجیوں کے ہمراہ وہ آیا ہوا ہے، جو یہاں دن رات قتل یا زخمی ہو رہے ہیں، یا پاگل ہو رہے ہیں اور یا خودکشی کر رہے ہیں اس بارے میں ان کی کوئی ذمہ داری ہے یا نہیں؟

پیغام میں عوام کو مبارکباد، مجاہدین کے لیے دعاؤں کیساتھ ساتھ موجودہ جہادی حالت کی بھی تعریف کی گئی ہے اور مستقبل میں قائم ہونیوالے اسلامی حکومت کے بارے میں بھی عوام کو تسلی دی گئی ہے، کہ افغان قوم کو تمام لسانی، علاقائی، مذہبی اور نسلی فرق کے بغیر حکومت میں اہلیت کی شرط کے بناء پر شامل کیا جائے گا، پیغام کے پندرویں 15ویں فقرہ میں یوں لکھا ہے:

"امارت اسلامیہ کو حکومتی اجارہ داری کا کوئی شوق نہیں ہے۔ افغانستان تمام افغانوں کا مشترکہ گھر ہے، جس طرح سب پر اس کی تعمیر اور ترقی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اسی طرح اہلیت وبرابری کی شرط پر حکومت میں حصہ لینا ہر ایک کا حق ہے، امارت اسلامیہ کی بھرپور کوشش ہوگی، کہ اختیارات اور اقتدار ایسے لوگوں کے سپرد کیا جائے، جن میں پوری اہلیت ہو اور خصوصی طور پر حکومتی اداروں سے کرپشن ختم کی جائے"۔

پیغام میں دیگر موضوعات کیساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے موضوع کا بھی صراحت سے ذکر ہوا ہے، اور نہایت وضاحت سے تعلیم کو ہم وطنوں کے لئے سعادت اور کامیابی کا سبب تصور کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ مدارس اور اسکولوں کو نذر آتش کرنا مجاہدین کو بدنام کرنے کی خاطر دشمن کے سازشوں میں سے ایک سازش ہے۔

فقرہ نمبر 16 میں ہے: "امارت اسلامیہ حصول تعلیم کو اپنی دنیاوی ترقی اور اخروی سعادت کا باعث گردانتی ہے، آپ کو معلوم ہوگا کہ امارت اسلامیہ نے اپنے دور اقتدار میں بجٹ کی کثیر رقم تعلیم کیلئے مختص کی تھی اور آج بھی اپنی تشکیلات میں تعلیم اور تربیت کے لئے خصوصی کمیشن بنا رکھا ہے، تاکہ اپنی عوام کو تعلیمی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ لیکن بارہا دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض اسکول بند کردیے جاتے ہیں، کچھ کو جلادیا جاتا ہے، یا طلبہ پر زہریلا مواد استعمال کر کے مجاہدین کے سر تھوپ دیا جاتا ہے"۔

پیغام میں تاکیداً کیا گیا ہے کہ امارت اسلامیہ خواتین کے تمام مشروع حقوق کو مانتی ہے، جس کی فقرہ نمبر 17 میں وضاحت کی گئی ہے:

"ہم خواتین کو اسلامی اصولوں، قومی مفادات اور اپنے شرعی حقوق دینے کے لیے کمربستہ ہیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض قابض قوتوں کی آمد کے ساتھ ہی افغان عوام خصوصا خواتین کو بہت سے مصائب اور تکالیف

برداشت کرنے پڑے ہیں، یہاں تک کہ کئی خواتین نے مظالم سے تنگ آکر خودسوزی کی، اور بعض مظلوم خواتین کوانتہائی بیدردی سے شہید کیا گیا، ان کی عزتیں پامال کی گئیں، اور آج بھی یہ جبر مسلسل رکنے میں نہیں آرہا ہے، جبکہ امارت اسلامیہ کے دور میں افغان خواتین پرامن زندگی بسر کررہی تھیں اوران تمام مصائب سے محفوظ تھیں "

پیغام میں دیگر موضوعات کیساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے موضوع کا بھی صراحت سے ذکر ہوا ہے، اورنہایت وضاحت سے تعلیم کوہم وطنوں کے لئے سعادت اور کامیابی کا سبب تصورکیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ مدارس اوراسکولوں کونذرآتش کرنا مجاہدین کو بدنام کرنے کی خاطر دشمن کے سازشوں میں سے ایک سازش ہے۔

پیغام میں سیاسی موضوعات کی جانب درج ذیل اشارہ کیا گیا ہے:

☆ حملہ آوروں سے اسٹریٹجک معاہدہ رد ہوا ہے اوراس کی قانونی حیثیت کوئی نہیں ہے۔

☆ غاصبوں کی انخلاء کے بعد تمام پہلووں سے افہام وتفہیم کی ضرورت اورافغانوں کی شمولیت کے ساتھ اسلامی حکومت بنانے کی تاکید کی گئی ہے۔

☆امریکہ سے ابتدائی اورتمہیدی بات چیت کے شروع اور پھرتوقف کی تائید کی گئی ہے اور یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ہم کسی صورت بھی اپنے مقدس اہداف سے دست بردار نہیں ہوں گے۔

☆ ساری دنیا، خصوصاً عالم اسلام اور ہمسایہ مما لک سے متوازی احترام دوطرفہ مفادات کی بناء پرتعلقات استوار کرنے کا مطالبہ ہوا ہے۔

☆ اسلام کے اصولوں اورقومی مفاد کی روشنی میں تمام بین الاقوامی معاہدوں اورقوانین کا احترام سے ذکر ہوا ہے، اور وعدہ کیا گیا ہے کہ ہماری سرزمین کسی کیخلاف استعمال نہیں ہوگی۔

☆ پیغام میں اسلامی کانفرنس، عالم اسلام، عوام، حکومتوں، بین الاقوامی تنظیموں، انسانی حقوق کے اداروں، لکھاریوں، سیاستدانوں اور ذرائع ابلاغ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ افغان مظلوم قوم کی نجات اورخودمختاری کے حصول کی خاطر امارت اسلامیہ سے تعاون کریں۔

پیغام میں مجاہدین کو یہ وصیتیں بھی کی گئیں ہیں :

☆ جہادعظیم عبادت ہے، جواسی وقت مفید ثابت ہوسکتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اورصحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کے طور طریقوں پر ہو۔

☆ اپنی مظلوم قوم کی جان، مال اورعزت کی حفاظت کے لئے پہلے سے زیادہ توجہ دیں، نیک اخلاق کی روشنی میں ان سے ہمدردانہ محبت، احترام اور شفقت بھرا رویہ رکھیں۔

☆ جہادی آپریشن کے دوران ایسی حکمت عملی سے کام لیں، جس میں عام شہریوں کوسرومال کا نقصان نہ پہنچے۔

☆ امارت اسلامیہ کے مجاہدین عام لائحے کے مقررات کی روشنی میں اپنے جہادی معاملات کوآگے بڑھائیں۔

☆ اپنے امراء کی مکمل تابعداری کریں، قرآن کریم کی تلاوت، اذکار، سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ، مسنون دعائیں اور علمی مطالعہ کواپنے روزمرہ کا معمول بنائیں۔

پیغام میں مزیدضروری موضوعات کا بھی ذکر ہوا ہے، جن کا مطالعہ ضروری ہے۔ واللہ الموفق والمعین۔

نوشیروان کے عدل کا نتیجہ

نوشیروان کے حُسن سیاست میں ایک بات یہ تھی کہ اگر کوئی شخص کسی جگہ سونے کا گٹھا بھی ڈال دیتا اور وہ جب تک بھی اپنی جگہ پر پڑا رہتا تو کوئی بھی اسے وہاں سے نہ اٹھا سکتا جب تک کہ اس کا مالک نہ آجاتا۔

حبیب مجاہد

دشمنوں کی صفوں کے اندر نئے محاذ

امریکہ اور اس کے یورپی حلیفوں نے افغانستان پر ناجائز قبضہ کے بعد چاہتے تھے کہ ایک کاسہ لیس فوج تیار کی جائے اور پھرانہوں نے کڑوروں ڈالر جھونک کر یہ فوج تیار کرلی۔ان کا خیال یہ تھا کہ یہ کاسہ لیس فوج جہاد اور اسلام کے خلاف مغربی فوجوں کے لئے ایک افغانی کٹھ پتلی فوج ہوگی۔لیکن ان کا یہ خیال اس وقت خام خیالی کی صورت اختیار کرگیا جب افغان سپاہیوں کے ہاتھوں مغربی تربیت کاروں کا پے درپے قتل عام ہونے لگا۔اوران حملوں میں سب سے آخری حملہ چار رمضان المبارک کو مغربی افغانستان میں ایک بہادر فوجی کے ہاتھوں چار امریکی تربیت کاروں کے قتل کی صورت میں سامنے آیا۔

ذرائع ابلاغ کا یہ کہنا ہے کہ یہ بہادر فوجی خود بھی اس حملہ میں دشمنوں کے ہاتھوں شہید ہوگیا۔اس فوجی کا ہرات میں اٹھایا جانے والا یہ اقدام دشمنوں کی صفوں میں گھس کران حملوں کے تسلسل کی ایک کڑی ہے جس کے ذریعہ سے دشمن کو ایک بڑا نقصان پہنچا ہے۔اور یہ حملے آئے دن افغانستان کے طول وعرض میں ان تربیت گاہوں میں پیش آتے رہتے ہیں جہاں مشترکہ طور پر ان افغان سپاہیوں کو فوجی تربیت دی جاتی ہے اوران تربیت گاہوں میں کئی امریکی تربیت کار ٹھکانے لگائے جاچکے ہیں۔

اسی طرح کا ایک واقعہ 10 اگست کو پیش آیا جب مجاہدین سے رابطے میں رہنے والے ہلمند کے دو تربیتی مراکز میں حصہ لینے والے افغان سپاہیوں کے ہاتھوں ٦، امریکی فوجیوں نے موت کا مزہ چکھ لیا۔ ان چھ فوجیوں میں سے ٣ کا تعلق امریکی میرین (بحریہ) سے تھا جنہیں ایک افغانی سپاہی نے ٹھکانے لگایا۔ جبکہ دوسرے تین فوجی ایک شہری کے ہاتھوں مارے گئے جس کے بارے میں یہ خبریں گردش کررہی ہیں کہ وہ بطور مترجم آرمی میں کام کیا کرتا تھا۔

افغان عوام عمومی طور پر قابض افواج، ان کے کاسہ لیسوں اور نمک خواروں سے نفرت کرتی ہے اور جب بھی ان کو موقع ملتا ہے وہ ان جارحین اور قابضین کے خلاف مختلف شکلوں میں اپنی نفرت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ امریکی ایجنٹ افغان سپاہی بھی اسی مملکت کے باشندے اور فرزند ہیں جنہوں نے مسلم معاشرہ کی گود میں تربیت پائی ہے جبکہ انہوں نے خود کو ابھی بھی مکمل طور پر دین سے دور نہیں کیا۔ باجودان کے اپنی قوم سے ظاہری بغاوت کے امید یہی کی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے دین اور عقیدے کے دشمنوں کے خلاف اپنی ذمہ داریوں سے صرفِ نظر نہیں کرینگے اوران دشمنوں کی صفوں میں فدائی حملوں کے ذریعہ شگاف ضرور ڈالیں گے۔

افغان سپاہیوں کے ان فدائی حملوں کا سب سے پہلے آغاز عبد الرحمٰن نامی اس سپاہی نے کیا جو امریکی کاسہ لیس کرزئی کے صدر مقرر ہونے کے بعد قندھار میں اس کے پہلے دورے کے دوران کیا گیا اس وقت عبدالرحمٰن ان سپاہیوں میں شامل تھا جو اس کے استقبال کے لئے تعینات کئے گئے تھے۔اس حملہ نے یقینی طور پر اس بات کو ثابت کردیا کہ افغانوں کی مسلم روح ہمیشہ آزادی کے لئے سرگرم رہی ہے۔اور کوئی بھی افغان، غدار مجرم سے غافل نہیں ہے۔اسی طرح ان حملوں سے دشمنوں کے قلعوں میں اندرونی طور پر دڑاریں پڑنا شروع ہوگئیں، جبکہ انہیں مجاہدین کی طرف سے ایسی جان سوز ضربیں پڑی ہیں جس نے دشمنوں کی صفوں اوران کے بزعم خویش مضبوط قلعوں کو ہلا کررکھ دیا

ہے۔

یہ حملے جس قدر دشمن پر بھاری پڑ رہے ہیں اسی قدر ان کا ردعمل بھی بڑھتا جارہا ہے جو کہ کینہ پروری اور انتقام کی آگ سے لبریز ہے۔ اس انتقام اور صلیبی کینہ وبغض کی ایک مثال صوبہ پکتیکا کے فرزند سپاہی طلامحمد ہیں جن کے خلاف موت کی سزا کا فرمان نافذ کیا گیا کہ جس نے اپنی مشین گن کی ساری گولیاں پل چرخی کی خوفناک جیل میں امریکی مشیران کے سینوں پر خالی کردی۔ امریکیوں نے صرف اس کے خلاف موت کے کا فیصلہ ہی نافذ نہیں کیا بلکہ دو ماہ تک اس کی لاش کو اس کے اہلِ خانہ کے سپرد بھی نہیں کیا ، اور واپسی کے وقت شہید کی لاش کو زہریلے انجکشن لگائے گئے تا کہ اس سے اس کا جسم گل سڑ کر کالا پڑ جائے جسے دیکھ کر لوگ نفرت کرنے لگیں اور یہ لاش شہید اور اس کے اہلِ خانہ کے لیے باعث ننگ و عار بن جائے لیکن اللہ تعالی نے شہید کی لاش کو عزت واکرام دے کر دشمنوں کے اس گھٹیا حیلہ کو تہس نہس کر دیا۔ وہ اکرام اس صورت میں ظاہر ہوا کہ شہید کی لاش سے جسم کے کالا پڑ جانے اور سڑنے کے باوجود بہترین قسم کی خوشبو پھوٹ پڑی ۔ جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے شہید کے اکرام کئے جانے کی طرف دلالت کرتا ہے۔

> افغان عوام عمومی طور پر قابض افواج ، ان کے کاسہ لیسوں اور نمک خواروں سے نفرت کرتی ہے اور جب بھی ان کو موقع ملتا ہے وہ ان جارحین اور قابضین کے خلاف مختلف شکلوں میں اپنی نفرت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

امریکیوں کے شدید ردعمل کے باوجود یہ حملے رکے نہیں ، بلکہ مستقل بنیادوں پر جاری ہوگئے ، ان کی شدت میں اضافہ ہوا اور ان حملوں میں پہلے سے زیادہ تیزی آگئی جب کہ اس کا دائرہ کار بھی بڑھتا گیا۔ غزنی کے فرزند طالب حسین نے ہلمند کے دارالخلافہ سنگین میں 6 برطانوی فوجیوں کو جہنم رسید کیا۔ اور اسی سے ملتا جلتا واقعہ ہلمند میں ہی پیش آیا جب قلب الدین نامی سپاہی نے قابض افواج پر دھاوا بول دیا۔ جبکہ کابل انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر احمد گل ترہ خیل نامی بہادر پائلٹ نے اپنی بندوق کے ذریعہ 10 سے زیادہ امریکی مشیروں کو ٹھکانے لگایا۔ یہ اکا دکا اور کبھی کبھی ہونے والے واقعات اب مسلسل اور پے درپے واقعات میں تبدیل ہو چکے ہیں جو کہ روزانہ اور ہفتہ واری ایام کی بنیاد پر افغانستان کے مختلف خطوں میں وقوع پذیر ہورہے ہیں۔

رواں سال ربیع الاول کے آخر میں امارت اسلامی نے ایک بیان جاری کیا جس میں دشمنوں کی صفوں میں شامل سپاہیوں ، پولیس اہلکاروں اور دوسرے سیکیورٹی اداروں کے اہلکاروں کو مخاطب کیا گیا اور ان سے مطالبہ کیا گیا کہ قابض دشمن کی کمر توڑنے کے لئے اندرونِ خانہ موجود افغان سپاہی اپنے موقعوں سے فائدہ اٹھائیں اور دشمن کو مغلوب کردیں۔ اس بیان کا ایک حصہ ان الفاظ پر مشتمل ہے

''دشمنوں کی فوج میں شامل افغان جوانوں کو چاہیے کہ اپنی دینی اور قومی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور دشمنوں کی صف میں شامل ہونے کے اپنے گناہ کا کفارہ ادا کریں اور اپنے نام افغانستان کی تاریخ میں سنہری الفاظ سے درج کرائیں۔ امارت اسلامیہ ان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے اسلحوں کا رخ ان قابض افواج کی طرف کرلیں جنہوں نے ہمارے لوگوں کو اپنے قبضہ کے دوران بے شمار خطرات اور تباہیوں سے دوچار کیا۔ یہ نوجوان خود کو فاتح مجاہدین کی صفوں میں شامل کرلیں

اور یہ بات جان لیں کہ وہ اس وقت دنیا اور آخرت کی کامیابی اور نیک بختی کا بہترین موقع حاصل کئے ہوئے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کافر اور اس کو قتل کرنے والا (مسلمان) کبھی جہنم میں اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔[مسلم]

بیشک کافر جنگجو کو قتل کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔اور ان جیسے فدائین کو قومیں ہمیشہ ہیروز کے طور پر یاد رکھتی ہیں چاہے وہ زندہ ہوں یا جہانِ فانی سے کوچ کر چکے ہوں۔

بیشک امارت اسلامی ان نوجوانوں کی جلد از جلد مدد کے لئے اپنے تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لائیگی اور تمام صوبوں سے عوام کو اس بات پر آمادہ کیا جائیگا کہ وہ ان نوجوانوں اور ان کے اہل خانہ کی مالی مدد کریں۔ افغان عوام سے یہ مطالبہ بھی کیا جاتا ہے کہ وہ ان نوجوانوں اور ان کے اہل خانہ کے بارے میں تمام معلومات رکھیں تاکہ امارت اسلامی کی قیادت کی صورت میں ان کا مزید اکرام اور قدر کیا جا سکے۔اور افغان عوام سے امارت اسلامی یہ بھی چاہتی ہے کہ ان نوجوانوں کا ہیروز کی طرح استقبال کیا جائے''۔

امارت اسلامی کے اس خصوصی بیان کے جاری ہونے کے بعد ان حملوں میں تیزی اور شدت آگئی اور یہ شدت اور تیزی ان مقامات پر آئی جہاں مختلف صوبوں میں یہ نوعمر مسلم سپاہی دشمنوں کی صفوں میں کارگر عمل تھے جن میں صوبہ پکتیکا، کاپیسا، ہلمند، قندھار، میدان وردگ، ہرات اور دیگر افغان صوبے شامل ہیں۔ان داخلی حملوں نے مجاہدین کے لئے دشمنوں کے قلعوں میں معرکہ کا ایک نیا اور پرخطر منظر نامہ کھول دیا ہے۔ان حملوں کے نتیجہ میں دشمن کو صرف ماڈی نقصان ہی نہیں ہوا بلکہ اس کے منفی اثرات دشمنوں کی نفسیات میں داخل ہو گئے ہیں اور افغانستان کے سول اور عسکری اداروں میں کام کرنے والے تمام مغربی مشیروں کے دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا ہے یہ خوف اس وقت سامنے آیا جب ایک افغان سپاہی نے وزارت داخلہ کے ماتحت آنے والے ایک مضبوط حفاظتی ادارے میں دو بڑے امریکی مشیروں کو قتل کر دیا۔لہذا تمام مشیر، ان حکومتی اداروں سے اپنے اپنے کاموں کو چھوڑ کر بھاگنے لگے ہیں۔دوسری طرف دشمن اپنے افراد اور ان مشیروں کی حفاظت اور ان کے امن کے لئے کی جانے والی تمام کوششوں کو ناکام دیکھ کر سخت پریشان ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان حملوں سے بچنے کے لئے فرانس نے افغانستان سے جلد انخلاء کی آڑ میں پناہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

دشمن کی صفوں اور اس کے معاونین نے اس کے بارے میں ایک فوجی اصطلاح ایجاد کی ہے جسے ''پانچویں کالم'' (جو دشمنوں کی صفوں میں دوست بن کر دشمن کا ہی کام تمام کر دے) کا نام دیا جاتا ہے۔جبکہ تاریخ نے یہ بات ثابت کی ہے کہ مخالفین کی صفوں میں پانچویں کالم کی موجودگی ہمیشہ مخالفین کے خطرہ کی علامت رہی ہے۔جبکہ آج افغانستان

افغانوں کی مسلم روح ہمیشہ آزادی کے لئے سرگرم رہی ہے۔اور کوئی بھی افغان، غدار مجرم سے غافل نہیں ہے۔ اسی طرح ان حملوں سے دشمنوں کے قلعوں میں اندرونی طور پر دڑاریں پڑنا شروع ہو گئیں، جبکہ انہیں مجاہدین کی طرف سے ایسی جان سوز ضربیں پڑی ہیں جس نے دشمنوں کی صفوں اور ان کے بزعم خویش مضبوط قلعوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

میں قابض افواج اوران کے ایجنٹ اسی صورتحال سے دوچار ہیں۔اس لئے کہ دشمن کی صفوں میں شامل سپاہیوں کی ایک بڑی تعداد حقیقت میں مجاہدین کی ہے جودشمن کی خلاف کی جانے والی کارروائیوں میں اپنی اپنی باریوں کے منتظر ہیں۔اوروہ دشمن کی صفوں میں مجاہدین کی مصالحت کے لئے ''پانچویں کالم'' کا کردار ادا کر رہے ہیں۔عنقریب ان جوان فدائین کی موجودگی دشمن کواپنی ہی انگلیاں چبانے پرمجبور کردے گی۔

ان جوانوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔اور یہ داخلی جنگ ان مجاہدین سے بہت شدت کے ساتھ یہ مطالبہ کرتی ہے کہ دشمنوں کی صفوں میں موثر کاروائی کے لئے مجاہدین کوداخل کیا جائے۔اور کاسہ لیس فوج میں جوانوں کے اہل خانہ کوچاہیے کہ وہ اپنے بھائی بیٹوں کودشمنوں سے انتقام لینے پرآمادہ کرے۔اوراس داخلی جنگ کومزید سے مزید تیز کریں۔اسی طرح مجاہدین اور مسلمان عوام کوچاہیے کہ وہ ان فدائیوں کوزندگی اورشہادت کی حالت میں عزت واکرام دیں اس لئے کہ یہ اس زمانہ کے منفرد ہیرو ہیں، دشمنوں کے خلاف پرخطر مقامات پر کاروائیوں میں مصروف ہیں۔

اسی طرح امارت اسلامی کوچاہیے کہ وہ اس اہم داخلی جنگ میں کامیابی کے لئے مزید عملی اقدامات اٹھائے۔اورتمام لوگ ہرطریقہ اور ذریعہ سے ان بہادروں کی مدد کوآئیں اوران کی بزرگی اورفضیلت کو بیان کریں تاکہ یہ اپنے بعدوالوں کے لئےمشعلِ راہ بن جائیں۔

☆......☆......☆

بقیہ از عدیم المثال نسل طالبان

طالبان کا میڈیا کی دوڑ میں اس طرح کا مقابلہ کرنا اس دور میں ایک عجوبہ تصور کیا جاتا ہے۔ایک تو ان پر جنگ مسلط کی گئی ہے، دوسرے یہ کہ ان کے پاس نہ تو دفاتر ہیں نہ مال ہیں اورکام کرنے کے مناسب مواقع، اس کے باوجودوہ ذرائع ابلاغ کے شعبہ کو بآسانی استعمال کررہے ہیں اوروہ بھی بڑے قابل رشک انداز میں۔

وہ میڈیا کے لئے عملہ کی تربیت کررہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ اس میدان میں دی جانے والی اپنی خدمات کومحفوظ رکھنے کا بھرپور انتظام کررہے ہیں۔

سماجی اورعدالتی میدان:

طالبان جس اہتمام سے عسکری میدان میں خدمات انجام دے رہے ہیں عین اسی طریقہ سے سماجی میدان میں بھی ان کی خدمات گرانقدر ہیں۔اس کے لئے وہ شہروں، دیہاتوں اور گاؤں میں وہاں کے ذمہ دارافراد کے لئے نشستیں ترتیب دیتے ہیں تاکہ ان کی لوگوں کے ساتھ بہتر معاملہ کرنے کے اصولوں کے حوالے سے تربیت کی جاسکے۔اس طرح ان کی لوگوں کی مشکلوں کے خاتمے لئے رہنمائی کی جائے۔اس کے لئے انہوں نے عام شہریوں میں چند ذمہ دار اورشرعی قاضی بھی تعینات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے تنازعات کا جلد اسلامی شریعت کی روشنی میں تدارک کیا جاسکے اور انصاف فراہم کیا جاسکے۔لوگ ان کے پاس اپنے مسائل کوحل کرنے کیلئے جوق درجوق آتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مغربی ایجنٹ حکومت کے عاملین اورقاضیوں اوران کے بیکار نظام سے بالکل ناامید ہوچکے ہیں۔

یہ اوراس کے علاوہ مجاہدین کی وہ کارکردگیاں ہیں جس نے طالبان کولوگوں کی قیادت، قابض افواج کے خلاف دفاع اوران سخت حالات میں اسلام کے کام کے لئے ان کوروشن مینارہ بنادیا ہے۔اور یہ سب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مجاہدین کے ساتھ اللہ کی مدد شامل ہے اوراللہ ان کواپنے راستوں سے روشناس کرارہا ہے۔اللہ کے اس قول کے مطابق.....:

والذین جاھد وا فینا لنھدینھم سبلنا

✡✡✡

عبد الوهاب الكابلی

چیلنجر، مستقیم، سخت جان اور عدیم المثال نسل........ طالبان

سب سے بڑی عددی اور حربی قوت کی حامل افواج کے خلاف جہاد، صبر، قربانی اور لڑائی کے مختلف طریقوں کے باعث دنیا نے افغانستان میں ایک نئی نسل کا مشاہدہ کیا جنہیں جنگوں کی بھٹی اور معرکوں کے تجربے نے کندن بنا دیا، انہیں گردش زمان ومکان نے میدان حرب کی حدود، دشمن کی شناخت، اس کے تفکرات، عزائم ومکر، عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس ملک میں ان کی سازشوں سے آشنا کردیا ہے۔

جیسے جیسے میدان جنگ کی حدود پھیلتی جارہی ہیں اور اس کی مدت طویل ہوتی جارہی ہے ویسے ویسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مدافعت اور لڑائی کے نئے اسلوبوں سے واقفیت دشمن پر غلبہ اور ملکی دفاع کی صلاحیت بڑھتی جارہی ہے۔ اللہ کا اپنے نیک اور اچھے کام کرنے والے بندوں سے وعدہ ہے (''اور جو لوگ ہمارے (راستے) میں کوشش کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھلا دیتے ہیں اور بیشک اللہ اچھے کام کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔ [العنکبوت:69]

[سید قطب شہیدؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں'' جو لوگ اللہ (کے دین) کی کوششوں میں لگے رہتے ہیں تا کہ اللہ تک پہنچ جائیں اور اپنی جاری کوششوں کے ذریعہ اللہ کے قریب ہوجائیں، یہ وہ لوگ ہیں جب انہوں نے اس راستے کا بار اٹھالیا تو اٹھالیا پھر وہ مڑے نہیں اور مایوس نہیں ہوئے۔ جنہوں نے نفس اور لوگوں کے فتنوں پر صبر کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کندھوں پر یہ بوجھ اٹھایا اور اس مشکل راستے میں نکل پڑے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ اکیلا نہیں چھوڑتا اور ان کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ نہ ان کے جہاد کو فراموش کرتا ہے۔ بیشک اللہ ان کے اعلی کاموں کو دیکھ کر انہیں راضی کریگا، ان کے جہاد کو دیکھ کر ان کی رہنمائی کریگا۔ اور ان کو جب مقصد تک پہنچنا ہوگا ہو تو مقصد تک انہیں پہنچا دیگا۔ اور ان کے صبر، احسان پر انہیں بہترین جزاء عطا کریگا۔]

اگر دوسرے لوگوں نے اولیاء اللہ اور مجاہدین کے لئے اللہ کی مدد کو کتابوں اور تاریخ میں پڑھا ہے تو ہم نے اس مدد کا ملاحظہ عصرِ حاضر کے جہاد میں کیا۔ جسے ہم ہر معرکہ ہر چھاپے، ہر حملے اور اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے اٹھائے جانیوالے ہر قدم میں ملاحظہ کرتے رہتے ہیں، ہم کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کی مدد ان ضعیف مجاہدین کے ساتھ کس طرح ہر وقت شامل حال ہے جن کے پاس جدید جنگی ساز وسامان نہ ہونے کے برابر ہے۔ جبکہ ان کی لڑائی ایسے دشمن سے ہے جس کے دسترس میں برّی، بحری اور فضائی طاقت اپنے پورے جوبن کیساتھ ہے۔ اس کے باوجود ہر معرکہ میں مجاہدین کے مقابلہ میں نقصان اٹھاتا ہے اور اب اسی کوششوں میں ہے کہ وہ میدان جنگ سے بھاگ جائے اور حالت یہ ہے کہ وہ ایمان وتوحید کی فوج کے آگے بالکل بے بس ہوگیا ہے۔

افغانستان میں موجود جہاد کرنے والی نسل اس بات کی مستحق ہے کہ اس کو چیلنجز کی نسل، بلند ہمت، سخت جان اور عدیم المثال نسل کا نام دیا جائے۔ اس کو چیلنجز کی نسل کا نام کا اس لئے دیا گیا ہے کہ انہوں نے عالم کفر کے چیلنج کو اسلام کی بنیادوں پر ثابت قدم رہتے ہوئے قبول کیا۔ انہوں نے کفار اور ان کے منافقین دوست اور ظالم حکام جو کہ امارت اسلامیہ کے خلاف برپا کی جانے والے والی جنگ میں دشمن کی مدد کو آئے، ان کی ناک کے نیچے شرعی قوانین کو قائم کرنے کا چیلنج بخوبی نبھایا اور کفر کے دلدادہ اور ان کے نظام کو نافذ کرنے کے خواہ ان کاسہ لیس حکمرانوں اور ان کے آقاؤں کی ساری کوششوں کو زیر کر کے ثابت کردیا کہ وہ ایک ایسی نسل ہے جو کسی قسم کے مقابلہ کے لئے تیار ہے اور اس کی سب بڑی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی عزت اور قدر وقیمت کو بجائے خونخوار بھیڑیوں سے حاصل کرنے کے اللہ رب العزت کی عطا کی ہوئی شریعت کو اپنا کر حاصل کیا اور عالمی سرکش طاقتوں کو اپنی قوت ایمان کے ذریعے بھرپور مزاحمت کے ذریعہ ایک کھلا چیلنج کیا ہے کہ ''ہم نے اللہ سے عہد لے لیا ہے ہمیں زیر کرنا تم جیسے بے ایمان اور بے یقین لوگوں کا کام نہیں''۔

باہمت اور سخت جان نسل:

طالبان وہ ہمت اور سخت جان نسل ہے جس نے دس سال سے جاری جنگ میں پچاس سے زائد ممالک کی فوج کا پامردی اور استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ یہ مقابلہ کوئی آسائشوں کے ساتھ نہیں بلکہ فقر، اپنوں کی کج روی، دھمکیوں، لالچ، اسلامی ممالک اور ان کی حکومتوں کے بے یارو مدد گار چھوڑنے کے باجود کیا ہے۔ ان تمام عوارضات کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اللہ نے ان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ ان کو ہر طرح کی صورتحال میں غالب رکھا۔ دنیا نے اس نسل کی چند اہم صفات اور امتیازات کو جانا جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ شرعی علم اور حال کی معرفت، تقوی اور ظاہر و باطن میں اللہ کا خوف مد نظر رکھنا۔

۲۔ شریعت کو عملی طور پر نافذ کرنا اور اہل باطل کی خود ساختہ، اور مکر کی سیاست سے خود کو دور رکھنا۔

۳۔ جہاد پر استقامت اور اس کو مسلسل جاری رکھنے کی تیاری کرنا اگرچہ طویل ہی کیوں نہ ہو جائے۔

۴۔ کام کو ادھورا نہ چھوڑنے کا یقین کامل۔

۵۔ مشقت، پریشانیوں اور حامیوں کی کمی کے باوجود تعداد میں اضافہ ہونا۔

۶۔ ملک میں برآمد کئے گئے جاہلی مغربی افکار و نظریات کا یکدم انکار۔

۷۔ ملک کے کونے کونے میں پھیل جانا۔ اور کسی خاص قوم میں خود کو منحصر نہ کرنا۔

۸۔ دنیا میں جاری لڑائیوں کے تجربات سے فوری فائدہ اٹھانا اور ان کی روشنی میں پالیسی کو ترتیب دینا۔

۹۔ جیلوں اور قید خانوں کو مدارس اور اسلامی جامعات میں تبدیل کرنا۔

۱۰۔ صفوں میں اتحاد برقرار رکھنا، فتنہ اور آپسی اختلافات کے دروازے کو بند کرنا۔

۱۱۔ دنیا کے عیش اور آرام سے قناعت اختیار کرنا اور ظاہری ٹیپ ٹاپ سے خود کو دور رکھنا۔

۱۲۔ جدید عسکری وسائل اور حالات کے مطابق آلات حرب کا عمدہ استعمال۔

> ان حملوں کے لئے طالبان نے ہزاروں نوجوانوں کو تیار کر رکھا ہے جو کہ اپنی اپنی باریوں کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ اور اس چیز نے قابض افواج کو ہر انسان، ہر حیوان، ہر گاڑی ہر سائیکل سے خوف زدہ کر رکھا ہے کہ قریب آکر پھٹ نہ جائے۔ لہذا قابض افواج ہر چیز سے ایک مستقل خوف میں مبتلا ہیں اور وہ ہر لحہ اور قدم پر ممکنہ موت کے اندیشوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

ان کے ان مثبت پہلوؤں کے ساتھ متصف ہونے، جہاد اور اعمال میں اللہ کے لئے ان کے اخلاص کے سبب اللہ نے ان کو ایسی حیرت انگیز اور نادر صلاحیتوں سے نوازا جو کہ ہر میدان میں صاف نظر آتی ہیں اور خاص کر ان تین میدانوں میں۔

عسکری میدان:

سویت یونین کی شکست و ریخت کے بعد امریکہ اس دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن گیا۔ اور جب اس نے طاقت کے غرور میں افغانستان پر قبضہ کا ارادہ کیا تو میدان جنگ میں اپنے ساتھ ایساف اور پورے نیٹو اتحاد کو لے کر آ گیا۔ اور بیس ہزار سے زائد بلیک واٹر کے غنڈوں کو اپنے ساتھ ملالیا۔ افغانستان میں قبضہ کے بعد لگ بھگ چار لاکھ افغانیوں پر مشتمل ملکی سلامتی کے نام پر ایک مسلح فوج تشکیل دی۔ اس کے ساتھ ساتھ میڈیا کی طاقت اور مقامی فوج اور ان کے ساتھ شہروں اور دیہاتوں میں پھیلے ہوئے ان کے ہزاروں جاسوس اور مخبر، امریکا ان تمام لوگوں اور قوتوں کے ساتھ مسلسل طالبان کے خلاف جنگ میں لگا ہوا ہے۔ جبکہ امریکا اور اس کے کاسہ لیسوں کی عددی قوت یہ ہے۔

امریکی سرکاری فوج:	130,000
مغربی حلیف:	40000
بلیک واٹر، اور جاسوسی افواج	72000

مقامی فوج، پولیس اور ملیشیا	400000
خفیہ جاسوس	25000
مجموعی تعداد	667000

امریکا طالبان کے خلاف یہ تمام ذرائع ،جنگی جہاز ، مصنوعی سیارے، بحری جہازوں ،ٹینکوں ، میزائلوں ، بڑی اور چھوٹی بندوقوں اور سینکڑوں قسم کے اور چھوٹے بڑے اسلحوں کو استعمال کر رہا ہے ۔ اس کے ساتھ مغربی جنگی ٹیکنالوجی ، تباہی ، جاسوسی اور سراغ رسانی کے آلات بھی شامل ہیں ۔ امریکا اب تک اس جنگ میں تقریبا500 ملین ڈالر جھونک چکا ہے ۔ اس کے اتحادیوں کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں، جو کہ کڑوڑوں ڈالر بنتے ہیں ۔ ان سب جنگی اور مالی وسائل کے باوجود طالبان نے ان کو ناکوں چنے چبوا دیئے ہیں اور یہ سب ان کے اس یقین کی بدولت ہوا ہے کہ مدد اللہ کی طرف سے ہی ہے ۔اس کے ساتھ ساتھ دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے بقدر استطاعت وسائل کا استعمال، تنظیم سازی، نئے مجاہدین کو منظر عام پر لانا، اور پورے افغانستان سے نوجوان نسل کو جہاد کی ترغیب دینا اور انکی جہادی اعتبار سے تربیت کرنا تا کہ دشمن پر کاری ضرب لگائی جاسکے اور اس کی قوت کا جنازہ نکل جائے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوجائے کہ یہ جنگ اور اس مقام پر زیادہ قبضہ برقرار رکھنا ہمارے بس کی بات نہیں۔

حقیقتاً طالبان مجاہدین نے مغربی ممالک کے خلاف جنگ میں ایسے جدید طریقوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جس کے بارے میں جنگ کی ابتداء کے وقت ان مغربی ممالک نے سوچا تھا تک نہ تھا۔ اور وہ جنگی طریقے درج ذیل ہیں۔

(ا)۔فدائی حملے:

یہ فدائی حملے وہ جس نے دشمن کو ہر جگہ اور ہر راستے پر نشانہ بنایا ہے۔ اور اس سے دشمن کو بہت حد تک نقصان پہنچا ہے جبکہ اس کے پاس اب تک اس کے حل کے لئے نہ تو کوئی جنگی تدبیر ہے اور نہ ہی کوئی نفسیاتی حل اور نہ ہی کبھی ہوگا۔ کیونکہ ان حملوں کے پیچھے جو اصل طاقت ہے وہ اللہ کی ذاتِ عالی پر یقین کامل اور آخرت کی ہیشگی کی زندگی کو اس دنیا کی فانی زندگی پر ترجیح دی ہے۔ اور جب تک اللہ پر دلوں میں یقین اور آخرت کی محبت دلوں میں قائم ہے تو یہ فدائی روح مسلمانوں کے دلوں میں جوش بن کر ابھرتی رہے گی اور فدائی حملوں سے قابض افواج بے خوف نہیں رہ سکے گی۔

ان حملوں کے لئے طالبان نے ہزاروں نوجوانوں کو تیار کر رکھا ہے جو کہ اپنی اپنی باریوں کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں ۔ اور اس چیز نے قابض افواج کو ہر انسان ، ہر حیوان ، ہر گاڑی ہر سائیکل سے خوف زدہ کر رکھا ہے کہ قریب آ کر پھٹ نہ جائے ۔ لہذا قابض افواج ہر چیز سے ایک مستقل خوف میں مبتلا ہیں اور وہ ہر لمحہ اور قدم پر ممکنہ موت کے اندیشوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

(ب) دشمن کے اہم اور بڑے مراکز پر گوریلا کارروائیاں۔

مجاہدین نے بڑے پیانے پر قابض افواج کے شہروں ، ہوائی اڈوں اور فوجی مراکز میں قائم بڑے بڑے ٹھکانوں پر گوریلا کاروائیاں جاری رکھی ہوئی ہیں جن سے قابض افواج نے کافی جانی و مالی نقصان اٹھایا ہے۔ طالبان نے قابضین کو یہ باور کرایا ہے کہ اونچی دیواریں، سخت حفاظتی انتظامات، ان مراکز میں فوج کی تعداد کو بڑھا دینا ان کو طالبان کے حملوں سے محفوظ نہیں رکھ سکے گا ۔ یہ کاروائیاں مندرجہ ذیل مقامات پر جنگی وفوجی مہارت کے ساتھ عمل میں لائی گئیں۔

ا۔صوبہ نورستان میں ارنز مقام کے فوجی مرکز پر
۲۔صوبہ نورستان میں ہی زمیو بیلا کے فوجی مرکز پر
۳۔صوبہ نورستان میں ہی سیکرٹریٹ میں قائم فوجی مرکز پر
۴۔صوبہ کنڑ میں عسکری ہوائی اڈہ پر
۵۔ جلال آباد ائیر پورٹ پر قائم بہت بڑے امریکی اڈے پر (کئی مرتبہ)
۶۔امریکی سفارتخانہ کے قریب کابل میں قائم نیٹو ہیڈ کوارٹر پر حملہ
۷۔کابل میں امریکی مرکز (وینکس) پر حملہ
۸۔بگرام ائیر پورٹ پر قائم امریکی فضائی اڈے پر حملہ
۹۔قندھار ائیر پورٹ پر قائم امریکی فضائی اڈے پر حملہ
۱۰۔خوست ائیر پورٹ پر قائم امریکی فضائی اڈے پر حملہ
۱۱۔پکتیکا میں قائم امریکی مراکز پر حملے۔

طالبان جس اہتمام سے عسکری میدان میں خدمات انجام دے رہے ہیں عین اسی طریقہ سے سماجی میدان میں بھی ان کی خدمات گرانقدر ہیں۔اس کے لئے وہ شہروں ،دیہاتوں اور گاؤں میں وہاں کے ذمہ دار افراد کے لئے نشستیں ترتیب دیتے ہیں تا کہ ان کی لوگوں کے ساتھ بہتر معاملہ کرنے کے اصولوں کے حوالے سے تربیت کی جاسکے۔

۱۲۔ برطانوی ثقافتی مرکز پر کابل میں حملہ۔

۱۳۔ قندوز میں CIA کے مرکز پر حملہ

۱۴۔ کابل میں فوجی ہوائی اڈہ پر حملہ۔

۱۵۔ صوبہ ہرات میں اٹلی کے فوجی مرکز پر حملہ

اس کے علاوہ بیسیوں ذرائع ابلاغ اور فوجی مراکز پر حملے شامل ہیں۔

(ج) دشمن کی صفوں میں مجاہدین کو داخل کرنا تا کہ قبضہ کرنے والوں کے بڑے تربیت کاروں،اور ٹرینرز کا قتل کیا جاسکے۔

قابض دشمن نے اپنی ساری توجہ اس ملک میں افغان فوجوں ، امن لشکروں اور میڈیا کے لوگوں کی تربیت اور تیاری پر مرکوز رکھی ہوئی ہے تا کہ یہ لوگ ان قابضین کے افغانستان سے نکلنے کے بعد ان کے کاسہ لیس کے طور پر کام کرتے رہیں۔اس لئے کہ سامراجی ایجنٹ فوج کا اسلامی ممالک میں قیام ایسا عمل ہے جو کہ مغرب کے لئے اسلام کے خلاف جنگ میں ایک کارگر ہتھیار کے طور پر کام کرتا رہا ہے ۔ کیونکہ ان افواج نے مسلمانوں کے دشمنوں کے ہاتھوں رسوا کیا۔اور ان پر اسلامی شریعت کو نافذ کرنے کے لئے قدغنیں لگائی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اسلامی ممالک اسلام کے خلاف اس ہونے والی جنگ میں دشمن کا مقابلہ کرنے سے رکے ہوئے ہیں۔

مغرب اس فارمولہ کو افغانستان میں بھی آزمانا چاہتا ہے۔اس کے لئے اس نے سینکڑوں عسکری تربیت کاروں اور ٹرینرز کی خدمات لی ہوئی ہے تا کہ افغانستان میں بھی ایجنٹ فوج کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔ان ٹرینرز نے ان افغان فوجیوں کے ساتھ فوجی اڈوں اور مشترکہ مراکز میں قیام کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ اس طرح کی تربیت حاصل کرنے کے لئے ان مراکز میں آتے ہیں۔

مجاہدین نے ان مغربی تربیت کاروں اور ٹرینرز کی موجودگی کو اسلام کے مستقبل اور افغانستان کی آزادی کے خلاف خطرہ سمجھتے ہوئے ان تربیت کاروں اور ٹرینرز کو سبق سکھانے اور ان کو مار بھگانے لئے مجاہدین نے اپنے عناصر کو بھی تربیت حاصل کرنے والوں میں شامل کر دیا ہے، جبکہ افغان افواج پر ان کے برے تاثر کی وجہ ان کی افغان افواج کے ہاتھوں مسلسل قتل کے واقعات بھی سامنے آرہے ہیں۔اس طرح مجاہدین نے امریکی تربیت کاروں اور افغان فوج کے درمیان اختلاط کو کافی حد تک نہ صرف متاثر کیا بلکہ ناکامی سے دوچار کر دیا۔

ذرائع ابلاغ کا استعمال:

میڈیا کا خطرہ کسی بھی طرح فوج کشی سے کم نہیں ہے۔ بلکہ میڈیا کسی بھی فوج کشی کے لئے ایندھن کا سامان فراہم کرتا ہے۔لوگوں کے ذہنوں کو مسخر کرنے اور اپنے تابعدار بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان مغربی قابضین نے افغانستان میں اس کے استعمال کا کافی اہتمام کر رکھا ہے اس کے لئے انہوں نے سینکڑوں ریڈیو اسٹیشنز ،بیسیوں ٹی وی چینلز اس کے ساتھ ساتھ ہزاروں ویب سائٹس کے علاوہ سات سو سے زیادہ ماہنامہ ہفت روزے اور روزنامے جاری کئے ہیں۔

طالبان میڈیا کی اس اثر انگیزی اور جنگوں میں اس کی اہمیت سے پیچھے نہ رہے، اور اس کے استعمال کا بھی بہت اچھا انتظام کیا۔انہوں نے اس میدان میں بھی بہت سے ایسے کام انجام دیئے جو کہ لائق تعریف و تحسین ہیں۔ ویڈیوز بنانا ، رسالوں اور کتب کی اشاعت ، اور ادبی اور جذباتی پہلو کا استعمال ، دیگر زبانوں میں اپنے بنائے گئے مواد کا نشر، حتی الوسع انٹرنیٹ کا استعمال ،خبروں کو کور کرنے کا ایسا انتظام کرنا جس کی وجہ سے ان کے دشمنوں کو بھی ان کی اس صلاحیت اور دنیا میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں نیوز چینلز اور نیوز ایجنسیوں سے قبل خبر تک ان کی پہنچ نے ان کی صلاحیت کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا۔.....

بقیہ صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمالیں۔

خلیفہ سراج الدین حقانی صاحب کی شریعت سے گفتگو

ہمارا نظم وضبط مکمل طور پر امارت اسلامیہ کے تحت ہے ، دنیا والوں کے لیے یہی دلیل کافی سمجھتا ہوں۔

سوال : تعارف اور پہچان جو اسلامی کلچر بھی ہے اور مطبوعاتی ثقافت کا حصہ بھی ۔ باوجود اس کے کہ آپ کا تعارف اب محتاج بیان نہیں مگر صحافتی اصولوں کے مطابق اگر اپنا تعارف شریعت کے قارئین کو بھی کروائیں تو بہت مہربانی ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ الذی رفع اعلام الشریعة بقوله عزّ وجل(فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ينتظر) وجعل شباب الفدائین صاعقة علی ائمة الكفروالصلوة والسلام علی امام المجاہدين الذی نورمشارق الارض ومغاربها بنورالهداية حين دہمت الدنيا مصائب الكفر السود الداہية وعلی الصحابة الذين اتبعوه فی ساعة العسرة رضی الله عنهم ورضوا عنه .

امابعد!

جواب : میرا نام سراج الدین حقانی ہے، مولوی جلال الدین حقانی کا بیٹا ہوں ۔مجاہدین کی خدمت کے میدان میں خلیفہ کے نام سے پہچانا جاتا ہوں ۔ عالیقدر امیر المومنین حفظہ اللہ کی سوچ ،رائے اور حکم کیمطابق صوبہ خوست کا مسئول ہوں۔

سوال : قابل قدر عالم دین اور دو جارح قوتوں (سرخ کمیونزم اور سیاہ امپیریل ازم) کے خلاف اٹھنے والے جہادی تحریکوں کے بے داغ علمبردار محترم مولوی جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کی صحت کے بارے میں شریعت کے قارئین کو بھی معلومات دیں، شکریہ

جواب : الحمد اللہ پہلے کے بہ نسبت بہت اچھے اور صحت مند ہیں البتہ مرور زمانہ کے ساتھ صحت کی کمزوری ایک طبعی چیز ہے۔امۃ مسلمہ سے ان کے لیے اچھی صحت اور حفاظت کی دعاؤں کے طلب گار ہیں۔

سوال : مولوی جلال الدین حقانی صاحب کی پہلی زیارت روس کے خلاف جہادی تحریک کے دوران پاکستان کے بلند پایہ علمی مرکز جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ہوئی ۔ میں نے دیکھا کہ ایک بلند قامت شخصیت جس نے سفید کپڑوں پر نیلے جہادی کمر بند کے ساتھ پستول کا ایک لمبا غلاف لٹکا رکھا تھا۔ ان کا اونچا شملہ افغانی جہادی غرور کا فاتحانہ تاثر دے رہا تھا۔ ہزاروں طلبہ کے درمیان کھڑے خلافت کے موضوع پر ولولہ انگیز بیان سے طلبہ کے سینوں میں جہادی جذبات جگا رہے تھے۔کیا اب بھی وہ جہادی جوانی کی مثالیں دہرا سکتے ہیں؟

جواب: ہم رواں جہاد کے اہم موضوعات پر ہمیشہ ان سے مشورے لیتے ہیں ۔الحمدللہ ان کا ہر مشورہ ثابت شدہ تجربات کی بنیاد پر امارت اسلامیہ کے لیے خیر ثابت ہوتا ہے ۔ جسمانی لحاظ سے وہ کمزور تو ہیں مگر ان کے قوی ارادوں اور فولادی عزائم کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ رواں حساس وقت میں طویل اور صبر آزما علاج کروانا اس لئے قبول نہیں کیا کہ یہ سب جہادی مشوروں اور میدان جنگ سے دوری کا باعث بن رہا تھا جو انہیں کسی طرح منظور نہیں تھا۔

سوال : ایسے کون سے اسباب ہیں جن کی بدولت آپ لوگوں کے لیے ممکن ہوا کہ خالی ہاتھوں سے کابل کے دروازے پر دستک دینے لگے ہیں۔

جواب : للہ الحمد ایک مسلمان کے عقیدے کی بناء پر مجھے پورا یقین ہے کہ جس طرح ہمارے اسلاف حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نہتے ہونے کے باوجود روم اور فارس کے دروازے تک پہنچ گئے ۔ہم اہداف تک پہنچنے کے لیے اس آیت پر پورا یقین رکھتے ہیں: کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله .

سوال : اجتماعی فدائی حملے جو ہمیشہ اسلام اور اس سرزمین کے دشمنوں کی جڑیں کھوکھلی کررہی ہیں یہ ایسے کون سی تکنیک یا تنظیم کے ذریعے اس قدر کامیابی سے ہمکنار ہوجاتے ہیں کہ اس قدر سکیورٹی تدابیر کے باوجود دشمن کا حصار توڑ کر دشمن کو درجنوں نقصانات پہنچادیتے ہیں۔

جواب : ایک مسلمان اور مجاہد کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ رب لایزال کا وعدہ ہے: والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا اللہ تعالی مجاہدین کے لیے خود راستے کھول دیتے ہیں۔ہم اللہ تعالی کی نصرت اور امارت اسلامیہ کے مرکزی انتظامی کمیشن کے انتہائی باریکی سے ترتیب دیے ہوئے منصوبوں کی بدولت اپنے اہداف تک پہنچ جاتے ہیں۔

سوال : باوجود اس کے کہ آپ امارت اسلامیہ کی مدبرانہ قیادت سے بیعت ہیں اور سفید پرچم کے تحت جہاد کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں جیسا کہ آپ نے بار بار اپنے انٹرویوز میں اس بات کا واضح طور پر اعلان کیا ہے ۔آپ امارت اسلامیہ کے انتظامی کمیشن کی جانب سے جاری کردہ لائحہ عمل کا خود کو پابند بھی کہتے ہیں پھر بھی مغرب کی پروپیگنڈہ کرنے والی قوتیں کہتی ہیں کہ آپ لوگ ایک خودمختار اور آزاد نیٹ ورک ہیں جیسا کہ حقانی نیٹ ورک کا نام لیا جاتا ہے ۔آپ اس کی تردید کس طرح کریں گے اور آپ کیسے مغربی دنیا کو یقین دلائیں گے کہ آپ امارت اسلامیہ کا الگ نہ ہونے والا حصہ ہیں۔

جواب : ہم مطمئن ہیں کہ امارت اسلامیہ کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔اس لیے بلاکسی مادی اور منصبی مفاد کے عالیقدر امیر المومنین کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہماری سارا نظم وضبط مکمل طور پر امارت اسلامیہ کے تحت ہے، دنیا والوں کے لیے بس یہی دلیل کافی سمجھتا ہوں۔

سوال: امریکا کے بغیر پائلٹ طیارے جو اندھی بمباری سے اکثر اوقات غاصب افواج کو تقویت دیتے ہیں ان کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے کہ یہ کتنے موثر ہیں اور ان کے گرانے کے لئے کوئی وسائل میسر ہیں بھی یا نہیں ؟

جواب : حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کے مطابق اگر ان کے پاس تیر زیادہ ہیں تو ہمارے پاس سینے زیادہ ہیں۔ڈرون طیاروں کے اندھے حملے غیر موثر ہیں ۔امت مسلمہ مطمئن رہے امارت اسلامیہ دشمن کے ہر طرح کے وسائل کے مقابلے میں اس آیت کریمہ پر یقین رکھتی ہے ”ومکروومکراللہ واللہ خیر الماکرین“۔

سوال : جیسا کہ تصاویر سے معلوم ہوتا ہے کہ تربیت گاہوں میں آپ کے ہاں اسلام پر اپنی جان قربان کے لیے بہت سے فدائی جمع ہوگئے ہیں ۔آپ لوگ اتنے بڑے نظام سنبھالنے اور ان کی وصولی اور تشکیل کے لیے کن وسائل کو استعمال کرتے ہیں۔

جواب : تمام اعمال کی کامیابی کا دارومدار اخلاص اور تقوی پر ہے۔الحمد للہ امارت اسلامیہ کی بنیاد اخلاص اور تقوی پر رکھی گئی ہے ۔اس لیے ہمیں امارت اسلامیہ کے ہر شعبے ہر فرد پر پورا اعتماد رکھتے ہیں۔عالیقدر امیر المومنین کے مکمل اخلاص کا اثر ہے کہ امارت اسلامیہ سے مربوط ہر شعبہ پوری طرح کسی تفتیش و تحقیق کے بغیر بہت اچھے طریقے سے فعال ہے۔

سوال :اب حال میں آپ لوگوں نے خوست کے صحرا باغ کے علاقے میں واقع امریکی اڈے پر بہت بڑا حملہ کیا حتی کہ امریکہ نے خود خارجی غاصبوں کی ہلاکتوں اور زخمی ہونے کا اعتراف کیا۔آپ کے مطابق قابل اعتماد اعداد وشمار کیا ہیں؟ یہ بھی بتائیں ایسے کون سے تکنیک ہیں جس کے ذریعے آپ نے فدائیوں کو اس اڈے کے اندر بھیجا تھا؟

جواب :جی ہاں ہمارے دقیق معلومات کے مطابق اتنا کہا جاسکتا ہے کہ اس مشن کے پہلے فدائی حملے میں 70 افراد ریسٹورنٹ میں ہلاک ہوئے، 43 شدید زخمی جبکہ 100 افراد معمولی زخمی ہوگئے۔البتہ دوسرے حملے کی تحقیق معلومات نہ مل سکیں۔تکنیکوں کے بارے میں جاننے کے لیے "بدری فلم 2 دیکھ لیں۔

سوال : کیا مستقبل میں ایسے دندان شکن حملوں کے منصوبے ہیں آپ کے پاس؟

جواب :جی ہاں کیوں نہیں وہ ہمارے دوست تو نہیں ہیں۔

سوال :رواں سال کے الفاروق آپریشن کے متعلق کیا فرمائیں گے۔

جواب :الفاروق مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا لقب تھا۔ نیک فال کے طور پر اس آپریشن کے نتیجے میں ہمیں افغانستان سے غاصب فوج نکلتی ہوئی نظر آئے گی۔

سوال : کیا مختصر طور پر بتا سکیں گے کہ بہار کے آغاز کے ساتھ شروع ہونے والے الفاروق آپریشن میں دشمن کو کتنا نقصان پہنچایا ہے؟

جواب :چونکہ ہم انتظامی میدان میں مصروف عمل ہیں اس لیے کام ہمارے ذمے اور گنتی تمہارے ذمے۔

سوال :اپنی جہادی زندگی کے بہت سے واقعات آپ کو یاد ہوں گے مختصر طور پر اپنا کونسا دلچسپ واقعہ شریعت کے قارئین کو سنانا پسند کریں گے؟

جواب :رواں دس سالہ جہاد میں بہت زیادہ واقعات پیش آئے ہیں وقت کی کمی اس کی تفصیل کی اجازت نہیں دیتی۔اس لیے اس بارے تفصیلی گفتگو سے معذرت کرتا ہوں۔

سوال :ماہنامہ شریعت مجاہدین کی صداؤں کا انعکاس ہے۔اس کے کارکن رواں جہاد کی کامیابی کے لیے قلمی جہاد کررہے ہیں۔اس طرح جرنلزم کے اس پہلو کی جانب لوگوں کی توجہ بھی مبذول کرائی جارہی ہے اور قلمبند ہونے کے بعد ایک قابل قدر علمی ذخیرہ بھی وجود پا رہا ہے۔آپ کا خیال اس بارے میں کیا ہے؟

جواب :شریعت کے مخلص کارکنوں کے متعلق مجاہدین بھائیوں کے خیالات بہت مثبت ہیں۔نشریات و مطبوعات کے میدان میں آپ نے ہماری ترجمانی کا پورا حق ادا کردیا ہے۔ہم اور سارے مجاہدین آپ سے راضی ہیں۔ اللہ تعالی آپ لوگوں کو خوش رکھے۔

سوال :طالبان مجاہدین نے اپنے فدائی کارناموں کا ایک عالمی ریکارڈ قائم کرلیا ہے۔آئندہ نسلیں ان کی غیرت پر فخر کریں گی۔ ان مجاہدین یا افغان عوام کے لیے کوئی پیغام ہے؟

طالبان کا عالمی ریکارڈ اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ جل جلالہ کا احسان سمجھتے ہیں۔امارت اسلامیہ کے سارے خدام کو اخلاص، تقوی، اطاعت، اخوت اور ایثار کی نصیحت کرتا ہوں۔افغانستان کے قابل قدر عوام کے لیے پیغام یہ کہ وہ تہی دست اور نہتے طالبان بھائیوں کی لامتناہی قربانیوں کا شکر یہ ادا کریں اور خدمت کے میدان میں ان سے ہمہ جہت تعاون کریں۔

جواب :طالبان کا عالمی ریکارڈ اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ جل جلالہ کا احسان سمجھتے ہیں۔امارت اسلامیہ کے سارے خدام کو اخلاص، تقوی، اطاعت، اخوت اور ایثار کی نصیحت کرتا ہوں۔افغانستان کے قابل قدر عوام کے لیے پیغام یہ کہ وہ تہی دست اور نہتے طالبان بھائیوں کی لامتناہی قربانیوں کا شکر یہ ادا کریں اور خدمت کے میدان میں ان سے ہمہ جہت تعاون کریں۔

وماذالک علی اللہ بعزیز

بقیہ از شہزادہ کا فدائی حملوں سے استقبال

اور یہاں سے چاروں طرف دیکھا جاسکتا ہے اور اس پر حملہ کرنا انتہائی مشکل کام ہے مگر حیرت اس بات پر ہے کہ کس طرح طالبان نے یہاں حملہ کیا اور کیمپ میں داخل ہوکر کئی فوجی ہلاک اور جہاز تباہ کردیے۔چھاؤنی بھرپور طور پر قلعہ بند تھی، اتحادی فوجی اب تحقیقات کررہی ہیں کہ طالبان کس طرح اس پر اچانک شب خون مارنے میں کامیاب ہوگئے۔لیکن بات وہی ہے کہ طالبان نے امریکا اور شہزادہ ہیری کو دی جانے والی دھمکی پوری کردکھائی اور تازہ بیان میں طالبان ترجمان نے ہیری پر مزید اس طرح کے سبق آموز اور جان لیوا حملے کرنے کی وارننگ دی جس کے باعث ان پر خوف طاری ہوا ہے کیونکہ طالبان کی دھمکی محض دھمکی نہیں بلکہ وہ اس کو پورا کردکھاتے ہیں اور بلاشبہ اس کے عواقب غیر ملکیوں کے لئے انتہائی خطرناک ہیں اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری وساری رہے گا جب تک وہ اسی مقتل گاہ میں موجود رہیں گے۔

تحریر سیف العادل احرار

برطانوی شہزادہ پرنس ہیری کا فدائی حملوں سے پرتپاک استقبال

درجنوں برطانوی وامریکی فوجیوں کی ہلاکتیں، جنگی طیاروں اور فوجی گاڑیوں کو تباہ کرنے کی سلامی

دہر کے سینے پر ان مٹ نقوش چھوڑنے سے تاریخ بنتی ہے اور آج تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے، ایک وقت تھا جب برصغیر پر انگریز سامراج کا راج تھا انہوں نے افغانستان پر قبضہ جمانے کی کوشش کی مگر اسے بدترین شکست سے دوچار ہونا پڑا (جو چند ہفتے قبل برطانیہ سے 93ویں جشن آزادی کا دن منایا گیا یہ وہی دن تھا) برطانوی استعمار کو اُس وقت افغانستان کے صوبہ ہلمند میں بدترین ہزیمت اٹھانا پڑی، یہی وجہ ہے کہ جب امریکہ نے افغانستان پر یلغار کی تو برطانیہ نے اپنے اجداد کا انتقام لینے کی غرض سے صوبہ ہلمند میں اپنے فوجی تعینات کر کے بڑے فوجی اڈے بنائے، ہلمند کے ضلع شوراب میں برطانیہ کا سب سے بڑا عسکری اڈہ ہے جس کا نام Camp Bastion ہے، یہ افغانستان پہ قابض قوتوں کا سب سے اہم اور بڑا فوجی اڈہ اور برطانوی فوج کا ہیڈ کوارٹر ہے جس کا سنگ بنیاد 2006ء میں رکھا گیا، برطانیہ کے مطابق دوسری جنگ عظیم کے بعد برطانیہ سے باہر ان کا یہ سب سے بڑا فوجی مرکز ہے جس میں بیک وقت 28 ہزار فوجیوں کے ٹھہرنے کا بندوبست کیا گیا ہے اور یہاں سے روزانہ 600 پروازیں اڑتی ہیں اس میں چینوک، اپاچی ہیلی کاپٹروں، بوئنگ طیاروں اور جیٹ جہازوں کے علاوہ مختلف قسم کے جنگی طیاروں کے رن وے اور ٹھہرنے کی جگہیں ہیں، اس کے علاوہ بڑا آرمی ہسپتال، جیل اور رہنے کے لئے بڑے وسیع کمرے بنائے گئے ہیں، اس کے اندر پہلے اور دوسرے کے نام سے دو کیمپ ہیں، کیمپ دوئم میں اکثریت امریکی، ڈنمارک، استونیا اور افغان فورسز کی ہے، سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیر نے نومبر 2006ء میں دورہ افغانستان کے دوران اس اڈے کے معائنے کے موقع پر اسے ایک چٹیل دشت اور میدان کے نام سے پکارا اور غرور سے کہا کہ اکیسویں صدی کی تاریخ کا عنوان اس میدان سے منتخب کیا جائے گا مگر اسے کیا پتہ تھا کہ یہ سرزمین افغانستان ہے یہاں جو بھی دشمن آیا اس کا قبرستان بنا مگر اس کے چھ سال بعد برطانوی وزیر دفاع فلیپ ھاموںڈ نے اس کیمپ کے معائنے کے موقع پر اعلان کیا کہ برطانوی فوجیوں کو ہم جلد افغانستان سے نکالیں گے اور 2014ء تک انتظار نہیں کریں گے، یہ اعلان درحقیقت اعتراف شکست ہے جس کو ہم تاریخ دہرانے کا خوبصورت نام دیتے ہیں۔

شوراب کے فوجی اڈے پر حملہ:

چند روز قبل برطانوی شہزادہ پرنس ہیری [جو بنیادی طور پر پائلٹ ہے اور اس نے اپاچی ہیلی کاپٹر کو اڑانے کی تربیت حاصل کر رکھی ہے] چار ماہ کی پوسٹنگ کے لئے افغانستان آیا جہاں ان کی تعیناتی صوبہ ہلمند میں کی گئی، طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے ٹیلی گراف جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے دھمکی دی تھی کہ انہیں ہلاک یا اغوا کریں گے، اس کے علاوہ حالیہ دنوں میں ملعون امریکی پادری ٹیری جونز کی مشاورت سے یہودی سام بیسائل نے اسلام مخالف متنازع فلم کی نمائش کی جس میں پیغمبر اسلام کی شان میں گستاخی کی گئی تھی، طالبان نے اپنے ایک اعلامیہ میں اس گستاخانہ حرکت کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور افغانستان میں موجود امریکیوں سے انتقام لینے کا اعلان کیا، ان دونوں وجوہات کی بناء پر طالبان نے صوبہ ہلمند کے شوراب میں بڑے برطانوی ہیڈ کوارٹر پر حملے کا انتخاب کیا اور اس حملے کو شوراب آپریشن کا نام دیا کیونکہ اس اڈے میں برطانوی شہزادہ ہیری کی موجودگی کے علاوہ ہزاروں امریکی فوج بھی تعینات ہیں تاکہ آسانی سے دونوں اہداف کو نشانہ بنا کر ایک تیر سے دو شکار کریں۔

طالبان نے ہائی ویلیو پلان کے تحت 15 فدائی مجاہدین کا انتخاب کیا جن

میں صوبہ قندھار سے تعلق رکھنے والے محمد امین، زاہد، فتح خان، نذیر احمد، نور احمد، بشیر احمد، محمد، بلال، غزنی سے محمد ھاشم عابد، عبدالقیوم، لوگر سے ابوذر ،حمزہ اور زابل صوبے سے حمد اللہ اور عزت اللہ نامی مجاہدین شامل تھے، ان باعزم اور بہادر مجاہدین نے حرمت رسولؐ پر جان نچھاور کرنے کا تہیہ کرلیا تا کہ اپنی ایمانی قوت سے شیطانی اڈے میں موجود درندہ صفت صلیبیوں کو عبرت ناک سبق سکھائیں۔ جنگی حکمت عملی کے تحت فدائین کو تین گروپس میں تقسیم کرکے شوراب ہیڈکوارٹر کے دائیں جانب پر حملے کے لئے حضرت بلال ابن رباحؓ گروپ، سینٹر پر حضرت عمر فاروقؓ گروپ اور بائیں جانب پر حملہ کرنے کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ گروپ تشکیل دیا، تین فدائی مجاہدین کو راکٹ لانچروں سے لیس کرکے ہر ایک کو راکٹ کے 11 گولے اور پستول دیا، تین مجاہدین کو ہیوی مشین گنوں سے مسلح کرکے ہر ایک کو 11 سو گولیاں اور پستول دیا اور باقی فدائین کلاشنکوفوں سے مسلح تھے ہر ایک کے پاس 7 سو گولیاں اور چھ، چھ دستی بم تھے، اس کے علاوہ ان سب کے پاس دھماکہ خیز مواد اور گرینیڈز بھی تھے، برطانوی جریدے ٹیلی گراف نے دعویٰ کیا ہے کہ کیمپ bastion پر حملہ کرنے والے طالبان کے فدائیوں نے امریکی میرینز کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں جس کے باعث انہیں حملوں کے آغاز کے فوری بعد پہچانا نہیں جاسکا، جس کی وجہ سے کیمپ میں موجود امریکی اور برطانوی افواج کا کروڑوں ڈالرز کا نقصان ہوا، واضح رہے کہ حملے میں تباہی کا شکار ایک لڑاکا طیارے کی قیمت کم از کم چھ لاکھ امریکی ڈالرز ہے اور ان کے اعتراف کے مطابق آٹھ طیارے تباہ ہوئے ہیں جس کا مطلب ہے کہ صرف آٹھ طیاروں کی تباہی سے امریکیوں کو 48 لاکھ ڈالرز کا نقصان سہنا پڑا۔ حملے کے منصوبہ ساز اس وقت حکمت عملی کے تحت یہ راز افشاء کرنے سے گریزاں ہیں کہ بھاری اسلحہ وگولہ بارود اور رائفلوں کو کس طرح اس علاقے میں پہنچایا گیا؟ اور مجاہدین کے تینوں فدائی گروپس، سو سے زیادہ کلومیٹر پر محیط علاقے میں اتحادی افواج کے جاسوس طیاروں، خلائی سیارچوں کی نگرانی اور چپے چپے پر گشتی پارٹیوں، کیمپ کے اطراف سولہ کلومیٹر کے دائرے میں نگراں کیمروں کی نگاہوں سے کس طرح محفوظ رہے؟ فدائی گروپس تمام خندقوں، خاردار تاروں اور سیمنٹ کی دیواروں کی رکاوٹوں کو عبور کرکے اندر گھسنے میں کامیاب ہوئے۔

> کابل میں نیٹو کمانڈر نے کہا ہے کہ کیمپ پر حملہ آور طالبان اعلیٰ تربیت یافتہ، بہترین مشق اور پلاننگ کے بعد بھیجے گئے تھے۔ جبکہ امریکی جریدے لاس اینجلس ٹائمز کی خاص رپورٹر لارا کنگ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ حملہ انتہائی منظّم اور حیران کن تھا اور تفتیش کار افسران اور اتحادی کمانڈرز اس نقطے پر سوچ رہے ہیں کہ آخر اس قدر بھاری مقدار میں اسلحہ کس طرح کیمپ تک لایا گیا اور طالبان دیوار پھانس کر کس طرح کیمپ میں داخل ہوئے؟

جمعہ اور ہفتہ کی شب دس بجے فدائی مجاہدین بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے اہداف تک پہنچ گئے اور برطانوی و امریکی فوجیوں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تابڑتوڑ حملے شروع کرکے دشمن کے اوسان خطا کردیئے اور ان پر قیامت صغریٰ ٹوٹ پڑی، حضرت عمر فاروقؓ گروپ نے امریکی فوجیوں کے رہائشی حصے کو نشانے پر لیا اور سامنے آنے والے ہر ہدف، فوجی، خیمے اور ذخیرہ گاہ کو نذر آتش کردیا اور یہی گروپ برطانوی شہزادے ہیری کو پکڑنے یا ہلاک کرنے کے لئے کیمپ کے مرکز تک پہنچنے میں کامیاب رہا جس کے دوران اتحادی اور امریکی افواج میں ہڑبونگ مچ گئی اور اس موقع پر مجاہدین کے نعروں اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ، بموں، راکٹوں کے دھماکوں اور اتحادی افواج کے لوگوں کی چیخ وپکار اور فوجی سائرنوں کی آوازوں نے عجیب وغریب منظر نامہ پیش کیا، اسی طرح دوسرے اطراف میں بھی مجاہدین نے امریکی قیام گاہوں، تعمیرات، فوجیوں، طیاروں، ہیلی کاپٹروں، فوجی گاڑیوں اور اسلحے کے ڈپوؤں پر راکٹوں اور دستی بموں سے شدید حملے شروع کئے، تیل کا ڈپو تباہ کردیا، دشمن کی متعدد عمارتوں کو بموں سے اڑا کر تباہ کردیا، کیمپ کے اندر خصوصی طور پر قائم فضائی ہینگرز اور ان میں محفوظ لڑاکا طیاروں، گن شپ ہیلی کاپٹروں اور فوجی گاڑیوں کو بھاری ہتھیاروں سے تباہ کرنے کا کام شروع کیا جو انتہائی منظم انداز میں مکمل کیا گیا، کیمپ سے بلند ہوتے دھوئیں کے بادل اور آگ کے شعلے آسمان کو چھو رہے تھے، دھماکوں کی آوازیں دور، دور تک سنی گئیں، حملہ

رات کودس بجے شروع ہوا جو صبح چھ بجے تک جاری رہا۔طالبان ترجمان قاری محمد یوسف احمدی کے مطابق حملے میں دو اعلیٰ برطانوی میرین سمیت 47 غیر ملکی فوجی ہلاک اور 34 فوجی زخمی ہوئے جن میں کئی کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے،اس کے علاوہ 11 جنگی طیارے اور کئی فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔حملے میں حصہ لینے والے تمام (15) فدائی مجاہدین شہادت کے اعلیٰ مقام سے سرفراز ہوئے۔

دشمن نے حسب روایت اس حملے پر خاموشی اختیار کرنے کی کوشش کی مگر یہ حملہ اتنا شدید تھا کہ دشمن کے لئے اس کو چھپانا مشکل تھا میڈیا پر شرم ناک طریقے سے خبر جاری کی کہ طالبان کا شورآب اڈے پر حملہ ناکام بنادیا، 18 طالبان کو ہلاک کردیا اور ہمارے 2 فوجی ہلاک اور 4 معمولی زخمی ہوئے ،جب ذرائع ابلاغ پر اس کا چرچا عام ہوا تو انہیں دوسرے روز مجبوراً اعتراف کرنا پڑا کہ اس حملے میں 8 طیارے ،تین بڑے ری فیولنگ اسٹیشن (refueling stations) بھی تباہ ہوئے ہیں جب کہ ڈرونز، لڑاکا اور بمبار طیاروں کو محفوظ رکھنے کے لئے تیار کردہ چھ ہینگرز بھی تباہ ہوئے ہیں۔کابل میں نیٹو کمانڈر نے کہا ہے کہ کیمپ پر حملہ آور طالبان اعلیٰ تربیت یافتہ ،بہترین مشق اور پلاننگ کے بعد بھیجے گئے تھے۔جبکہ امریکی جریدے لاس اینجلس ٹائمز کی خاص رپورٹر لارا کنگ نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ حملہ انتہائی منظم اور حیران کن تھا اور تفتیش کار افسران اور اتحادی کمانڈرز اس نقطے پر سوچ رہے ہیں کہ آخر اس قدر بھاری مقدار میں اسلحہ کس طرح کیمپ تک لایا گیا اور طالبان دیوار پھانس کر کس طرح کیمپ میں داخل ہوئے؟ جب طالبان نے کیمپ پر حملہ کیا تو اس وقت شہزادہ ہیری اپنے محافظوں کے ساتھ مسلح حالت میں تھے لیکن انہیں ان کے محافظوں نے لڑائی میں حصہ لینے کے بجائے محفوظ مقام پر چلے جانے کا مشورہ دیا جس کو انہوں نے قبول کرتے ہوئے فوراً محفوظ مقام کی جانب بھاگ کھڑا ہوا۔برطانوی جریدے ''ڈیلی میل'' کے عسکری نامہ نگار نے برطانوی افواج کے کیمپ پر طالبان کے حملے کو انتہائی منظم قرار دیتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ طالبان کا ایک گروپ پرنس ہیری کے قریب پہنچ کر ان کے حفاظتی اسپیشل آپریشن فورس کے اہلکاروں سے نبرد آزما ہو گیا تھا لیکن پرنس ہیری کی حفاظت کے لئے تعینات کئے جانے والے ایک انتہائی تربیت یافتہ کمانڈوز گروپ کے اہلکاروں نے انہیں طالبان کے ہاتھوں ہلاکت یا گرفتار ہونے سے بچانے کے لئے کیمپ کمانڈرز کے لئے تعمیر کئے جانے والے خصوصی بنکر میں منتقل کردیا، ڈیلی میل کا کہنا ہے کہ طالبان کا فدائی گروپ شہزادہ ہیری سے صرف چار سو گز کی دوری پر موجود تھا، ادھر افغانستان میں نیٹو کمانڈر جنرل جان ایلن نے بادل ناخواستہ تسلیم کیا ہے کہ کیمپ پر حملہ آور طالبان جنگجوؤں نے کیمپ میں پرنس ہیری کی حفاظت کے لئے خصوصی طور پر تعینات کئے جانے والے یو ایس میرینز اور اسپیشل آپریشن فورسز کے ساتھ زمینی جنگ میں دوبدو لڑائی کی جو اس کیمپ میں موجود عسکری کمانڈرز نے افغانستان میں ابتک کی تاریخ کا ''سخت ترین معرکہ'' قرار دیا۔برطانوی جریدے کا کہنا ہے کہ طالبان نے اڈے میں جن طیاروں کو نشانہ بنایا ان میں برطانوی سی ہیریئر، لڑاکا طیاروں اور کوبرا ہیلی کاپٹرز شامل ہیں جبکہ اڈے سے ملحق دوسرے حصے میں موجود امریکی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں پر بھی طالبان نے حملہ کیا جہاں ان کے حملوں میں بیشتر امریکی ٹرانسپورٹ طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹرز تباہی کا شکار ہوئے ہیں۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب رات دس بجے سے صبح چھ بجے تک گھمسان کی لڑائی جاری رہی اور اس میں دشمن کے اعتراف کے مطابق 8 طیارے بھی تباہ ہوئے تو پھر ان کے فوجی صبح تک دوبدو مقابلہ کرتے ہوئے میدان جنگ میں کیسے زندہ بچ گئے اور صرف دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔یہ سفید جھوٹ ،جھوٹ کی پوٹ نہیں تو اور کیا ہوسکتا ہے؟ ہم اس کو جھوٹ کا پل باندھنے سے تعبیر کرنے کے علاوہ کیا نام دے سکتے ہیں؟

طالبان نے توہین آمیز فلم منظر عام پر آتے ہی امریکیوں کو سنگین نتائج کی دھمکی دے دی تھی،اس کے علاوہ برطانوی شہزادے ہیری کو بھی ہلاک یا اغوا کرنے کی دھمکی دی تھی آخرکار طالبان نے اپنی دھمکی کو سچ کر دکھایا، برطانوی ریڈیو کا کہنا ہے کہ کیمپ بسشین صحرا کے بیچوں بیچ واقع ہے.......... بقیہ صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

برما میں مظلوم مسلمانوں کا قتل عام اور دنیا کی پراسرار خاموشی

حسن مہمند

غیر قانونی آباد کار یا غیر قانونی مہاجرین دنیا میں ایک معروف اصطلاح ہے جسے ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے والوں کے بارے میں سنتے اور پڑھتے رہتے ہیں، لیکن ایک ملک کے اپنے باشندے اپنے ہی ملک میں غیر قانونی سمجھے جائیں یہ ایک نئی اور نہ سمجھ میں آنے والی اصطلاح ہے۔ قارئین نے اب تک ایسی کوئی اصطلاح نہیں سنی ہوگی ؟ اور آپ کو بہت عجیب بھی لگ رہا ہوگا۔

جی ہاں ! یہ بات عجیب ہے مگر جھوٹی اور خلاف واقعہ ہر گز نہیں ۔ آج کی دنیا میں ایک ملک کے تقریبا 4 ملین ایسے بدنصیب باشندے بھی ہیں جو اپنی دہلیز پر ملکی سیاہ قانون کی رو سے بیگانے سمجھے جاتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ 11 صدیوں سے ان کی نسلیں یہاں رہ رہی ہیں لیکن حکومت ان کو اس ملک کا باشندہ تسلیم نہیں کرتی۔ ساری دنیا میں ان کی کوئی شناخت نہیں۔ ہوسکتا ہے آپ اس بات کے تسلیم کرنے سے انکاری ہوں۔ آپ کہتے ہوں گے کہ ایسے بھی کون سے لوگ ہیں جو تقریباً گیارہ صدیوں سے ایک ملک میں رہتے ہیں اور پھر بھی اس ملک میں غیر ملکی سمجھے جاتے ہیں۔ جی ہاں یہ برما کے مظلوم مسلمان ہیں۔

ہر انسان اپنی ایک خاص شناخت کا مالک ہوتا ہے اور اس کی اپنی کچھ شخصی خصوصیات ہوتی ہیں جیسا کہ نام، والد کا نام، قوم وقبیلہ، زبان، مذہب، ملک، علاقہ اور گاؤں، انہیں چیزوں سے ہر کوئی دوسروں سے الگ پہچانا جاتا ہے۔ لیکن دنیا میں قانونی پہچان کے لیے صرف دو چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔ ایک نام دوسرا کسی ملک کی شہریت۔ اور اگر کسی کے پاس دونوں یا ان میں سے ایک نہ ہوں تو وہ کیا چیز ہے، دنیاوی دستور کے مطابق وہ کچھ نہیں۔ وہ نہ دنیا میں کہیں اپنا تعارف کرا سکے گا اور نہ اسے دنیا کے کسی کونے میں رہنے کا حق حاصل ہوگا۔ وہ انسان ہوگا لیکن دنیا انہیں قانونی طور پر انسان ماننے کو تیار نہ ہوگی۔ برما کے مسلمان ایسے ہی غیر قانونی انسان ہیں۔ باوجود اس کے کہ یہاں آباد مسلمانوں کا رشتہ اس ملک سے بہت پرانا ہے۔ گیارہ صدیوں سے یہاں مسلمانوں کی نسلیں آباد ہیں۔ یہاں کے قانونی شہری ہیں اور اسی ملک کی طرف ہی منسوب ہیں، لیکن 1982 کے ظالم وجابر اور مذہبی اور نسلی طور پر متعصب حکومت نے ایسا سیاہ قانون نافذ کیا جس کی رو سے سارے روہنگیائی مسلمان (برما میں مسلمانوں کا سب سے بڑا قبیلہ) غیر ملکی قرار دیے گئے۔

> مسلمانوں کو حکومت کی اجازت کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا حق حاصل نہیں، اور حکومت فیس کی ادائیگی کے بعد یہ اجازت دیتی ہے۔ حکومت کی اجازت کے بغیر ایک مسلمان دوسرے کے گھر میں مہمان بھی نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کی آپس کی شادیاں بھی حکومت کی اجازت پر موقوف ہیں، جس کے حصول میں کم از کم تین سال ضرور لگ جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو تین بچوں سے زیادہ بچے جننے کا حق حاصل نہیں۔

اس طرح یہ لوگ اپنے ملک میں ایسے غیر قانونی آباد کار بن گئے جنہیں شہروں اور آبادیوں سے نکال دیا گیا، ان کی ساری املاک

غصب کردی گئیں، انہیں جنگلوں اور ویرانوں میں آباد کردیا گیا۔ ان ویرانوں میں بھی انہیں ایک جگہ کثیر تعداد میں رہنے کی اجازت نہیں، بلکہ کم تعداد میں چھوٹے خاندان ایک، دوسرے سے دور رہیں گے، تاکہ کم تعداد میں ہونے کی وجہ ظلم کے خلاف اٹھنے کی قوت بھی ان میں نہ رہے۔ انہیں صرف جھونپڑیوں اور کچے گھروں میں رہنے کی اجازت ہوتی ہے پکے مکانات تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ان جھونپڑیوں اور کچے گھروں میں بھی لمبی مدت تک رہنے کے لیے انہیں نہیں چھوڑا جاتا بلکہ ہر چار یا پانچ سال بعد انہیں کسی اور غیر آباد علاقے کی طرف بھگا دیا جاتا ہے اور ان کی آباد کردہ زمینیں عام بودھوں کے حوالے کردی جاتی ہیں اور یا فوجی افسران آپس میں تقسیم کردیتے ہیں۔ جبکہ آئندہ کے لئے بھی زمین کی سیرابی، ہل وغیرہ کا کام انہی سے لیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو حکومت کی اجازت کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کا حق حاصل نہیں، اور حکومت فیس کی ادائیگی کے بعد یہ اجازت دیتی ہے۔ حکومت کی اجازت کے بغیر ایک مسلمان دوسرے کے گھر میں مہمان بھی نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کی آپس کی شادیاں بھی حکومت کی اجازت پر موقوف ہیں، جس کے حصول میں کم از کم تین سال ضرور لگ جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو تین بچوں سے زیادہ بچے جننے کا حق حاصل نہیں۔ سرکاری ہسپتالوں میں علاج کے لیے مسلمانوں کا جانا ممنوع ہے اور نہ ہی کسی مسلمان بچے کو اجازت ہے کہ کسی سکول میں تعلیم حاصل کرے۔

شہروں سے باہر فوجی مراکز یا بودیوں کے عبادت خانوں کی تعمیر کا سارا کام جبری طور پر مسلمانوں سے لیا جاتا ہے، اور جس علاقے میں فوجی مرکز تعمیر ہورہا ہو اس علاقے کے کسی مسلمان مرد یا عورت کو اس وقت تک کسی اور کام کی اجازت نہیں ہوتی جب تک فوجی مرکز کا کام مکمل نہیں ہوجاتا۔ جس علاقے میں مرکز بن جاتا ہے اس علاقے میں مسلمانوں پر مظالم کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ جب بھی اس مرکز کی وحشی فوج چاہتی ہے مسلمانوں کے گھروں کی تلاشی لیتی ہے۔ گھر میں جو چیز انہیں پسند آجائے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور جتنی خواتین اور کم عمر لڑکیاں انہیں درکار ہوتی ہیں فوجی مراکز میں خدمت کے نام پر لے کر چلے جاتے ہیں۔ جہاں اکثر انہیں جنسی زیادتیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بہت سی کم عمر لڑکیاں ان مراکز سے مردہ حالت میں نکالی جاتی ہیں۔ فوج، پولیس یا حکومت کے کسی اور شعبے کی جانب سے جتنے مظالم مسلمانوں پر کیے جاتے ہیں، مظاہرہ اور احتجاج تو دور کی بات ان کے خلاف مسلمان شکایت کی ایک کمزور آواز بھی نہیں اٹھا سکتے اور اگر کوئی آواز اٹھائیں تو یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کے بدلے فوج کو سارے شکایت کرنے والے مسلمانوں کے گھر جلادینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے ۔جس کی زندہ مثال رواں سال ماہ جون کے آغاز میں مسلمانوں کی قتل عام ہے جو ظلم کے خلاف مسلمانوں کی ایک شکایت کے بعد شروع ہوگئی تھی۔

ہوا یہ کہ اپریل میں بودیوں کے بااثر خاندان سے تعلق رکھنے والی دو لڑکیاں مسلمان ہوگئیں۔ بودیوں نے ان لڑکیوں کو اسلام چھوڑنے پر راضی کرنے کی بہت سی کوششیں کیں اور انہیں جان سے مارنے کی بہت دھمکیاں دیں لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے وجہ اس کی یہ تھی کہ یہ لڑکیاں تعلیم یافتہ تھیں، انہوں نے اسلام کا خوب مطالعہ کیا تھا اور دل وجان سے اس فطری دین کو قبول کرلیا تھا اس لئے انہوں نے دین اسلام چھوڑنے پر موت کو ترجیح دی۔

متعصب اور متکبر بودیوں کے لیے چونکہ یہ سب کچھ ناقابل برداشت تھا اس لیے ان دونوں بچیوں اور مسلمانوں کے قتل عام کا منصوبہ بنایا۔ اس منصوبہ پر بہت جلد اور انتہائی وحشت کے ساتھ عمل کیا گیا۔ لڑکیوں کو اغواء کیا گیا اور 28 مئی کو انتہائی تشدد کے بعد انہیں بہت بے دردی سے شہید کرکے اس کا الزام مسلمانوں پر لگا کہ انہوں نے ان دو بودی خواتین کو جنسی تشدد کے بعد ماردیا ہے۔ اسی الزام کی بنیاد پر پولیس

نے بہت سے مسلمانوں کو گرفتار کرلیا۔ پولیس افسروں کو حقیقت حال سے باخبر کرنے کے لئے مسلمانوں کے کچھ رہنما متعلقہ تھانے کے سامنے جمع ہوگئے۔ بدھ حکومت اور عوام نے اسے مسلمانوں کی طرف سے احتجاج سمجھ کر ان کے خلاف کارروائی شروع کردی اور پھر قتل عام کا ایک سلسلہ چل نکلا۔ پچھلی سطور میں ہم کہہ آئے ہیں کہ وہاں مسلمانوں کو احتجاج کرنے یا اپنے حق میں آواز اٹھانے کی اجازت نہیں۔

3، جون کو بدھ مت سے تعلق رکھنے والے چند شر پسند افراد نے رنگون جانے والے تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے کئی مسلمانوں کو بس سے اتار کر لاٹھیوں اور برچھیوں سے مار مار کر شہید کردیا۔ اس پر بس نہیں کیا بلکہ موت کے بعد ان کے سر اور داڑھیاں مونڈ کر لال رنگ کے جبے پہنا دیئے اور ملک بھر میں یہ مشہور کردیا کہ مسلمانوں نے بدھ مت کے اہم مذہبی رہنماؤں اور ان کے شاگرد قتل کردیے ہیں.....اس کا خبر کا پھیلنا تھا کہ اراکان سمیت قریبی صوبوں کی فوج اور پولیس کے معاون بدھ مت سے متعلق لوگ، مسلمانوں کے قتل عام کے لیے میدان میں نکل آئے۔ مسلمان مرد عورتیں، بوڑھے بچے الغرض جو بھی سامنے آیا مار دیا اور مسلمانوں کا جو جھونپڑا نظر آیا جلا دیا گیا۔

ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والے محتاط اعداد وشمار کے مطابق اب تک 28 ہزار جبکہ درحقیقت 40 ہزار سے بھی زیادہ مسلمان مارے جا چکے ہیں جن میں 4 ہزار زندہ جلائے گئے، 5 ہزار خواتین جنسی زیادتیوں کا شکار ہوئیں، دس ہزار سے زیادہ مسلمان اب تک غائب ہیں جن کا کوئی پتہ نہیں، 25 ہزار سے زیادہ مسلمانوں کے گھر جلائے گئے جبکہ دولاکھ کے قریب مسلمان بے گھر ہوکر دردر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کردیئے گئے۔

قتل، غائب، بے گھر اور زیادتیوں کا شکار ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد ہمارے سامنے ہے، اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں کا قتل عام اس دور کا سب سے بڑا سانحہ ہے۔ اس بڑے انسانی المیہ کے متعلق عالمی قوتوں نے کس حد تک اپنی ذمہ داری ادا کی ہے؟ کیا موقف اختیار کیا؟ اور اس کی روک تھام کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا ہے؟ یہ سب کچھ بہت واضح ہے۔ عالمی قوتوں کی منافقت اب لوگوں کے سامنے واضح ہوگئی ہے۔ امریکا، یورپی یونین، نیٹو اور سلامتی کونسل یہ سب کہاں گئے؟ انہیں برما میں جاری مظالم نظر نہیں آتے؟

لیبیا میں قذافی حکومت نے جب گنتی کے چند مخالفین کو مارا تو سلامتی کونسل نے کتنے اخلاص کے ساتھ کتنی جلدی سے لیبیا حکومت کے خلاف جنگ کی منظوری دے دی تھی۔ نیٹو میدان میں آیا اور اس وقت تک اس ملک پر بمباری کرتا رہا جب تک قذافی کی موت واقع ہوکر لیبیا کی حکومت ختم نہ ہوئی۔ نیٹو کی بمباری میں 85 ہزار کے قریب لیبیائی مسلمان شہید اور زخمی ہوگئے۔ لیبیا حکومت کی جانب سے مارے گئے مخالفین کی کل تعداد سینکڑوں سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن مغربی قوتوں کی نظر میں یہ اتنا بڑا جرم تھا کہ اس کی وجہ سے قذافی حکومت کا خاتمہ ضروری سمجھا گیا۔ قذافی کے ہاتھوں مارنے جانے والے ان سینکڑوں افراد کا بدلہ لینے کے لئے 85 ہزار افراد کا قتل اور زخمی کرنا بھی ان کے لئے کوئی تشویش کی بات نہ تھی۔

لیکن اس کے برعکس برما میں 40 ہزار تک بے گناہ انسان حکومت کے اشارے اور تعاون سے بدھ عوام کے ہاتھوں شہید کیے گئے یا براہ راست حکومت اور فوج کے ہاتھوں مارے گئے۔ اس حکومت کے خلاف مسلح اقدام یا فوجی کارروائی تو دور کی بات ہے نیٹو یا سلامتی کونسل نے اس وحشیانہ قتل عام کی مذمت بھی نہیں کی۔ ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ لیبیا پر حملے میں ان کے بہت بڑے فائدے تھے۔ علاقے میں قذافی کے نام سے ایک بڑی رکاوٹ ان کے سامنے سے ہٹ گئی۔ مغربی استعمار کا دامن پھیل گیا، امن اور خوشحالی سے مالامال مسلمانوں کا ایک ملک شدید بدامنی کی لپیٹ میں آگیا اور یہاں تقسیم در تقسیم کا راستہ آسان ہوگیا۔ سب سے اہم یہ کہ خون مسلمانوں کا گرا اور تیل کے بڑے ذخائر پر قبضہ

مغرب کا ہوا۔ برما کی کافر حکومت کے خلاف اقدام میں چونکہ کوئی فائدہ بھی نہیں بلکہ مزید نقصان ہے کہ مسلمانوں کے قتل عام کا راستہ رک جائے گا، تو نیٹو یا سلامتی کونسل کیوں برما حکومت کے خلاف کوئی اقدام کریں ؟

ایک جعلی ویڈیو میں جب سوات کی ایک خاتون کو طالبان کی جانب سے کوڑے مارنے کی تادیبی سزا کا ایک منظر دکھایا گیا تھا تو دنیا میں طالبان کو بدنام کرنے کے لئے امریکی صدر اور اتحادی ممالک کے سربراہان مملکت سمیت مغربی رہنماؤں نے بار بار اس کی مذمت کی ۔مغربی ذرائع ابلاغ میں یہ خبر اتنے اہتمام سے شائع ہوئی اور اس پر اتنے تبصرے ہوئے کہ جیسے کسی ملک میں ایٹم بم گرایا گیا ہو، یا کوئی بڑا زلزلہ یا طوفان آیا ہو جس میں لاکھوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہوں۔ یہ سب اس لیے کیا گیا کہ طالبان کو بدنام اور اسلام کی ایک تادیبی اور تعزیری سزا سے لوگوں کو متنفر کیا جاسکے۔

اسی طرح گذشتہ سالوں میں ہمارے ملک میں ایک حکومتی تنخواہ دار خاتون ماری گئی یا ایک بے پردہ طالبہ کے چہرے پر تیزاب پھینکا گیا تو اس کا الزام بھی طالبان کے سر تھوپ دیا گیا۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا میں طالبان کو بدنام کرنے اور خود کو خواتین کا سب سے بڑا خیر خواہ ظاہر کرنے کے لیے ہر مغربی رہنما نے نہایت سختی سے اس واقعے کی مذمت کی اور مجرموں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ۔ مغربی ذرائع ابلاغ نے کئی کئی دنوں تک دوسری ہر خبر سے زیادہ اس واقعے کو کوریج دی۔

صوبہ بغلان کی شہری سہار گل نامی ایک خاتون اپنے شوہر اور گھر کے کچھ دیگر افراد کی جانب سے تشدد کا شکار ہوگئی، اس موضوع کو دنیا بھر میں شہرت ملی اور تقریبا ایک مہینہ تک مغربی رہنماؤں اور ذرائع ابلاغ نے اس واقعے کو یاد رکھا ؟اس لئے کہ دنیا میں اس فکر کا پھیلانا مقصد تھا کہ مسلمان خواتین پر ظلم کرتے اور ان کے حقوق کو پامال کرتے ہیں۔ہم خواتین کے حقوق واپس کرنے کی کوششیں کررہے ہیں۔ دوسرا ہدف یہ تھا کہ اپنے حقوق کے دفاع اور اپنی مظلومیت کے خلاف آواز اٹھانے کے بہانے افغان خواتین کو گھروں سے باہر لاکر ان کا پردہ ختم کردیا جائے۔

بی بی ہاجرہ نامی سکول میں کچھ خواتین کو گیس سے بے ہوش کیا گیا اور طالبان کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ کئی کئی دنوں تک یہ خبر عالمی طاقتوں کے ذرائع ابلاغ اور مغربی رہنماؤں کے لیے ایک پسندیدہ موضوع رہی ۔لیکن یہی مغربی رہنما اور حکومتیں جو سوات ،لغمان، قندہار، بغلان اور تخار کی خواتین سے ہمدردی دکھاتے ہیں برما کی مظلوم خواتین سے ان کی ہمدردی نظر کیوں نہیں آتی ؟ حالانکہ برما کی خواتین پر ہونے والے مظالم بے انتہا اور اس کے اعداد وشمار بہت زیادہ ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نامی بین الاقوامی ادارے نے برما کے اس حالیہ سانحے کے بارے میں شائع ہونے والی اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے "جون کے آغاز کے بعد کم از کم 5 ہزار خواتین جنسی زیادتیوں کا شکار ہوگئیں"۔

> شہروں سے باہر فوجی مراکز یا بودیوں کے عبادت خانوں کی تعمیر کا سارا کام جبری طور پر مسلمانوں سے لیا جاتا ہے، اور جس علاقے میں فوجی مرکز تعمیر ہو رہا ہو اس علاقے کے کسی مسلمان مرد یا عورت کو اس وقت تک کسی اور کام کی اجازت نہیں ہوتی جب تک فوجی مرکز کا کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ جس علاقے میں مرکز بن جاتا ہے اس علاقے میں مسلمانوں پر مظالم کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

اب یہ انتہائی تعجب کی بات ہے کہ صرف ایک خاتون پر تشدد کی وجہ سے دنیا کو سر پر اٹھایا جاتا ہے، ادھر برما میں 5 ہزار خواتین جنسی تشدد کا شکار ہوگئیں اور ہزاروں دیگر لاپتہ ہوگئیں لیکن ان کی کسی کو بھی پرواہ نہیں۔ مغربی رہنما اور ذرائع ابلاغ سب خاموش ہیں، کچھ ٹرخانے والی باتوں کے علاوہ ان کے منہ سے کچھ نہیں نکلتا۔ اس لیے کہ یہ مظلوم بیچاری مسلمان ہیں اور ظلم کفار کی جانب سے ہوا ہے۔ اور یہ تو سب جانتے ہیں کہ کافروں کی جانب سے مسلمانوں پر ہونے والا ہر ظلم

اہل مغرب کے ہاں عین انصاف ہے۔

بس یہی مغرب کا اصل چہرہ ہے۔جس کو اہل مغرب کی منافقت سے دھوکہ ہوا ہو اسے چاہیے کہ سوچے اور مزید منافقت کے دھوکے میں مبتلا نہ ہو۔ بات صرف مغربی رہنماؤں یا مغربی دنیا کی نہیں بلکہ اسلامی دنیا کے سربراہوں نے بھی برما کے مسلمانوں کے متعلق اپنی ایک فیصد ذمہ داری بھی پوری نہیں کی۔انہوں نے چپ کا شرمناک روزہ رکھا ہے اور برما کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا تماشہ دیکھ رہے ہیں۔عملی اقدام تو دور کی بات ہے رواں مظالم کے خلاف کسی رہنما نے مذمت کے مناسب الفاظ بھی زبان سے ادا نہیں کیے اور نہ ہی ناراضگی کا مناسب طریقے سے اظہار کیا۔ صرف ترکی کے صدر طیب اردگان اپنی خاتون اول کے ساتھ مسلمانوں کے غم میں شریک ہونے کے لیے اور اصل حالات سے باخبر ہونے کے لیے برما آگئے اور جب مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کا انہیں قریب سے اندازہ ہوگیا تو دنیا نے دیکھا وہ اور ان کی اہلیہ غم سے کتنا روئے تھے؟

اسلامی کانفرنس کے اعلان نے تو ساری اسلامی دنیا کو شرمندہ کردیا۔ برما حکومت کے خلاف قدم اٹھانے کی توقع تو ویسے بھی اسلامی کانفرنس سے نہیں کی جاسکتی تھی۔لیکن برما حکومت کے خلاف کوئی اقدام کرنے کا مطالبہ عالمی قوتوں سے کرنے کا یہ بہترین موقع تھا جسے ہم نے ضائع کردیا۔اس حساس وقت میں بھی کانفرنس کے سربراہ اکمل الدین اوغلو کا ایک بیان جدہ سے شائع ہوا کہ ''اسلامی ممالک رمضان میں برما کے مسلمانوں سے مالی تعاون کریں؟ دنیا میں مسلمانوں کی تعداد دو ارب تک پہنچ گئی ہے اور دنیا کے ستر فیصد ذخائر ان کی ملکیت میں ہیں

بدھ مت کے مذہبی رہنماؤں نے شائع ہونے والے اپنے ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا ہے کہ روہنگیائی مسلمانوں سے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا جائے۔ان کی کسی قسم کی مدد نہ کی جائے۔اور جو مسلمان کیمپوں میں رہ رہے ہیں راشن یا دیگر ضرورت کی چیزیں ان پر بند کردی جائیں، تاکہ یا تو یہ لوگ انہی کیمپوں میں مرکھپ جائیں یا ہمارا یہ ملک چھوڑ جائیں۔

۔پھر بھی ان حکمرانوں کی وجہ سے غلامی کی زندگی گذار رہے ہیں، جو ان پر مسلط ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ برما میں مسلمانوں کی دشمنی اور رواں مظالم صرف فوج اور عام بودیوں کی جانب سے نہیں ڈھائے جارہے بلکہ اس میں عام بودی، فوج، حکمران، مخالف سیاسی لیڈرز اور مذہبی رہنما سب شامل ہیں۔

بجائے اس کے کہ برما کا صدر تین سین کم از کم اپنی کچھ پریشانی ظاہر کرتا اور ملک کے مغربی حصے میں مسلمانوں کے قتل عام اور اتنی بڑی بدامنی کے روک تھام میں ناکامی پر معافی مانگتا، اس نے انتہائی ہٹ دھرمی سے کہا "اراکان میں آباد 8لاکھ روہنگیائی مسلمان درحقیقت غیر قانونی آباد کار ہیں۔ ملک میں امن کے قیام کے لیے ان کو ملک سے نکال دینا چاہیے"۔ نوبل انعام یافتہ برما کی سیاسی رہنما آنگ سان سوچی جسے مغرب امن کی سفیر قرار دیتا ہے اور برما میں انسانی حقوق اور جمہوریت کو فروغ دینے والی عظیم شخصیت سمجھتا ہے۔اس نے بھی اس موقع پر اپنی اسلام دشمنی کا اظہار کیا۔مسلمانوں پر ہونے والے ان مظالم کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا۔اور جب ان سے پوچھا گیا کہ ارکان کے مسلمانوں کو آپ برما کے شہری سمجھتی ہیں؟ تو انہوں نے کمال معصومیت سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا": میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی"۔

بدھ مت کے مذہبی رہنماؤں نے شائع ہونے والے اپنے ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا ہے کہ روہنگیائی مسلمانوں سے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا جائے۔ان کی کسی قسم کی مدد نہ کی جائے۔اور جو مسلمان کیمپوں میں رہ رہے ہیں راشن یا دیگر ضرورت کی چیزیں ان پر بند کردی جائیں،

تاکہ یا تو یہ لوگ انہی کیمپوں میں مر کھپ جائیں یا ہمارا یہ ملک چھوڑ جائیں

مذہبی رہنما!؟ اتنی شدید سنگدلی!؟ ،اور پھر بھی عدم تشدد کے فلسفے کی علمبرداری ان کے حصے میں ! ؟۔

دنیا کی حقیقت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیشک دنیا میٹھی اور سر سبز ہے یعنی ایک انسان کو دنیا کی شان ،شوکت دنیا کی لذّتیں ،دنیا کی خواہشات بڑی خوشنما معلوم ہوتی ہیں گویا کہ یہ دنیا خوشنما بھی ہے اور بظاہر خوش ذائقہ بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسکو تمہاری آزمائش کا ایک ذریعہ بنایا ہے اور تم کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ تم اس دنیا میں کیسے عمل کرتے ہو کیا دنیا کی یہ ظاہری خوبصورتی اور خوشنمائی تمہیں دھوکہ میں ڈال دیتی ہے اور تم اس دنیا کے پیچھے لگ جاتے ہو یا تم اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی جنت اور آخرت کو یاد کرتے ہو اور اسکی تیاری کرتے ہو؟ لہٰذا تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔ اس لیے کہ عورت بھی مرد کیلئے دنیا کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے اگر انسان جائز طریقے کو چھوڑ کر ناجائز طریقے سے عورت سے لطف اندوز ہو تو پھر یہ عورت دنیا کا دھوکہ اور فریب ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ! حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے یعنی دنیا کی زندگی تو اسکے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہیچ در ہیچ ہے

[صحیح بخاری]

بقیہ از مولوی خوشحال ملنگ شہید رحمہ اللہ

بیت المال سے متعلق اکثر اوقات اپنے ساتھیوں اور عام طلبہ سے کہتے کہ بیت المال کی حفاظت میں بہت احتیاط کرنا اور اس بارے میں کسی کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرنا ،حالانکہ تمام وسائل ان کے دائرہ اختیار میں تھے ،اپنے ذاتی کام یا گھر جانے کے لئے سرکاری وسائل استعمال کرنے سے بہت گریز کرتے تھے۔ مولوی صاحب خود مالی لحاظ سے بہت غریب تھے مگر ساتھیوں کے ساتھ ان کا مشفقانہ رویہ اتنا اچھا تھا کہ کوئی ایک ساتھی بھی بغیر احسان کیے نہیں رہنے دیتے ،ساری عمر انھیں کسی نے وعدہ خلاف نہیں پایا ،دنیا کے کاموں میں سادہ جبکہ دینی امور میں بہت زیرک اور ہوشیار تھے۔ مذکورہ نیک اوصاف اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے امارت اسلامیہ کے اعلیٰ حکام اور خصوصاً عالیقدر امیر المؤمنین کو وہ بہت محبوب اور پیارے تھے ،شہادت کے بعد بہت سے لوگوں کو ان کی کرامت معلوم ہوئی کہ ان کے مدفن کے قریب ایک گھر آباد تھا جس کے سربراہ نے واقعہ ذکر کیا کہ جب مولوی صاحب کو دفن کر دیا گیا تو ایک رات وہ گھر سے باہر نکلے اور اچانک قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سنی ،میں نے سوچا کہ آدھی رات کو کون اس قبرستان میں تلاوت کر رہا ہے ،جب میں متوجہ ہوا تو شہید مولوی صاحب کی قبر سے تلاوت کی آواز آرہی تھی ،میں قبر کی طرف روانہ ہوا جب قریب گیا تو آواز بند ہوگئی ،اس نے کہا کہ جب میں واپس اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا تو دوبارہ تلاوت شروع ہوئی ،وہ آدمی کہتا ہے کہ میں صدق دل سے گواہی دیتا ہوں کہ میں نے کئی مرتبہ تلاوت کی یہ آواز سنی۔ جب مولوی محمد خوشحال ملنگ شہیدؒ کو قبر میں اتارا گیا تو استاذ العلماء ،ملک کے جید اور مجاہد عالم دین (الحاج مولوی محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ) جو مولوی ملنگ کے سسر بھی تھے نے انہیں نئے سفر کی مبارکباد دی ،اس پر ان کی پیشانی پر اثرات نمودار ہوئے ،ان کے چہرے پر جو زخم تھے وہ تازہ اور سرخ ہوگئے اور باقی چہرہ جو سالم تھا وہ سفید اور نور سے منور ہوگیا اور خود ہی چہرہ قبلہ رخ کیا ،یہ مشاہدہ جنازے میں شریک سب لوگوں نے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ اخروی سعادت سے سرفراز و برقرار رکھے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق اور مقام شہادت کا عظیم مرتبہ نصیب فرمائے۔ آمین

تحریر اور ترتیب (عبداللہ حسنی اور خبیر احمد مجاہد)

شہید راہ حق
مولوی محمد خوشحال ملنگ (رحمۃ اللہ علیہ)

افغانستان صوبہ لوگر کے دارالحکومت کے قریب (سپیست) علاقہ کی پائندہ خیل قوم سے تعلق رکھنے والے لعل محمد کے گھر میں ۱۳۸۴ھ ش میں ایک بچے نے آنکھ کھولی، جس کے چہرے پر خوشی کے اثرات نمایاں دیکھتے ہوئے بڑوں نے اس کا نام محمد خوشحال رکھا۔ محمد خوشحال نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے امام صاحب سے حاصل کی اور مزید تعلیم کے حصول کے لئے سفر کا راستہ اپنایا، تھوڑے ہی عرصے میں ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد بڑی کتب اور دیگر علوم کی تحصیل کے لئے افغانستان اور پاکستان کے جید علماء کرام اور شیوخ حضرات سے استفادہ کیا۔ محمد خوشحال جہاں اساتذہ کے ہاں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے وہیں اپنے ہم عمر ساتھیوں میں بھی ذہانت اور فطانت کے حوالے سے مشہور تھے۔

ہجرت کے دوران پشاور میں جامعہ محمدیہ اسلامیہ چراٹ میں ۱۴۱۱ھ ق میں موقوف علیہ پڑھا اور دورہ حدیث کی تعلیم پاکستان خیبر پختونخوا کے مشہور دینی مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے سنہ ۱۴۱۲ھ ق میں حاصل کی اور امتیازی نمبروں کے ساتھ کامیاب ہوئے۔

طلب علم کے ساتھ مسلح جہاد میں شرکت:

مولوی محمد خوشحال ملنگ روسی یلغار کے دوران ملکی اور غیر ملکی دشمنوں کے خلاف عملی جہاد میں حصہ لیتے ہوئے انتہائی گرم محاذوں کی زینت ثابت ہوئے اور اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر مزاحمت کو دوام بخشا، ان کی دینی و جہادی خدمات کی چند ایک مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

روسی جارحیت کے دوران کمیونسٹوں کے خلاف مجاہدین کی جانب سے جلال آباد ثمر خیل کی گھمسان تاریخی لڑائی میں موصوف نے بہادرانہ کردار ادا کیا، صوبہ لوگر کے دارالحکومت اور مضافات میں روسی فوجیوں اور کمیونسٹوں کے خلاف حملوں میں ہر سال پورا پورا حصہ لیتے رہے، یہاں تک کہ ایک دفعہ دارالحکومت میں گمبزی کے اڈے (جو لوگر اور گردیز کی شاہراہ پر واقع ہے) پر دن بارہ بجے اپنے نو ساتھیوں کے ساتھ حملہ کیا اور چاروں طرف سے دشمن کے محاصرے میں رہنے کے باوجود شام تک مقابلے میں ڈٹے رہے، اللہ کی نصرت سے محاصرہ ٹوٹا اور دشمن کی کئی گاڑیاں تباہ ہوئیں اور اسے بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اسی جنگ میں ان کا بایاں ہاتھ زخمی ہوا۔

اسی واقعہ کے ایک روز بعد دوستم کے گلم جم کے ملیشیا نے لوگر کی تورغری چوٹی پر حملہ کر کے اہم مورچوں پر قبضہ کیا، مولوی صاحب نے زخمی ہونے کے باوجود اپنے نو ساتھیوں کے ساتھ دن گیارہ بجے دشمن پر حملہ کیا، شدید لڑائی کے بعد دشمن سے مورچے واپس لئے اور آٹھ گلم جموں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے علاوہ اسلحہ بھی مال غنیمت کے طور پر ہاتھ آیا۔

درس اور تدریس:

فراغت کے بعد انہوں نے خیبر پختونخوا کے مدرسہ دارالعلوم ضیاء الاسلام ورسک میں ایک سال تدریس کی، پھر دوسرے سال مانسہرہ میں افغان مہاجر کیمپ کے مدرسہ نعمانیہ میں بڑی کتابیں جیسے مطول، میبذی، خیالی، شرح جامی اور شافیہ تک پڑھائیں۔

طالبان کی اسلامی تحریک کی ابتداء:

مولوی صاحب نے مدرسہ نعمانیہ میں تدریسی سال ختم نہیں کیا تھا کہ افغانستان میں تحریک طالبان کے اثرات نمایاں ہونا شروع ہو گئے، موصوف نے تحریک طالبان کی دعوت پر لبیک کہا اور اپنے چند دوستوں کے ساتھ صوبہ لوگر کے علماء اور طلبہ کی نمائندگی کرتے ہوئے قندہار کا دورہ کیا، وہاں تحریک کے رہنماؤں کے ساتھ ملاقات کے بعد ان ہی کی سربراہی میں وفد کو یہ کام سونپا گیا کہ وہ لوگر جا کر طالبان کو منظم کریں۔

جہاد کی اگلی صفوں میں جانفروشی:

صوبہ خوست میں کئی اہم فوجی اور سویلین عہدوں پر تقرری کے بعد اپنے

مجاہدین ساتھیوں کے ساتھ ملکر میدان شہر اور کابل کے درمیان واقع پہلی جنگی لائن قائم کی، اور میدان شہر کے فوجی سربراہ (ملامشر شہید رحمہ اللہ) کی ہدایت پر دفاعی مورچوں کی حفاظت پر مامور ہوئے، اس مقام پر صورتحال کچھ یوں تھی کہ ۲۴ کے ۲۴ گھنٹے ہی دفاع اور پہرے کی ضرورت تھی، مگر بہادر مولوی ملنگ نے وہاں کئی مہینے دادِ شجاعت دی۔

کچھ عرصہ بعد کابل کے ضلع چہار آسیاب میں اسلامی تحریک کے اگلے مورچوں پر پہنچے اور وہاں ''ریشخو روفرقہ'' [کابل کی سب سے بڑی اور اہم فوجی چھاونی] کی حساس چوٹیوں پر وقت گزارا اور پھر اس کے بعد کابل میں چکڑی کے علاقے میں اگلے مورچوں پر مامور ہوئے، اور اس بڑے حملے میں دلیری سے حصہ لیا جو کابل پر قبضہ کی غرض سے کیا گیا تھا۔

اس حملہ میں طالبان نے چکڑی، ملنگ گاؤں اور بند غازی کو فتح کیا، بند غازی کی ایک چوٹی پر مولوی صاحب نے اپنے محدودے ساتھیوں کے ساتھ ملکر بھرپور دفاع کیا اور دشمن کے چار حملوں (جو ایک مورچے پر قبضہ کے لیے تھے) کو پسپا کیا، دشمن کے تابڑتوڑ حملوں کی وجہ سے ان کے سب ساتھی زخمی ہوگئے تھے۔ ان ہی قربانیوں کے طفیل تحریک کی فتوحات آگے بڑھنے لگیں اور (پل چرخی جیل) سمیت تمام علاقے طالبان کے زیرنگین آگئے، دشمن نے اپنے حوصلے بلند رکھنے کے لئے دفاعی حملے شروع کئے اگرچہ اسلامی شاہین صفت مجاہدین نے بھرپور مقاومت کی مگر یہاں پر چند اہم فوجی کمانڈروں کی شہادت اور زخمی ہونے کے باعث تکنیکی طور پر پیچھے ہٹنا پڑا۔

مولوی صاحب اس تازہ صورتِ حال سے لاعلم تھے، اسی دوران اپنے چند ساتھیوں سمیت کئی گھنٹوں تک دشمن کا بھرپور مقابلہ کرتے رہے، جیل کا ایک برج طالبان جبکہ دیگر دشمن کے قبضے میں تھے، موصوف نے دو، تین ساتھیوں کو برج کی حفاظت کے لئے مقرر کیا اور خود دیگر مجاہدین کے ساتھ جیل کے اندر سے دشمن پر حملہ کیا، تاکہ دوسرے برج بھی دشمن سے واپس لیے جاسکیں، اسی دوران ان کے دو غیور ساتھی ملا احسان اللہ اور ملا عبداللہ جام شہادت نوش فرما گئے، شہادتوں کی وجہ سے نہ صرف حملہ پسپا ہوا بلکہ ساتھی دشمن کے محاصرے میں بھی آگئے، تمام راستے مسدود ہونے کی وجہ سے رات دس بجے بعض خفیہ راستوں سے نکلنا پڑا، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام ساتھیوں کے لئے دشمن کے درمیان سے باسلامت نکلنے کا ذریعہ بنایا۔ اس کے بعد بہادر مولوی صاحب اپنے بڑوں کی ہدایت پر چہار آسیاب کے مورچوں کی طرف چل پڑے اور وہاں حساس مورچوں پر ڈیوٹی دی۔ ایک مرتبہ دشمن کے طیاروں نے ان کے مورچوں پر فضائی حملہ کیا، جس میں وہ اور ان کے دیگر پانچ ساتھی شدید زخمی ہوگئے تھے جنہیں بعد ازاں مٹی کے ڈھیر سے زندہ نکال لیا گیا۔ طبی امداد کے بعد وہ خوست منتقل ہوئے، ان ہی دنوں خوست میں امن وامان کی صورتحال بگڑی ہوئی تھی، طالبان صرف خوست کے شہر اور قریبی علاقوں میں موجود تھے، ملحقہ اضلاع میں حکومت قائم کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا، خوست کے ضلعوں میں ضلع یعقوبی دشمن کے مضبوط کنٹرول میں تھا، تحریک کے رہنماؤں نے وہاں امن قائم کرنے اور دشمن سے قبضہ واگذار کروانے کے لئے مولوی صاحب کو ضلعی گورنر مقرر کیا، انہوں نے اپنی فوجی اور عوامی تدبیر سے اس ضلع کو امن کا گہوارہ بناڈالا اور یہ علاقہ تحریک کے زیر امارت لانے میں کامیاب ہوئے، ضلع کا امن بحال کیے جانے کے بعد انہوں نے مولوی عبدالروف خدام کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود چہار آسیاب گئے جہاں انہوں نے فوجی اور جہادی مصروفیات کے ساتھ ساتھ ریشخور میں طالبان کو دینی علوم پڑھانے کا فریضہ انجام دیا اور قرآن پاک کا ترجمہ شروع کیا۔

جب طالبان کی اسلامی تحریک کا فاتحانہ کارواں مشہور اور نڈر کمانڈر شہید ملا بورجان رحمۃ اللہ علیہ کی سربراہی میں لوگر کے ضلع ازری کے دیندار عوام کے تعاون اور دعوت سے شروع ہوا تو مولوی ملنگ صاحب بھی ملا بورجان کی خاص ہدایت پر اس کارواں میں شامل ہوئے۔

ضلع ازرہ فتح ہوا مگر دشمن نے مذکورہ ضلع کے چوتری کوتل پہاڑ پر ڈٹ کر مقابلہ شروع کیا، شہید ملا بورجان ؒ نے شاہراہ عام پر حملہ کیا اور مولوی صاحب کو پہاڑوں پر حملے کی ہدایات دیں۔ یہی وجہ تھی کہ کوتل فتح ہوا اور دشمن نے راہ فرار اختیار کی، اس کے بعد مختلف محاذوں کے لئے کمانڈر مقرر ہوئے، مولوی ملنگ ؒ کو ملا بورجان ؒ نے اپنا معاون مقرر کیا، اس کے علاوہ ایک اور محاذ کے طالبان نے ملا بورجان شہید ؒ سے مولوی ملنگ ؒ کو اپنا کمانڈر مقرر کرنے پر اصرار کیا تو انہوں نے منظوری دیدی، اس کے بعد مزید پیش قدمیاں شروع

ہوئیں، فتوحات ہونے لگیں اور جلال آباد تک کے تمام علاقوں پر طالبان کا کنٹرول ہوگیا، جب جلال آباد فتح ہوا تو ملابور جانؒ نے مولوی ملنگؒ کو طورخم پر قبضہ کے لئے بھیجا جو بغیر لڑائی کے فتح ہوا۔

مشرقی صوبوں کی فتوحات کے بعد شہید ملابور جان کی سربراہی میں قافلہ کابل کی طرف چل پڑا، شہید مولوی ملنگ ان کے شانہ بشانہ رہے۔ جب ریشمین تنگی نامی پہاڑی سلسلے میں ستارۂ جرأت ملابور جان نے جام شہادت نوش کیا تو مولوی ملنگ کے ہمنوا بھی بڑی تعداد میں زخمی ہوئے، ریشمین تنگی نامی پہاڑی سلسلہ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فتح ہوا تو طالبان نے سروبی کی طرف پیش قدمی کی، کچھ مزاحمت کے بعد سروبی بھی فتح ہوا، ماھی پر وادی میں مخالفین نے شدید مزاحمت کی یہاں تک کہ تین گھنٹے جنگ کے بعد طالبان پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے مگر مولوی صاحب نے بلند آواز سے نعرہ لگایا ''طالبان کچھ اور مزاحمت کرو اللہ مہربان ہے'' اسی اثناء میں تین طالبان مجاہدین ماھی پر کی چوٹی پر چڑھ گئے، جہاں کسی انسان کا پہنچنا بالکل ناممکن دکھائی دیتا تھا، ان مجاہدین نے وہاں سے دشمن کے ٹینک پر راکٹ فائر کیا جس سے دشمن کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی اور اور انھوں نے راہ فرار اختیار کی، اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت سے فتوحات کا دروازہ کھل گیا، تحریک کے اس مقام کے اکثر ذمہ داران گواہی دیتے ہیں کہ ان تین طالبان مجاہدین کو پھر کسی نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کا سراغ لگایا جاسکا، معلوم ہوتا تھا کہ وہ آسمانی فرشتے تھے جو مدد کے لئے اترے تھے۔

جب کابل شہر اور حساس مراکز فتح ہوئے تو ملا عبدالرزاق اخوند جو شہید ملابور جان کی شہادت کے بعد کابل کے کمانڈر مقرر ہوئے تھے مولوی ملنگ کو یہ کام سونپ دیا کہ خیرخانہ کوتل کو سنبھال کر باگرام ائربیس کی جانب حرکت کریں، اسی وقت وہ اپنے بارہ ساتھیوں کے ساتھ باگرام روانہ ہوئے اور دو گھنٹے لڑائی کے بعد تحریک کا تازہ دم دستہ پہنچ گیا اور دشمن کو وادی پنجشیر تک دھکیل دیا گیا۔

جبل السراج کے کمشنر کی حیثیت سے:

عالیقدر امیر المؤمنین کے فرمان کے مطابق شہید مولوی ملنگ صاحب جبل السراج کے کمشنر مقرر ہوئے، مولوی صاحب نے وہاں سب سے پہلے ضلع میں امن قائم کرنے اور مقامی لوگوں کو طالبان کی حمایت میں جمع کرنے کی کوششیں شروع کیں، مگر دشمن نے لوگوں کو اپنی ڈھال بنالیا اور ان کے گھروں، باغوں اور کھیتوں سے طالبان پر چھاپہ مار کاروائیاں شروع کیں، دشمن نے جبل السراج، گل بہار اور چاریکار میں شدید حملے شروع کئے، تحریک کے رہنماؤں نے عوام کی حفاظت اور حکمت عملی کی خاطر کابل کے ضلع شکردرہ میں مورچے بنائے، شہید مولوی صاحب بھی ایک باہمت کمانڈر کی حیثیت سے وہاں رہے۔

لوگر کے علماء اور طالبان کے صدر کی حیثیت سے:

جید علماء کرام، طالبان اور امارت کے رہنماؤں نے جلال آباد میں اتفاق رائے سے محترم مولوی محمد خوشحال ملنگ کو لوگر کے علماء اور طالبان کا سربراہ، شہید مولوی محمد شریف سعیدی کو ان کا معاون اور ملا میر احمد گل کو فوجی کمانڈر منتخب کیا اور اس کی توثیق عالیقدر امیر المؤمنین کی طرف سے عمل میں آئی۔

صوبہ کاپیسا کا گورنر مقرر ہونا:

تحریک طالبان پھر شمال کی جانب مولوی صاحب کے تعاون سے روانہ ہوئی، کاپیسا اور پروان صوبے فتح ہوئے، اسی دوران عالیقدر امیر المؤمنین کی جانب سے انھیں صوبہ کاپیسا کا گورنر مقرر کیا گیا۔ صوبے کے تمام ادارے تباہ ہوگئے تھے اور تمام سرکاری وسائل دشمن نے چوری کر لیے تھے، مولوی صاحب نے اپنے ساتھیوں کے تعاون سے وہاں پھر سسٹم فعال کیا اور وسائل کو مہیا کر کے مثالی نظم وضبط قائم کیا اور دشمن کے پروپیگنڈے کی سدباب کی خاطر صوبہ کے دور دراز علاقوں میں جلسے کئے اور لوگوں سے ملاقاتیں کیں، اگرچہ دشمن نے بھرپور کوشش کی کہ کاپیسا کو طالبان سے واپس چھڑا لیں مگر مولوی صاحب کی حکیمانہ تدابیر اور ساتھیوں کے بہادرانہ تعاون سے عرصہ دراز تک دشمن کے منصوبے اور عزائم خاک میں ملتے رہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کی فتوحات جاری رہیں اور شمالی افغانستان کے اکثر صوبے جیسے مزارشریف، جوزجان، بغلان اور دیگر علاقے امارت اسلامیہ کے زیر تسلط آگئے، اس حوالے سے مرکزی شوریٰ کی ہدایت پر مولوی صاحب نے اپنے بہت سے ساتھی کاپیسا کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیئے اور دیگر یونٹوں کو شمال کے لئے منظم کیا تاکہ وہاں بغلان کی جانب سے اندراب

پراوراندراب کی جانب سے پنجشیر پر حملہ کیا جاسکے،حملہ شروع کرنے سے کچھ دیر قبل امارت کے اعلیٰ حکام نے انہیں اطلاع دی کہ دشمن کا پیسا اور پروان صوبوں پر حملے کی تیاری کر رہا ہے، لہٰذا کا پیسا کی قوت کو اپنی جگہ رہنے دیا جائے۔اس دوران دشمن نے کا پیسا پر بہت بڑا حملہ کیا جس سے طالبان کے اگلے مورچوں میں کچھ تبدیلی آگئی، مولوی ملنگ صاحب نے اپنا تازہ دم دستہ فوراً وہاں روانہ کیا جس نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیے اور اسے پیچھے دھکیل دیا،اسی دوران شری اور فسادی عناصر نے ضلع گلبہار پر حملہ کر کے محاصرہ کر ڈالا،مولوی صاحب نے اس محاصرے کو توڑنے کی غرض سے اسی جانب پیش قدمی کی مگر بزدل اور مکار دشمن نے گلبہار سے پہلے (دہ بالی) بازار میں اپنے شیطانی ٹولے تعینات کر رکھے تھے، بازار میں مولوی صاحب کی گاڑی داخل ہوتے ہی چند اسلام اور ملک دشمن بزدل افراد نے مولوی صاحب کی گاڑی کو نشانہ بنایا جس سے اسلام دوست، محبِّ وطن، اپنے مقصد پر یقین محکم اور دھرتی سے محبت رکھنے والے اعلیٰ شجاعت کے حامل مایہ ناز مجاہد، علم اور نورانیت کی مثال اور ایک بڑی ہستی مولوی محمد خوشحال ملنگ اپنے ایک ساتھی ملا خلیل احمد کے ساتھ ۱۳۷۶ ھ ش میں جوزا کی آٹھویں تاریخ کو صبح نو بجے جام شہادت نوش کر گئے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)

واضح رہے کہ مولوی صاحب کی شہادت اور دنیا سے رحلت کا یہی وہ دن تھا جس میں ان کی شادی اور نئی ازدواجی زندگی کی تاریخ متعین ہوئی تھی، ان کا گھر سرخ جوڑے میں ملبوس دلہن کی بجائے سرخ خون سے مزین شہید کے تابوت اور جنازہ کی آمد سے سرفراز ہوا۔

نظلہ کی طرح شہید ہوئے،
شادی کی رات جنت میں گزاریں گے
جس کا ہر اندام غیرت کا نمونہ تھا
وہ شہید وفا خوشی سمیٹتے ہوئے جنت جائیں گے

مولوی صاحب نے بہادری کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے جرأت کی داستان رقم کی جس پر پوری قوم نازاں ہے،خونخوار دشمن کو جب مولوی صاحب کی شہادت کی اطلاع ملی تو انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے صوبے پر دوبارہ حملہ کیا،شہید مولوی صاحب کے معاون ملا محمد شریف سعیدی نے اپنے غازیوں کی ہمت سے دشمن کا حملہ پسپا کیا، دشمن نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے حملوں کو جاری رکھا، جن کا دفاع بہادری اور شجاعت سے کیا جاتا رہا،اسی دوران بہادری کا نشان اور اخلاق حسنہ کے نمونہ مولوی محمد شریف سعیدی جو صوبہ کا پیسا کے سرپرست اور مولوی ملنگ شہید کے معاون تھے ۱۳۷۶ میں جوزا کی ۱۱ تاریخ کو مولوی ملنگ شہید کی شہادت کے تیسرے دن تھکاوٹوں، پیاس اور بھوک کی حالت میں جام شہادت نوش کر کے اس دار فانی سے دار البقاء کی طرف کوچ کر گئے، اللہ تعالیٰ ان سب کی شہادتیں قبول فرمائے، آمین۔

جب مولوی محمد خوشحال ملنگ شہیدؒ کو قبر میں اتارا گیا تو استاذ العلماء، ملک کے جید اور مجاہد عالم دین (الحاج مولوی محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ) نے انہیں نئے سفر کی مبارکباد دی، اس پر ان کی پیشانی پر اثرات نمودار ہوئے، ان کے چہرے پر جو زخم تھے وہ تازہ اور سرخ ہوگئے اور باقی چہرہ جو سالم تھا وہ سفید اور نور سے منور ہوگیا اور خود ہی چہرہ قبلہ رخ کیا، یہ مشاہدہ جنازے میں شریک سب لوگوں نے کیا۔

مولوی محمد خوشحال ملنگ کی چند امتیازی خصوصیات:

اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور شریعت مطہرہ سے ان کی بے پناہ محبت اور عقیدت کے علاوہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اور حسن وسلوک کے پیکر تھے، خاص طور پر مدرسے اور جہاد کے ساتھیوں سے انھیں دلی لگاؤ تھا، اپنے اساتذہ کی بہت قدر کرتے تھے، امیر کی اطاعت کو جہاد اور دیگر انتظامی امور میں میں ضروری سمجھتے تھے اور اپنے بڑوں کے حکم کا خاص خیال رکھتے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں سے اتنے اخلاص کا برتاؤ رکھتے تھے کہ ہر ساتھی یہ سمجھتا تھا کہ وہ اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔کسی ایک ساتھی کو بھی اپنے سے ادنیٰ نہیں سمجھتے تھے، مثال کے طور پر (ملا انعام الحق منور) ان کے شاگرد خاص تھے جو خزانے کے ذمہ دار تھے، جب بھی پیسوں کی ضرورت ہوتی تو انھیں اس طرح لکھتے تھے (محترم ملا انعام الحق منور صاحب !اگر فلان آدمی کو فلان ضرورت کی بنیاد پر اتنی افغانی رقم دیں تو آپ کی مہربانی ہوگی)

مدرسہ اور مسجد کے علاوہ محاذ میں بھی درس وتدریس اور قرآن پاک کے ترجمہ میں مشغول رہے یہاں تک کہ اکثر ساتھیوں نے دوران جہاد اگلے مورچوں میں ان سے اکتساب علم کیا اور وہ سینکڑوں طالبان کے مشفق استاد رہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 27 پر ملاحظہ فرمالیں۔

ابو عابد

رواں سال صوبہ بامیان کے تین ضلعوں میں جہادی سرگرمیوں کی پیشرفت

صوبہ بامیان کا شمار افغانستان کے اہم مرکزی صوبوں میں ہوتا ہے جو مختلف صوبوں جیسے پروان، بغلان، سمنگان، سرپل، غور، دایکنڈی، غزنی اور میدان وردگ کے درمیان واقع ہے، اس صوبے کا کل رقبہ 17414 کلومیٹر ہے اور اس کی آبادی ڈھائی لاکھ ہے۔

صوبہ بامیان شبیر، کہمرد، سیغان، پنجاب، ورس، یکاولنگ اور بامیان کے نام سے سات اضلاع پر مشتمل ہے جس کا مرکز بامیان شہر ہے، صوبے میں زیادہ تر پہاڑی علاقے ہیں یہ ملک کے سب سے زیادہ پسماندہ اور غریب صوبہ ہے جس کے باشندے زندگی کی اکثر سہولتوں سے محروم ہیں۔

صوبے میں بسنے والے لوگوں کی اکثریت کا تعلق ہزارہ برادری اور شیعہ مکتبہ فکر سے ہے، صرف ضلع کہمرد اور شبیر میں قلیل تعداد میں سنی تاجک اور پشتون بھی رہتے ہیں جن کی کل آبادی پندرہ فیصد بنتی ہے۔

روسی یلغار کے دوران صوبہ بامیان ایک مضبوط جہادی مرکز تھا مگر امریکی جارحیت کے دوران صوبے میں جہادی سرگرمیاں نسبتاً کچھ کم تھیں، اس صوبے میں نیوزی لینڈ کی فوجیں تعینات ہیں مرکزی بامیان کے علاوہ ضلع کہمرد میں بھی ان کے اڈے ہیں۔

بامیان میں امریکی جارحیت کے شروع میں جہادی کارروائیاں ماند تھیں مگر پچھلے دو، تین سال سے اسی صوبے تک بھی جہادی سرگرمیوں کی لہر پہنچ چکی ہے، صوبہ بامیان کے لئے امارت اسلامیہ کے ذمہ داروں کا کہنا ہے کہ اب اس صوبے کے تین ضلعوں کہمرد، سیغان اور شبیر تک جہادی کارروائیوں کی لہر پہنچ چکی ہے، اب ان علاقوں میں مجاہدین پے درپے جہادی کارروائیاں کررہے ہیں جس سے دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان کا سامنا ہورہا ہے۔

صوبہ بامیان کے جہادی رہنماؤں نے کہا ہے کہ پچھلے دو مہینوں میں مجاہدین نے صوبہ بامیان میں الفاروق آپریشن کے تحت 14 اہم اور بڑی کارروائیاں کیں جس سے ملکی اور غیرملکی فورسز کو بھاری نقصان پہنچا۔

رواں سال اگست کے مہینے میں افغان فورسز اور غیرملکی فوجیوں نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے ضلع شبیر کے تنگی شکاری وادی میں باغکہ علاقے میں ایک مقامی رہنما کو گرفتار کرنے کے لئے ان کے گھر پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی مگر وہاں پہنچنے سے قبل انہیں مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا جس کے نتیجے میں نہ صرف وہ پسپا ہوئے بلکہ درجنوں افغان اور نیوزی لینڈ کے اہلکار قتل ہوئے، اس حملے میں نیوزی لینڈ کی حکومت نے خود بھی اپنے 5 اہلکاروں کی ہلاکتوں اور 6 کے زخمی ہونے کا اعتراف کیا۔

19 اگست کو ضلع کہمرد میں دواب میخ زرین کے مقام پر مجاہدین نے غیرملکی قابض فوجیوں کے اڈے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ ہوا اور سات نیوز لینڈ اہلکاروں کو ہلاک وزخمی کیا، اس کے ایک روز بعد مجاہدین نے کہمرد کے کلیج گاؤں میں نیوزی لینڈ فوجوں کا ایک ٹینک بم دھماکے سے تباہ کیا جس میں سوار سات اہلکار موقع پر ہلاک ہوئے۔

ان واقعات نے دشمن پر بہت گہرا اثر کیا، نیوزی لینڈ کی حکومت نے اعلان کیا کہ اگلے سال 2013ء کے وسط تک افغانستان سے تمام فوجیوں کو نکال لیں گے کیونکہ بڑھتے واقعات سے ناقابل برداشت نقصان پہنچ رہا ہے۔

صوبہ بامیان کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ صوبے کے تین ضلعوں کہمرد، سیغان اور شبیر میں اب مجاہدین منظم، فعال اور عوام میں بہت مقبول ہیں، اسی وجہ سے عوام کی اکثریت ان کے ساتھ تعاون کررہی ہے، مجاہدین بڑی تعداد میں کارروائی کے لئے نکلتے ہیں، دشمن کے اڈوں پر حملے کرتے ہیں اسی طرح وہ سڑک کنارے بم دھماکوں سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مجاہدین کا کہنا ہے کہ ان کے نقصانات نہ ہونے کے برابر ہیں کیونکہ رواں سال ان کا صرف ایک زخمی ہوا ہے جبکہ دشمن کو بڑے پیمانے پر نقصان

پہنچایا ہے۔

اس کے علاوہ بامیان کو جانے والے راستے بھی مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں اب دشمن ماضی کی طرح آزادانہ طریقے سے نہیں گھوم سکتا، بامیان کے دو اہم راستے، ایک کابل کی طرف سے غور بند کی چوٹی سے گزرنے والا راستہ

> صوبہ بامیان کے جہادی رہنماؤں نے کہا ہے کہ پچھلے دو مہینوں میں مجاہدین نے صوبہ بامیان میں الفاروق آپریشن کے تحت 14 اہم اور بڑی کارروائیاں کیں جس سے ملکی اور غیر ملکی فورسز کو بھاری نقصان پہنچا۔

ہے، غور بند کے مقام پر مجاہدین نے مورچے بنائے ہیں اور شیبر میں بھی مجاہدین ہمیشہ الرٹ رہتے ہیں، دوسرا راستہ بغلان کے تالا و برفک کے ضلع کی طرف سے آتا ہے جو دواب میخ زرین سے گزرتا ہے اور بامیان کو شمال سے ملاتا ہے، وہاں بھی ایک طرف سے تالا و برفک میں مجاہدین کا بول بالا ہے دوسری جانب کھرد کے دواب میخ زرین میں مجاہدین موجود ہیں، اب دشمن کے لئے ان راستوں سے سپلائی کا کام حفاظتی نقطہ نگاہ سے بڑا مشکل ہے۔

بامیان کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ ملک کا یہ مرکزی صوبہ جو دشمن اس کو پہلے اپنے لئے واحد پرامن اور سیاحتی صوبہ سمجھتا تھا اب صوبے کے تمام راستوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے، اسی وجہ سے اب ایک جانب دشمن کی فوجی رسد کمزور ہوچکی ہے تو دوسری جانب ان کے لئے آزادانہ طور پر پروپیگنڈہ مہم چلانا اور دعوت پہنچانا بھی مشکل ہوگیا ہے۔

بقیہ از سابقہ ناکام عسکری پالیسیاں

مثال کے طور پر اٹلی جس کی افواج مغربی افغانستان میں موجود ہیں اور جو یورپ کی تیسری بڑی اقتصادی قوت شمار ہوتی ہے۔ وہ بھی اب مالی مشکلات اور افلاس کی طرف بڑھتا جارہا ہے، قرضوں کی شرح بڑھنے کی وجہ سے اٹلی کی مارکٹ میں سرمایہ کاری کرنے والے اب اپنے حصص اور سرمایہ نکال رہے ہیں ۔اور امریکی اقتصادیات سے متعلق کہی جانے والی باتیں صحافیانہ زبان میں ''بڑی شرمناک'' ہیں، اس کے باوجود امریکی شہری اپنی دولت کا نصف اپنے ملک میں پڑنے والی کساد بازاری کی وجہ سے کھو چکے ہیں۔ اس صورتحال سے بچنے کے لئے اوبامہ انتظامیہ کی کوششیں جاری ہیں اور انہوں نے کساد بازاری کے منفی اثرات سے بچنے کے لئے امریکی حکومت کی طرف سے ۷۰۰ ملین ڈالر لگائے ہیں تاکہ اس کی وجہ سے بینکوں اور بڑے بڑے قلاش ہوجانے والے افراد کی داد رسی کی جاسکے۔ جبکہ عام شہری تو اپنی جمع پونجی کے ضیاع سے پریشانی کا شکار ہے۔ معتبر ذرائع کا کہنا ہے کہ اس کساد بازاری نے امریکا کو ۲۰ بیس سال پیچھے دھکیل دیا ہے۔

یونان یورپ میں معاشی خودکشی کی ایک واضح مثال بن کر ابھرا ہے، یہاں کے شہری اقتصادی اور سیاسی کشمکش اور ملک کے دیوالیہ پن کی طرف جانے کی وجہ سے اپنی جمع پونجی بینکوں سے نکال رہے ہیں ۔ اور دیوالیہ پن کی طرف جانے والوں کی فہرست اب بڑھتی جارہی ہے، اس فہرست میں اسپین، اٹلی اور بہت سے ممالک شامل ہیں۔ بلکہ یورپ کا پورا خطہ ڈوبنے کی حالت میں ہے اس سے کوئی ملک بچا ہوا نہیں ۔ اگلے مرحلے میں یہ بحران ایک عالمی بحران بنتا نظر آرہا ہے اور یہ سب '' شیطانی عالمگیری'' سیاست کا نتیجہ ہے جس نے دنیا کے اکثر فقیروں کو اچھے حالات میں مزید فقیر کردیا۔ جبکہ وہ ان مشکل حالات میں دیوالیہ پن کی طرف جارہے ہیں۔ جبکہ ممکنہ کساد بازاری سے لوگوں اور ملکوں کے محفوظ رہنے کی امید کرنا بھی مشکل ہے ۔ لگ یوں رہا ہے کہ یہ معاشی بحران بڑے سرمایہ دارانہ ممالک کو ان بحرانات سے نکالنے کے لئے ایک بہتر راستے کے طور پر تیسری جنگ کی طرف دھکیل رہا ہے بلکہ امیر ممالک کا پہلا ہدف غریب ممالک میں موجود خزانے ہیں جن سے وہ خود اس معاشی بحران سے نکال سکیں۔

اس نقطہ نگاہ سے ہمیں عالم عرب کی بے چینی کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے جبکہ ڈھول پیٹنے کی آوازیں بہت سے اسلامی ممالک کو گھیرے میں لے رہی ہیں۔

اور ہم امریکا کی عسکری اور مضبوط خفیہ اداروں کی اموات کے دنیا بھر میں پھیلاؤ کا سبب سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود امریکا اپنی بقیہ ماندہ قوت کو استعمال کررہا ہے تاکہ ایشیا اور افریقا کے مسلم اور غیر مسلم ممالک پر قابو حاصل کر سکے۔

تحریر: رحیمی

امریکی فوج میں
پاگل پن اور خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات

''رواں سال ہماری فوج میں خودکشی کی سطح خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے''، یہ امریکی صحت عامہ کی طرف سے شائع ہونے والی وہ رپورٹ ہے جس میں برملا اعتراف کیا گیا ہے کہ عراق اور افغانستان کے دونوں ملکوں میں امریکی فوج کی ایک بڑی تعداد اپنی قدرتی اور فطری صلاحیتوں سے محروم ہو چکی ہے، خاص طور پر افغانستان سے واپس گئے ہوئے فوجیوں میں ''دماغی بیماری'' کی وبا پھیل چکی ہے، اور ہزاروں وہ فوجی جن کے نام ابھی تک درج نہیں ہوئے ہیں اس خطرناک بیماری کا شکار ہو چکے ہیں۔

افغانستان سے واپس جانے والے فوجیوں میں 22 ہزار فوجی خوف اور وحشت میں مبتلا ہو گئے ہیں، ایک مستند رپورٹ کے مطابق طبی سہولتوں کی فقدان کی وجہ سے ۵۰ فیصد امریکی فوجیوں کو صحیح طبی امداد نہیں مل رہی، اس وجہ سے ایک بڑی تعداد فوجیوں کی طبی امداد ان کے اہل خانہ کے ذمہ ہے، ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2006ء میں جنگ کے میدان سے واپس بھیجے گئے فوجیوں میں 194254 اہلکار بے گھر ہو گئے جو سڑکوں کے کناروں پر پناہ لینے پر مجبور اور کھلے آسمان تلے رہتے ہیں، 2008ء میں ایک رپورٹ شائع ہوئی جس کے مطابق کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے والوں میں ہر تیسرا بندہ فوجی ہے جو جنگ سے واپس بھیجے گئے ہیں، ان مسائل سے نمٹنے کے لئے امریکی حکومت نے پندرہ ہزار گھر بنائے اور مختلف رفاہی اداروں نے بھی آٹھ ہزار گھر تعمیر کئے تاہم یہ ناکافی ہونے کی وجہ سے ہزاروں فوجی معاشرتی جرائم اور برائیاں اختیار کرنے پر مجبور ہوئے۔

امریکی محکمہ کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ امریکی جیلوں میں قید ستر لاکھ قیدیوں میں بارہ فیصد وہ امریکی فوجی ہیں جو جنگ سے واپس بھیج دیئے گئے ہیں، ان فوجی قیدیوں میں ہر چوتھا شخص نشہ میں مبتلا ہے، امریکی وزیر صحت نے کہا ہے کہ افغانستان سے واپس آئے ہوئے اہلکاروں میں پائی جانے والی بیماری سے ان کے اہل خانہ متاثر ہو رہے ہیں، ان کے بچوں میں بھی خودکشی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، امریکی میڈیا کے مطابق 2008ء میں افغانستان سے واپس آنے والے فوجی اہلکاروں میں 121 اہلکاروں نے خودکشی کی جبکہ 2006ء سے اس وقت تک ان واقعات میں 25 فیصد اضافہ ہوا ہے مگر بڑی تعداد میں ''خودکشیسے روکنے والی تنظیم'' کی جانب سے اس عمل کو روکنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، بیشتر امریکی فوجی اہلکار جب واپس گھر پہنچتے ہیں تو ڈیوٹی چھوڑ جاتے ہیں یا بغاوت اختیار کرتے ہیں اور کچھ اپنی زندگی کو چار دیواروں تک محدود کرتے ہیں، کچھ این جی اوز میں بھرتی ہو جاتے ہیں اور کئی تو طالبان کے اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر کے ایمان لے آتے ہیں، حال ہی میں امریکی میڈیا نے کیلی فورنیا کے اس فوجی اہلکار کی تصویر شائع کی ہے جو ابھی عراق سے واپس پہنچا ہے، وہ اپنے بچوں اور بیوی کیساتھ روتا ہے اور امریکی اعلیٰ حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ: خدارا مزید کسی کو اس جہنم میں نہ بھیجیں !۔

یہ دنیا کی سپر پاور مانے جانے والے ملک کی فوج کی صورتحال ہے، درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ ہے، امریکہ عراق اور افغانستان کے لاکھوں مسلمانوں کا قاتل ہے، بوڑھوں، خواتین اور بچوں کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا، باگرام، ابوغریب اور گوانتا ناموبے میں بغیر مقدمہ اور جرم کے ہزاروں مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے گئے، آج امریکہ کو ہم شکست خوردہ حالت میں امن کی بھیک مانگتے ہوئے دیکھ رہے ہیں تو قرآن پاک کی اس آیت پر مزید ایمان پختہ ہو جاتا ہے:

ترجمہ: کفار اور منافقین سوچتے ہیں کہ ان کے ٹھکانے مضبوط ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں بچا سکتے ہیں مگر اللہ نے انہیں ایک ایسی طرف سے پکڑا جو وہ ان کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

بقیہ صفحہ نمبر 40 پر ملاحظہ فرمالیں۔

افغانستان گذشتہ اگست میں

احمد فارسی

رواں میلادی سال 2012 کے اگست کے مہینے میں ہمارے ملک کے اندرونی دشمنوں اوران کے بیرونی آقاؤں کو دوسرے مہینوں کی طرح بھاری مالی اور جانی نقصانات کا سامنا رہا، تفصیل ذیل میں دیے گئے عنوانات میں دی گئی ہے۔

غاصب فوج کے جانی نقصانات

گذشتہ ماہ اگست کے دوران دشمن کے اعتراف کے مطابق دشمن کے 53 اہلکار ہلاک ہوئے جس میں 38 امریکی درندے بھی شامل ہیں۔ یہ اعداد وشمار رواں سال کا سب سے بڑا عدد ہے جس کا دشمن نے اب تک اعتراف کیا ہے۔ مذکورہ 53 اہلکاروں کی ہلاکت کے ساتھ اب جارحیت کے بعد دشمن کے اعترافی جانی نقصانات کی تعداد 3172 اہلکاروں تک پہنچ چکی ہے۔ حال یہ ہے کہ اعترافی ہلاکتوں کی تعداد ان حقیقی اعداد وشمار سے کئی گنا کم ہے۔

جارح دشمنوں کے مالی نقصانات

اگست کے مہینے کے دوران جارح فوجیوں کو جانی نقصانات کے ساتھ مالی نقصانات بھی اٹھانا پڑے۔ ٹینکوں، ٹینکروں اور رسد کی ترسیل کے دیگر ذرائع کا مجاہدین کے حملوں کا نشانہ بننا اب روز کا معمول کا بن گیا ہے۔ یہ سارے وسائل روزانہ کے خوراک کے طور پر مجاہدین کے حملوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس مہینے کے دوران دشمن کے چار پروں والے طیارے بھی اللہ کی نصرت سے گرائے گئے ہیں۔ طیاروں کے گرنے کے بارے میں ایساف نے 3 اگست کو اعلان کیا کہ ان کا ایک ہیلی کاپٹر افغانستان کے مغرب میں گر پڑا ہے۔ لیکن انہوں نے حسب عادت جھوٹ بولتے ہوئے مذکورہ طیارے میں سوار سارے افراد کے بارے میں بتایا کہ وہ سب ٹھیک ٹھاک ہیں۔ اسی طرح مذکورہ طیارے کے گرنے کو محض ہنگامی لینڈنگ ظاہر کیا مذکورہ واقعے کے بعد 14 اگست کو بھی صوبہ قندھار کے ضلع شاولی کوٹ میں ایک اور ہیلی کاپٹر گر پڑا۔ جس میں دشمن کے اعتراف کے مطابق 10 غاصب فوجی اپنے ایک ملکی مزدور (ترجمان) کے ساتھ ہلاک ہوگئے۔ 21 اگست کو بھی امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین نے بگرام کے ہوائی اڈے کو حملے کا نشانہ بنایا، اسی طرح 28 اگست کو دشمن کا ایک اور طیارہ صوبہ لوگر کے مضافات میں گر پڑا جس میں ہونے والے نقصانات کے بارے میں دشمن نے خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔ اور محض چند افراد کے زخمی ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ 30 اگست کو بھی دشمن کا اور طیارہ افغانستان کے مغربی علاقوں میں گر گیا جس میں دشمن کے اعتراف کے مطابق 2 آسٹریلیائی فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اندرونی دشمنوں کے نقصانات:

اگست کا مہینہ گذشتہ مہینوں کی طرح رہا، دشمن کے اعتراف کے مطابق بڑی تعداد میں اندرونی دشمن کے جانی نقصانات بھی ہوئے جس کی صحیح تعداد معلوم نہ ہوسکی۔ وزارت دفاع کے ترجمان نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ان کی افواج پر مخالفین کے حملوں میں بے انتہاء اضافہ ہوگیا ہے۔ اس نے اعتراف کیا کہ گذشتہ مہینے کے دوران ان کے تقریبا 400 فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔ اب حال ہی میں پولیس کے 303 پامیر زون کے اجرتی کمانڈروں نے تسلیم کرلیا ہے کہ ان کی صفوں میں واقع ہونے والے نقصانات کی اعداد وشمار بہت بلند سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین کی جانب سے نئی تکنیکوں کے بروئے کار لانے کی وجہ سے اب اس قابل ہوگئے ہیں کہ سینکڑوں اجرتی پولیس اہلکاروں کو بیک وقت ہلاک کردیں۔ مذکورہ اعترافات کے علاوہ صوبوں کی سطح پر بھی اندرونی دشمنوں کی ایک بڑی تعدا داگست کے مہینے میں ہلاک ہوگئی۔ صوبہ زابل کے ضلع شمل زو کے سکیورٹی کمانڈر 1 اگست کو، صوبہ غور کے صوبائی شوری کے ایک رکن اپنے محافظوں کے ساتھ 2 اگست کو، صوبہ لغمان کے ضلع علی شنگ کے کمشنر 12 اگست کو، صوبہ بامیان میں سکیورٹی پولیس کے 4 اہلکار 5 اگست کو، صوبہ پروان کے ضلع جبل السراج میں

سکیورٹی پولیس کے 2 اہلکار 4 اگست کو، صوبہ میدان وردگ میں سکیورٹی تحقیقات کے سربراہ جنرل طاہر 14 اگست کو، صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک کے جیل انچارج 19 اگست کو، صوبہ وردگ کے ضلع چک کا جج واوقاف کا سربراہ 24 اگست کو اور اسی طرح صوبہ غزنی کے صوبائی شوری کا صدر 30 اگست کو قتل کیا گیا۔

دشمن کے ہلاکتوں کی بڑھتی ہوئی گنتی نے ان کی کچی بنیادوں پر ایسا لرزہ طاری کردیا ہے کہ فوجی امور کے ماہرین نے 28 اگست کو کابل حکومت سے مطالبہ کیا کہ اجرتی پولیس اور نام نہاد نیشنل آرمی کے نقصانات کے اعترافات کا سلسلہ ختم کردے۔ کیونکہ ان کی ان باتوں کا فائدہ مجاہدین کو ہورہا ہے۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کابل کی کٹھ پتلی حکومت ہمیشہ اپنے نقصانات کی بہت کم تعداد کا اعتراف کرتی ہے۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کی دی گئی رپورٹوں کے مطابق 29 اگست کو صوبہ ننگرہار کے مضافاتی اضلاع میں علاقائی علماء اور ائمہ مساجد نے نیشنل آرمی کے ہلاک ہونے والے اہلکاروں کی نماز جنازہ پڑھانے اوران کی تجہیز، تکفین اور تدفین میں حصہ لینے سے انکار کردیا ہے۔

دوسری طرف رپورٹیں بتاتی ہیں کہ اندرونی دشمنوں کی صفوں میں مجاہدین کا نفوذ بڑے پیمانے پھیل گیا ہے۔ مجاہدین کے گھسنے کے باعث فوج کے درمیان بہت زیادہ بداعتمادی پیدا ہوگئی ہے۔ صوبہ ہلمند کے کٹھ پتلی گورنر کے ترجمان نے 29 اگست کو ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ اس صوبے کے ضلع واشیر میں نیشنل آرمی کے 10 اہلکار ہلاک ہوگئے ہیں۔ ہلاکت کی وجہ انہوں نے اندرونی سازشوں کو قرار دیا۔ ہلاک شدگان کے علاوہ بڑی تعداد زخمیوں کی بھی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ مذکورہ کارروائی کی تکمیل کے بعد کارروائی کرنے والے اہلکار جائے وقوعہ سے پوری حفاظت کے ساتھ اپنے اور ہلاک ہونے والے اہلکاروں کے اسلحہ اور دیگر سامان کے ساتھ محفوظ مقامات کی طرف منتقل ہوگئے۔

> مجاہدین کی ان فتوحات نے بالآخر غاصب درندوں کو بھاگنے پر مجبور کردیا ہے۔ اس سلسلے میں بلجیم کے غاصب فوجیوں نے 7 اگست کو افغانستان سے نکلنے کی ابتداء کرلی۔ کابل کے ہوائی اڈے پر تعینات مذکورہ فوجیوں کا یہ پہلا گروپ تھا جو افغانستان سے نکل گیا۔ مذکورہ ملک کی توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ اپنے فوجیوں کے مزید 5 گروپ ستمبر اور اکتوبر کے مہینے میں افغانستان سے نکال دیں۔ جن کی تعداد 230 تک پہنچتی ہے۔

ملکی لوگوں کے نقصانات

وحشی غاصبوں اوران کے میزبان نوکروں کے ہاتھوں بے گناہ ملکی لوگوں کے قتل اور ایذاء رسانی کا سلسلہ حسب سابق جاری رہا۔ 2 اگست کو ضلع خاص اروزگان میں مقامی پولیس نے "شالی ناوے" کے علاقے میں عوام پر دھاوا بول دیا۔ جس میں کم از کم 18 بے گناہ افراد شہید ہوگئے۔ پولیس کے اہلکاران کے گھروں سے قیمتی سامان بھی لوٹ کرلے گئے۔

5، اگست کو وحشی غاصبوں نے صوبہ نیمروز کے ضلع خاشرود میں وحشیانہ کارروائیوں کے سلسلے میں کم از کم 4 بے گناہ کو شہید اور 3 بچوں کو شدید زخمی کردیا۔ مذکورہ وحشیانہ کارروائیوں کے ساتھ کابل حکومت کے ایک مسلح رکن نے 28 اگست کو صوبہ قندوز کے ایک گاؤں "کنم" میں بے گناہ لوگوں پر فائرنگ کردی جس میں 13 بے گناہ افراد شہید اور 5 افراد زخمی ہوگئے۔

غاصب افواج سے عام لوگوں کی نفرت و بیزاری اور دشمن کے صفوں میں

مجاہدین کا نفوذ:

امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے بہت آسانی سے دشمن کے صفوں میں وسیع پیمانے پر نفوذ کیا ہے، جس کے نتیجے میں وحشی دشمن کو ان کی اپنی صفوں سے سخت حملوں کا سامنا ہے۔ اس سلسلے میں دو مجاہدین نے جنہوں نے نیشنل آرمی کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں 7 اگست کو صوبہ پکتیا کے ضلع "گردی چیڑی" میں وحشی غاصبوں پر حملہ کردیا جس میں کم از کم 9 غاصب امریکی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ 9 اگست کو نیشنل آرمی کی صفوں میں موجود مجاہد فوجی نے صوبہ لغمان میں اپنے گن سے فائرنگ کرکے کئی غاصبوں کو مردار کردیا۔ 17 اگست کو دو غاصب فوجی مقامی پولیس کی جانب منسوب ایک شخص کے ہاتھوں ہلاک ہوگئے۔ اسی دن ایک اور حملے میں دو امریکی، ایک اور فوجی کی جانب سے حملے کی زد

میں آ کر شدید زخمی ہوگئے۔ 20 اگست کو افغانستان کے مغرب میں ایک مجاہد نے جو پولیس یونیفارم میں ملبوس تھا، غاصب فوج پر فائرنگ کر دی اور ان میں سے ایک اہلکار کو ہلاک کر دیا۔ 24 اگست کو صوبہ اروزگان میں 3 آسٹریلیائی فوجیوں کی ہلاکتیں واقع ہوئیں جسے نیشنل آرمی کے صف میں موجود ایک اہلکار نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ مذکورہ واقعے کے بعد 27 اگست کو صوبہ لغمان میں نیشنل آرمی کے اہلکاروں کی جانب سے غاصب درندوں پر فائرنگ کی گئی۔ اس تازہ واقعے میں 2 غاصب فوجی ہلاک ہوگئے۔ مذکورہ ہلاکتوں سمیت دشمن کے اعتراف کے مطابق اب تک 42 غاصب فوجی نیشنل آرمی کی جانب سے کیے گئے حملوں میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ مذکورہ واقعے کے بعد ایساف نے اعلان کیا کہ ملی اردو اور پولیس کی صفوں سے جارح قوتوں پر جو حملے ہو رہے ہیں 25 فیصد حملوں میں مجاہدین کا ہاتھ ہے جبکہ بقیہ حملوں کا سبب لفظی نزاع ہے۔

نیشنل آرمی کے اہلکاروں کا مجاہدین کے آگے ہتھیار ڈالنے کے واقعات:

حقائق کے ادراک اور ملکی وغیر ملکی دشمنوں کی جانب سے مسلسل وحشیانہ کارروائیوں اور شکستوں کی وجہ سے نیشنل آرمی کی صفوں میں سے بہت سے افراد مجاہدین سے آ کر مل گئے ہیں۔ اس سلسلے میں 3 اگست کو صوبہ فاریاب کے ضلع "المار" میں مقامی پولیس کے 0 اہلکاروں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ مذکورہ واقعے کے بعد 6 اگست کو مقامی پولیس کے 11 اہلکاروں نے صوبہ ہلمند کے ضلع "موسیٰ کلا" میں مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

الفاروق آپریشن کی بہار آفرین کارروائیاں

الفاروق آپریشن کی بہار آفرین کارروائیوں کا سلسلہ بھی گذشتہ ماہ کے دوران اپنی پوری جوبن پر رہا۔ جس نے غاصب درندوں اور ان کے میزبان نوکروں کو بھاری ہلاکتیں، پریشانیاں، شکست اور مایوسیوں کے دلدل کی طرف مزید دھکیل دیا۔

5 اگست کو امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے مختلف علاقوں میں غاصب افواج پر ہلاکت آفرین حملے کیے اور انہیں بڑے تعداد میں جانی ومالی نقصانات پہنچائے۔ مذکورہ واقعات کے دو دن بعد امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین نے صوبہ لوگر میں غاصب درندوں کے بیس پر حملہ کر دیا جس میں بہت سے امریکی ہلاک ہوگئے۔ عینی شاہدین کے مطابق مذکورہ کارروائی بیس کے اندر کی گئی جس میں بیس کے اندر موجود عمارتیں بنیادوں سے اکھڑ گئیں یا انہیں سخت نقصان پہنچا۔ مذکورہ واقعے کے اگلے دن امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین نے صوبہ کنڑ میں رہنے والے امریکیوں پر حملہ کر دیا جس میں ایک امریکی جنرل " کیفین جیرافیس " اپنے امریکی فوجی ساتھیوں کے ہلاک ہوگیا، یاد رہے یہ جنرل فوجی چھاونی کا ذمہ دار تھا جبکہ اس کے ساتھ ہلاک ہونے والے تین افراد فوج میں کرنل رینک کے افسر تھے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ " جیس مینکس نامی ایک اور امریکی کرنل بھی مذکورہ واقعے میں شدید زخمی ہوگیا، جس کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔ دشمن نے اس کے بعد اب تک اس کی موت یا زندگی کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

مجاہدین کی کامیابیوں کا اعتراف: باجود اس کے کہ غاصب فوجی اور ان کے کٹھ پتلی میزبان اپنے گرتے ہوئے مورال اور فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد ہمیشہ چھپاتے رہتے ہیں تا کہ حقیقت کے برخلاف اپنی فتح اور مجاہدین کی شکست کا تاثر قائم کیا جاسکے۔ مگر پھر بھی کبھی کبھی بے ساختہ طور یا کبھی چھپانا ممکن نہیں ہوتا اس لئے اپنے گرتے ہوئے مورال اور مجاہدین کی کامیابیوں کا اعتراف کر لیتے ہیں۔

اگست کے مہینے میں ملک کے جنوب میں پولیس کے 303 پامیر زون کے مقامات نے اعلان کیا کہ ملک کے جنوب میں پولیس کی ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا ہے اور اس کا باعث مجاہدین کی نئی فوجی تکنیکوں کا بروئے لانا بتایا گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں انہیں بھاری اور ہلاکت خیز حملوں کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے۔ ایک اور اعتراف میں صوبہ ننگرہار کے نام نہاد سکیورٹی کمانڈر نے 2 اگست کو اعلان کیا کہ مجاہدین مذکورہ صوبے کے چار اضلاع پر علی الاعلان قابض ہیں، بڑی شاہراہوں پر ان کی چیک پوسٹیں قائم ہیں ان چیک پوسٹوں کے ذریعے وہ نیشنل آرمی پر وقتاً فوقتاً حملے کرتے رہتے ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر 40 پر ملاحظہ فرمالیں۔

کٹھ پتلیوں کا انجام

تحریر: شاہد

انسانی خون کی پیاسے امریکی افواج کے سربراہ (جرنل سٹیفن شاپیرو) نے حال ہی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے افغانستان میں ان کے زیر اہتمام تین سو فوجی مراکز افغان فورسز کے حوالے کر دیئے اور آئندہ دنوں میں مزید دو سو فوجی اڈوں کو خالی کریں گے، ان کا کہنا تھا کہ جو اسلحہ منتقل کر سکتے ہیں وہ لے جائیں گے اور جو نہیں لے جا سکتا وہ افغان حکام کو دیں گے۔

اس بیان پر مبصرین یہ تبصرہ کرتے ہیں کہ اب امریکہ کے زوال کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ مرحلہ وار افغانستان سے انخلاء چاہتا ہے اور یہاں پر اپنے غلام اور کٹھ پتلی حکومت کو اختیارات سپرد کر دینا چاہتا ہے مگر یہ کٹھ پتلی حکومت بھی جلد کمونسٹ ادارے کی طرح ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے گی۔

بلاشبہ افغانستان میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو شدید مزاحمت نے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر کے ان کو حواس باختہ کر دیا جس طرح چھٹی ہجری صدی میں چنگیز خان، کشلو خان اور پھر ہلاکو خان کی سربراہی میں تاریوں کے سفاک اور ظالم فوج بھی ابدی نیند سلا دی گئی۔ تاری نے چھٹی ہجری میں مسلمانوں کی نسل کشی شروع کی، امام ابوبکر السیوطیؒ کی تاریخ الخلفاء کے مطابق تاری فوج اسلحہ سے لیس اور مادی وسائل کے لحاظ سے مالا مال تھی، انہوں نے مسلمانوں کی نسل کشی اپنا مشغلہ بنایا تھا، علامہ ابن قیم جوزیؒ کے بیان کے مطابق ۶۱۵ ھ میں ماوراء النہر میں اس کا ظہور ہوا، سب سے پہلے انہوں نے بخاریٰ اور سمرقند کو پاؤں تلے روند ڈالا، ان علاقوں کے مسلمانوں کا قتل عام کیا پھر خراسان کے شہروں کے سربراہ (خوارزم شاہ) کو محاصرے میں لیا اور اس سالہ ہمزان اور قزوین تک پہنچا، لیکن امام سیوطیؒ کے مطابق وہ ۶۰۶ ھ میں ظاہر ہوا، اپنے شہر سے گزرتے ہوئے ترکیہ اور فرغانی پہنچ گیا پھر خراسان کے خوارزم شاہ محمد بن تکش کے شہروں کو زیر تسلط لا کر تیزی کے ساتھ آگے بڑھا اور پھر خلیفہ المستعصم باللہ الواحد کی طرف رخ کیا آخر کار ۶۵۰ ھ میں بغداد پہنچ گیا اور رافضی وزیر علقمی کے تعاون سے خلیفہ مستعصم باللہ کو مختلف حیلوں اور بہانوں سے شہید کر دیا۔

اس دوران خلیفہ بھی نہیں تھا اور وہ مصر کے حلب اور شام تک پہنچا تھا مصر کے مسلمانوں نے مظفر کی سربراہی میں اور اسی طرح (شالیہ رکن الدین بیبرس البند قداری) لشکر نے شام میں تاری کی فوجیوں کے ساتھ لڑائی کی اور پہلی مرتبہ تاریوں کو دندان شکست دیکر مسلمانوں کو ان کے ظلم سے نجات دلا دی۔

ادھر افغانستان میں بھی یہی صورتحال ہم دیکھ رہے ہیں کہ وقت کے امریکی تاریوں کو افغان مجاہدین کے ہاتھوں شکست ہوگی اور دنیا کے مسلمان ان کے ظلم اور وحشت سے نجات پائیں گے، دنیا کے مشہور عسکری تجزیہ نگاروں نے بہت پہلے امریکہ کو مشورہ دیا تھا کہ افغانستان کو فوج بھیجنا ان کی بے وقوفی ہوگی اور پھر اس کو واپسی کا راستہ نہیں ملے گا ہوا بھی اسی طرح، آج امریکہ کا انجام بھی روس اور فرنگی سامراج کی طرح شکست خوردہ نظر آ رہا ہے، اور جو حملے ان پر ہو رہے تھے آج وہ ان (امریکہ اور اس کے اتحادی افواج) پر بھی ہو رہے ہیں، معلوم ہو رہا تھا کہ امریکیوں نے اپنے بڑوں سے تجربہ حاصل نہیں کیا تھا اور شراب میں دھت ہو کر افغانستان آئے اور وہ یہ نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ وہ کس کے ساتھ لڑ رہے ہیں، آج ان پر عرصہ حیات تنگ ہوتا جا رہا ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 43 پر ملاحظہ فرمالیں۔

امریکی خوف اور ملی اردو

لطیف عزم

افغان نیشنل آرمی اور پولیس کی جانب سے امریکی فوجیوں پر ہونے والے مسلح حملوں نے امریکیوں کو سخت دہشت زدہ کردیا ہے۔گذشتہ دو ہفتوں کے دوران 15 امریکی فوجی ان حملوں میں ہلاک اور اس سے زیادہ زخمی ہوچکے ہیں۔امریکیوں نے ان حملوں سے بچاؤ کے مناسب اقدامات اٹھانے کے لئے گذشتہ ہفتے اعلیٰ سطحی فوجی کمانڈر افغانستان بھیجا۔کمانڈر موصوف نے کابل کی کٹھ پتلی حکومت سے مذاکرات کے بعد فیصلہ کیا کہ ملی اردو (افغان نیشنل آرمی) کے قریبا ساڑھے تین لاکھ فوج کی ازسرنو جانچ پڑتال کی جائے گی اور ہر فوجی کے سوانح اور شہریت دیکھی جائے گی۔افغان جنرلز نے ایک اور شرط کا بھی اضافہ کردیا ہے کہ ہر فوجی حکومت کی مرضی کے مطابق کسی کی شخصی ضمانت بھی دے گا۔ تاکہ پھر جو اہلکار امریکی یا نیٹو افواج پر فائرنگ کرے اس کے ساتھ اس کے ضامن کو بھی گرفتار کیا جائے۔

ایسے حالات میں امریکی افواج کے اعلیٰ سطحی فوجی جنرل، جنرل مارتین ڈیمپسی کو ایک المناک واقعہ اس وقت پیش آیا جب بگرام کے ہوائی اڈے پر اس کے سامنے اس کا طیارہ طالبان کی جانب سے فائر کیے گئے گولے کا نشانہ بنا اور عملے کے تین اہلکاروں کے ساتھ تباہ ہوگیا۔ یہ واقعہ خود جنرل مارتین اور امریکا کے لئے ایک پیغام ہے کہ وہ افغانستان میں کتنے طاقت ور ہیں اور انہوں نے جدید امریکی ٹیکنالوجی کو اس حد تک تباہ اور ناکارہ کردیا ہے کہ اعلیٰ سطح کے فوجی سربراہ بھی حساس اور اہم اڈوں میں ان کے حملوں سے محفوظ نہیں۔

یقیناً کابل حکومت کی فوجی اور سیکیورٹی کی صفوں میں طالبان کا حلول نہایت موثر اور کارآمد تیکنیک ہے۔اس لئے کہ ایک طرف اگر اس طریقہ سے اپنے نہایت کم نقصان کے بدلے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا جاسکتا ہے تو دوسری طرف خارجی افواج میں خوف اور ڈر کی ایسی فضا پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے ہر ایک سے ان کا اعتماد اٹھ گیا ہے۔تو بجائے اس کے کہ وہ طالبان سے مقابلے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں ملی اردو (نیشنل آرمی) کا ہر اہلکار انہیں طالبان سے زیادہ خطرناک نظر آنے لگا ہے۔ ایسے حالات میں امریکیوں کی مجبوری ہے کہ 24 گھنٹے مسلسل ملی اردو کے نوجوانوں سے اپنی حفاظت کریں اور ان کے ہر قدم اور ہر حرکت کی نگرانی کریں۔

ایسا لگتا ہے کہ طالبان کو بھی یہ طریقہ بہت پسند آیا ہے اور ان کو اب اس میں بہت مزا آنے لگا ہے۔اسی لئے تو انہوں نے اس تیکنیک کو وسعت دینے اور ملی اردو میں مزید حلول بڑھانے کے لیے آستین چڑھا رکھے ہیں۔ جلب اور جذب کے نام سے ہر صوبے میں خاص ریاستیں اور تشکیلات فعال ہیں۔ طالبان کی مہم اب تک نہایت کامیابی سے ہمکنار ہے۔اور معلومات کی بناء پر اب تک ہلاکتوں کی گنتی سینکڑوں میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے عیدالفطر کے موقع پر اپنے بیان میں اس کام کو بہت اہمیت دی اور ملی اردو کے ان اہلکاروں کی تعریف کی جو اس طرح کے واقعات میں حصہ دار ہیں۔پیغام کے تیسرے بند میں یوں فرماتے ہیں''مجاہدین نے گذشتہ سال کے مرتب کیے ہوئے پروگرام کے مطابق دشمن کی صفوں میں بہت نفوذ کیا ہے''۔

مخالف صف میں بڑی تعداد میں بااحساس افغان حقائق کے ادراک کے ساتھ نہایت حکیمانہ تدبیروں سے مجاہدین کی مدد کو آگے آئے ہیں، جس کی برکت سے خارجی غاصب درندے اور ان کے اتحادی اپنے مراکز اور فوجی اڈوں میں انہیں بہادر سپوتوں کے ہاتھوں بھاری حملوں کی زد پر ہیں۔ ہمارے لئے ایسے بہادر اور غیرت مند نوجوان قابل تعریف ہیں اور سارے عوام انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔وسیع پیانے پر نفوذ کے باعث مجاہدین دشمن کے فوجی اڈوں، دفاتر، جاسوسی کے مراکز میں گھس جاتے ہیں اور وہاں نہایت منظّم اور کاری حملے کرتے ہیں۔اور دشمن کو جانی ومالی بھاری نقصان پہنچاتے ہیں۔اس طرح بہت سے ایسے اہلکار اپنے بھاری اور خفیف اسلحہ اور اہم وسائل کے ساتھ دشمن کی صفوں سے نکل کر مجاہدین سے آکر مل جاتے ہیں۔مجاہدین ایسے لوگوں کی بہت قدر اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ہم اور آپ ایسے بہت سے واقعات کا مشاہدہ کرچکے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نیشنل آرمی کی صفوں میں خارجی افواج پر حملے محض طالبان

کی ایک جنگی چال اور کارآمد تیکنیک ہے جو روز بروز پھیلتا جارہا ہے۔ بلکہ اس طریقے سے عوام میں اور بھی ہمدردی اور اتفاق پیدا ہوجاتا ہے کیوں یہاں کے عوام نے گذشتہ گیارہ سالوں میں امریکی اور اتحادی افواج کے طرح طرح کے مظالم، عوام کا قتل عام، اسیروں کو اذیتیں دینے اور دینی مقدسات کی توہین کے کئی واقعات دیکھ لیے ہیں۔ اس لئے اب ہر افغان کا یہ خیال اور یہ جذبہ ہے کہ کس طرح غاصب درندوں سے گذشتہ گیارہ سالون کی وحشت وبربریت کا بدلہ لیا جائے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکی اور اتحادی افواج کے مقابلے میں جاری مزاحمتی تحریک اب ایک قومی اور ملی تحریک کا رنگ پکڑ چکی ہے جو سرتاسر ایک جہادی شکل اختیار کرچکا ہے۔ یہ نہیں خیال کیا جاسکتا کہ یہ مزاحمتی تحریک اب امریکا یا کابل حکومت کے ساتھ مذاکرات میں مفاہمت یا ایک نتیجے پر پہنچ جائیگی اس جہادی تحریک کا ایک ہی راستہ اور ایک ہی منزل ہے اور وہ ہے خارجی افواج کا بلا کسی شرط اور قید کے افغانستان سے نکلنا اور بس۔

اگر امریکی اور کابل حکومت کے اہلکاروں کا یہ خیال ہے کہ ملی اردو [افغان نیشنل آرمی] کی شہریت اور سوانح کی از سر نو تحقیق اور شخصی ضمانت کے ذریعے امریکی فوجیوں پر فائرنگ کے واقعات میں کمی آئیگی تو لگتا ہے یہ خیال بے سود ثابت ہوگا۔ اس لئے کہ امریکی اور کابل حکومت کے ارکان اگر زیادہ ہی زور لگالیں تو وہ زیادہ سے زیادہ آرمی کے مجاہد نوجوانوں کے سوانح اور شہریت کا بار بار مطالعہ کرلیں گے اور مطمئن ہوجائیں گے لیکن وہ نوجوانوں کے سینے چیر کر تو نہیں دیکھ سکتے کہ وہ امریکیوں یا ان کے خوشامدی کٹھ پتلیوں سے کتنی نفرت کرتے ہیں۔ اور یہ بات تو مانی جاچکی ہے کہ عزم مصمم اور ارادے کا مرجع ومنبع دل ہے، مجاہد کے دل کا مالک اللہ جل شانہ ہے اور وہ امریکیوں کی طاقت اور ہمت باہر ہے۔

☆......☆......☆

بقیہ از: امریکی فوج میں پاگل پن اور خود کشی

قدرت کی شان ہے کہ جو امریکی فوجی اہلکار جنگ سے زندہ اپنے ملک پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جسمانی، ذہنی اور طبی بیماری میں مبتلا کردیتا ہے اگر وہ ان بیماریوں کی وجہ سے نہیں مرتے تو پھر خودکشی کرکے خود اپنے آپ کو مار دیتے ہیں۔ ''سبحان اللہ''۔ ایک اعلیٰ امریکی عہدیدار جنرل ''جیمز آموس'' نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔

مذکورہ اعترافات کے سلسلے میں کٹھ پتلی حکومت کے وزارت دفاع کے ترجمان نے 27 اگست کو اعلان کیا کہ گذشتہ دو مہینوں کے دوران مخالفین کے

بقیہ از: افغانستان گذشتہ اگست میں

حملوں میں ان کے 600 اہلکار فوج اور پولیس زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین نے ایک بار پھر اللہ تعالی کی مدد ونصرت سے 21 اگست کو پل چرخی کے وحشی جیل سے اپنے افراد کے نفوذ کے بعد 15 قیدیوں کو آزاد کروایا۔ کٹھ پتلی حکومت کے اہلکاروں نے پہلے مرحلے میں اس واقعے کا انکار کردیا تھا۔ لیکن پھر قیدیوں کے عمومی سربراہ نے تسلیم کرلیا کہ کئی قیدیوں نے بھاگنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہوگئے۔

غاصب فوجیوں کا فرار:

مجاہدین کی پے در پے فتوحات اللہ کی مدد ونصرت سے ممکن ہوئی ہیں۔ مجاہدین کی ان فتوحات نے بالآخر غاصب درندوں کو بھاگنے پر مجبور کردیا ہے۔ اس سلسلے میں بلجیم کے غاصب فوجیوں نے 7 اگست کو افغانستان سے نکلنے کی ابتداء کرلی۔ کابل کے ہوائی اڈے پر تعینات مذکورہ فوجیوں کا یہ پہلا گروپ تھا جو افغانستان سے نکل گیا۔ مذکورہ ملک کی توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ اپنے فوجیوں کے مزید 5 گروپ ستمبر اور اکتوبر کے مہینے میں افغانستان سے نکال دیں۔ جن کی تعداد 230 تک پہنچتی ہے۔ اب نیوزی لینڈ کے غاصب فوجیوں نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ افغانستان پر 10 سالہ قبضہ مقرر کردہ وقت سے پہلے ختم کردیں گے۔ جارح قوتوں کے فرار کے سلسلے میں ملک کے کونے کونے میں ذیلی فوجی چھاونیوں کے خالی ہونے کا سلسلہ جاری ہے جو نیشنل آرمی کے ساتھ مشاورت اور ہم آہنگی کے بغیر ہی خالی کی جارہی ہیں۔ اس انخلاء کے آخری واقعات میں سے صوبہ وردگ کے ضلع سید آباد کے درہ "انخی" اور صوبہ لوگر کے ضلع " برکی برک " کے مضافات "ابراہیم خیل " کے امریکی فوجی مراکز سے فوجیوں کا انخلاء قابل ذکر واقعات ہیں۔ یہ مراکز اگست کے مہینے میں اس طرح خالی کئے گئے کہ مرکز سے کچھ سامان لے کر چلے گئے اور جو بچ گیا اس کو آگ لگادی گئی۔

✠ ✠ ✠

ابو الولید المصری

سابقہ ناکام عسکری پالیسیاں

اگر مستقبل کی فوجی پالیسیاں بھی پہلے کی طرح ناکام ثابت ہوئیں!! غاصب قوتیں پھر کیا کریں گی؟

شکست یقینی نظر آنے کے بعد امریکا کو کوئی واضح راہ نہیں نظر آ رہی، اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ اپنی کچھاڑ کو خالی کرے، اس طاقت کی طرح جو بلند پہاڑوں سے لڑھکتی ہے۔ طاقت جس کی بنیاد سرکشی، لوگوں کے استحصال اور لاکھوں لوگوں کے قتلِ عام پر متمکن ہے۔ وہ طاقت جس کا پندار بچوں کے مستقبل کی بربادی اور خاندانوں کے خاندانوں کو فنا کر دینے پر قائم ہے۔ امریکا نے اشارے دیئے ہیں کہ اس نے جنگ کے نئے طریقوں کو آزمانا شروع کر دیا ہے، جس میں سب اہم ہتھیار بغیر پائلٹ کے جاسوس طیارے یعنی ڈرون ہیں۔ رہی بات شورش زدہ علاقوں کی (جیسے اسپرنگ اور دوسرے رنگ برنگے انقلابات) تو انہوں نے ان انقلابات کا رخ موڑنے اور انہیں اپنی اسٹریٹجی کا حصہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے، یہ انقلابات مگر بعد کی باتیں ہیں، سر دست درپیش سب سے بڑا مسئلہ افغانستان ہے اس لئے کہ افغانستان مستقل طور پر امریکی اور نیٹو اتحاد اور افغانی مجاہدین کے درمیان میدان جنگ بنا ہوا ہے۔

امریکی جارحین کی کوشش یہ ہے کہ انخلاء کے بعد بھی اس کی عسکری سرگرمیاں فعال صورت میں افغانستان میں موجود رہیں، یہ سرگرمیاں مؤثر فضائی نظام اور بغیر پائلٹ طیارے یعنی ڈرون کے ذریعہ برقرار رکھی جائیں گی، البتہ اتنا ہے کہ یہ پروازیں اور طاقت کا استعمال پہلے کے مقابلہ میں کم ہوگا۔ حالانکہ امریکا اپنی تاریخ کی اس طویل ترین جنگ میں ان سب ہتھیاروں کا بہت زیادہ استعمال کر چکا ہے۔ اس کے باوجود یہ طاقتیں اور طیارے انتہائی ناکامی کا شکار ہوئی ہیں، اسی ناکامی کی وجہ سے امریکی اور یورپی طاقتیں افغانستان سے فرار ہونے پر مجبور ہیں۔ وہ جس قوت کو بھی اپنے پیچھے چھوڑ کر جائینگے وہ افغانستان اور یہاں کے عوام کی جہادی اٹھان کے سامنے کبھی کامیاب نہیں ہوگی بلکہ یہ پیچھے رہنے والی فوج اور اس کے ساز و سامان مجاہدین کے ہاتھوں لگنے والے مالِ غنیمت بنیں گے۔ زمین پر ناکام ہونے والی اس اسٹراٹیجی کا مقصد فقط اپنی حفاظت اور اپنے رعب و دبدبہ اور ہیبت کو قائم رکھنا ہے۔

لیکن قابض افواج کی ہیبت کے غبارے سے ہوا نکل چکی ہے اور اب وہ افغانستان میں کسی بھی قسم کی زمینی کاروائی کے لئے تذبذب کا شکار نظر آتے ہیں۔ انہیں فائدہ مند اور کارگر تدبیر سوائے فرار کے اور کوئی نظر نہیں آتی۔ افغانستان میں جانی و مالی نقصانات کے باعث قابض افواج میں نفسیاتی مسائل پیدا ہو گئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان میں خودکشی کا رجحان بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ ذرائع بڑے وثوق سے یہ بات کہتے ہیں کہ افغانی عوام کی جہادی مدافعت کے نتیجے میں قابض افواج کی ہیبت کا غبارہ پھٹ چکا ہے، بری فوج غیر محدود عسکری قوت کے باوجود اپنی قدر و قیمت کھو چکی ہے۔

میدان جنگ میں طاقت کے بل بوتے پر ایمان اور نظریہ سے بھرپور قوت کو شکست دینا یہ انتہائی ناممکن ہے۔ ہتھیار اور تدبیر نئے ہوں یا پرانے، ایمان اور نظریے کو مادیات سے شکست نہیں دی جا سکتی۔ ایک تدبیر ایسی ہے جو ایسے مواقع پر اکثر کارگر ہوتی ہے وہ یہ کہ مقامی لوگوں کو خرید کر انہیں استعمال کیا جائے۔ اس تدبیر نے اکثر مقامات پر قابضین کو فائدہ پہنچایا ہے لیکن افغانستان میں یقینی طور پر ایسے لوگ ملنا مشکل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ افغانستان کے عوام قبضہ گروپوں کے خلاف ایک ہی زبان جانتے ہیں اور وہ ہے جہاد کی زبان، جس کے ذریعہ سے وہ اپنے ملک کو مکمل طور پر آزاد کرائیں اور بقیہ ماندہ سرکش افغان فوج جنہوں نے امریکا اور اس کے اتحادیوں کی ہاں میں ہاں ملائی ان کا قلع قمع کرے۔ یہ سب کچھ اس وقت بھی ہوا جب افغانستان پر سوویت یونین کا قبضہ تھا، اندرونی عدم استحکام کے باعث افغانستان سے ان کا انخلاء ان کی خودکشی کا سبب بنا۔ یہی کہانی اب سلطنت عظمیٰ امریکا اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ دہرائی جا رہی ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 33 پر ملاحظہ فرمالیں۔

شہدائے ملت

سید سعید

محترم قارئین! افسوس کا مقام ہے کہ میڈیا کی آزادی کے موجودہ دور میں بھی افغانستان میں قابض غیرملکیوں اوران کے حواریوں کے وحشیانہ مظالم میڈیا منظرعام پرلانے سے گریز کررہاہے کیونکہ لالچ اورطاقت کے ذریعہ میڈیا میں اپنی مرضی کا موادشائع کرایاجارہاہے اوربڑی حدتک اس بھیانک مقصد میں کامیاب بھی ہوئے ہیں، قتل وغارت گری، گرفتاریوں اوردیگرانسانیت سوزمظالم محدودپیمانے پرذرائع ابلاغ میں آرہے ہیں جو آٹے میں نمک کے برابرہیں۔درج ذیل سطورمیں کوشش کریں گے کہ پیارے افغانستان کے کونے کونے سے رواں سال(2012) کے اگست کے مہینے میں ملکی ہلاکتوں کی وہ کم تعدادزیرقرطاس کردوں جوکبھی کبھار ملکی اوربین الاقوامی میڈیا کی جانب سے شائع ہوتی ہیں۔

2اگست کوصوبہ روزگان ضلع روزگان کے شالی ناوی سیروکے مرکزاورساکان علاقوں میں پولیس اہلکاروں اورقومی ملیشانے مقامی لوگوں کے گھروں پردھاوابول دیااور 18 بے گناہ افرادشہیدکردیئے گئے اورجاتے ہوئے مختلف لوگوں کے گھروں میں لوٹ مارکرکے ان کاصفایاکردیا،عینی شاہدین کے مطابق شجاع نامی کمانڈرنے چھاپے کے دوران چندبے گناہ افرادکوپکڑکرزندہ کنویں میں ڈال دیا،عینی شاہدین نے یہ بھی بتایاکہ قومی ملیشانے لوگوں کی آٹھ موٹرسائیکلوں کوبھی جلایا،اس کے علاوہ انہوں نے لوگوں سے نقدرقم اورگھڑیاں بھی زبردستی لے گئے،واضح رہے کہ اس سے پہلے بھی اسی محلے اورآس پاس کے دیگرعلاقوں میں اس طرح کے واقعات رونماہوئے ہیں۔

3اگست کواتحادیوں نے صوبہ میدان وردگ ضلع جغتوکے لاغریوگاؤں میں ایک بچےکوگزرتے ہوئے فائرنگ کرکےشہیدکردیا۔

6اگست کوقابض فوجیوں نے صوبہ ننگرہارضلع اچین کے عدل خیل گاؤں پررات کی تاریکی میں چھاپہ مارا،گھروں کی تلاشی لی اورمقامی لوگوں کوبھاری مالی نقصان پہنچایااورجاتے ہوئے 4افرادکوشہیدکردیا،مقامی لوگوں کا کہناہے کہ شہیدکئے گئےتمام افرادبےگناہ تھےجن کاکسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

7اگست کوغیرملکی فوجیوں نے صوبہ نیمروزضلع خاشروکےشیش آبہ علاقے پررات کوچھاپہ مارا،گھروں کی تلاشی لی،ایک خاتوں سمیت چارافرادکوشہیداور دوبچوں کوزخمی کردیا،خاشرودکےضلعی کمشنرنے بھی مذکورہ واقعے کی تائیدکی اورکہاکہ اتحادیوں نے ان کواطلاع دیئےبغیرچھاپہ مارا۔

8اگست کوقابض فوجیوں نے صوبہ روزگان ضلع چہارچینوکےگوہرگین ناوہ علاقے میں چھاپے کے دوران 3 ملکی افرادشہید،2 کوزخمی اور 12 کو گرفتارکرلیا۔

9اگست کوقابض فوجیوں نے صوبہ لوگرکےضلع خروارمیں مسافرگاڑی پرفائرنگ کی جس سےایک آدمی شہیدہوا۔

10اگست کوقابض فوجیوں نے صوبہ روزگان ضلع دھراودکے دہڑک علاقے میں چھاپہ مارا،لوگوں کوتشددکانشانہ بنایااورجاتے ہوئے 4افرادکو شہیدکردیااورایک آدمی کوگرفتارکرکےاپنے ساتھ نامعلوم مقام لےگئے۔

12اگست کومیڈیانےخبرشائع کی کہ گزشتہ رات قابض فوجیوں نے صوبہ ہرات ضلع شینڈنڈکے زیرکوہ علاقے میں دوافرادکوشہیداورایک آدمی کوزخمی کردیاخبرکےمطابق انہوں نے محلےکی ایک مسجدبھی شہیدکردی۔

21اگست کومیڈیانے رپورٹ دی کہ:صوبہ پکتیاکے باغکہ علاقے میں گورنرکےمحافظوں نےتیئس سالہ نوجوان کوشہیدکردیا،رپورٹ کےمطابق محافظ اہلکاروں نے مذکورہ علاقے میں بدکاری کی غرض سےایک عورت لےآئے۔اس نوجوان نےاس قبیح عمل کی تدارک کرنےکی کوشش کی اورکہاکہ کسی صورت بھی اس نارواعمل کی اجازت نہیں دی جائیگی جس پردرندہ صفت اہلکاروں(جنہوں نےشراب پی رکھی تھی)نےنوجوان پرفائرنگ کرکےشہیدکردیا۔

29 اگست کوصوبہ لوگرضلع چرخ کے شیخان علاقے میں قابض فوجیوں نے غلام محمد نامی ستر سالہ بوڑھا آدمی کوتشدد کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔

30 اگست کوصوبہ قندھار ضلع ژڑی کے نادی علاقے میں قابض فوجیوں نے علی محمد آ کا (۸۰سال کا بوڑھا) شہید کر دیا۔

30 اگست کوصوبہ لوگر کے ضلع برکی برک بازار میں دو راکٹ فائر کر کے ایک گھر پر اور دوسرا موٹر اڈے پر گر گیا جس سے دونوں مقامات پر آگ لگ گئی اور نتیجے میں 5 افراد شہید اور 10 زخمی ہوئے، لوگر کے پولیس چیف رئیس خان نے مذکورہ واقعے کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعے میں عوام کونقصان پہنچا ہے مگر واقعے کی مزید تفصیل دینے سے گریز کیا، مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ دونوں راکٹ علاقے میں موجود قابض فوجیوں کے اڈے سے فائر ہوئے مگر خود انہوں نے اس واقعے پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

31 اگست کوصوبہ کاپیسا ضلع تگاب کے جالوخیل علاقے میں قومی ملیشا نے ایک معزز شخص نور آغا کے گھر پر ڈا کہ مارا، چوری کرتے وقت گھر کی ایک آٹھ سالہ لڑکی نے ایک چور کو پہچان کر آواز دی اور اس کا نام لیا، ملیشا نما چوروں نے چوری کے بعد اس لڑکی کو گھر سے باہر نکال کر شہید کر دیا۔

31 اگست کوقابض اہلکاروں نے صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں دو بے گناہ افراد کو شہید کر دیا۔

31 اگست کوقابض فوجیوں نے رات کے چھاپے کے دوران صوبہ روزگان کے دارالحکومت ترین کوٹ سے ملحق علاقے میں ایک گھر میں داخل ہو کر حاجی ریاض نامی ستر سالہ شخص اور اس کے بیٹے عبدالجلیل کو بہیمانہ طریقے سے شہید کر دیا، مقامی سرکاری حکام نے مذکورہ واقعے میں ملکی افراد کو پہنچنے والے نقصان کا اعتراف کیا مگر تفصیل دینے سے گریز کیا، کابل حکومت کے نام نہاد صدر حامد کرزی نے اس واقعے کو معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اس کی مخالفت کی۔

31 اگست کو پریس ٹی وی چینل نے خبر شائع کی کہ غیر ملکی فوجیوں نے صوبہ غور میں فضائی حملہ کر کے 12 افراد کو شہید کر دیا۔

اقتباس از: [بی بی سی ریڈیو، آزادی ریڈیو=افغان اسلامک ایجنسی=پژواک نیوز ایجنسی=تاند اور بینوا ویب سائٹس اور روحی]

☆......☆......☆

بقیہ از کٹھ پتلیوں کا انجام

تازہ رپورٹس کے مطابق امریکی فوجیوں کے انخلاء اور فوجی وسائل کی واپسی نے کابل کی کٹھ پتلی حکومت کو شدید پریشانی سے دوچار کر دیا ہے اور نہیں سمجھتی کہ آئندہ مجاہدین ان کے ساتھ کیا سلوک اختیار کریں گے؟ یہ غلام جنہوں نے یا تو افغان ملت کے خلاف اسلحہ اٹھایا یا ان کی جاسوسی کی، وہ اب اپنے برے انجام سے نہیں بچ سکتے، عوام ان کو ضرور عدالت کے کٹہرے میں لائیں گے، اب چونکہ ابتداء ہے اور امارت اسلامیہ نے بھی ان بچھڑے ہوئے لوگوں کے لئے دعوت اور جلب وجذب کا پروگرام بنایا ہے ان کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اپنی صفائی کے لئے اپنے دوسرے دوستوں کی طرح اپنی بندوقوں کا رخ غیر ملکی فوجیوں کی طرف موڑ کر مجاہدین سے مل جائیں اور اپنے شہداء کا بدلہ ان سے لے لیں، اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو مجاہدین کے تعاون کی غرض سے ان کے ساتھ رابطے میں رہے یہ بھی ان کا انجام تبدیل کر سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ان کا مستقبل روشن ہو۔

٭٭٭

کامل ایمان والا

آپ ﷺ نے فرمایا ہے تین باتیں جس میں ہوں وہ کامل الایمان ہے جب غصہ آئے تو پی جائے۔ غصہ ورضا کی حالت میں انصاف کرے اور قادر ہونے پر معاف کر دے۔

نمبر شمار	صوبہ	کاروائیوں کی تعداد	طیارے گرائے	دشمن کے مالی اور جانی نقصانات: صلیبیوں کی اموات	صلیبیوں کے زخمی	ہلاک افغان اہلکار	زخمی افغان اہلکار	تباہ فوجی گاڑیاں اور ٹینک	عام شہریوں اور مجاہدین کی جانی نقصانات: عام شہریوں کی ہلاکتیں	عام شہریوں کے زخمی	مجاہدین کی جانی
1 -	قندہار	150		67	43	239	105	79	4	1	
2 -	ہلمند	220	1	163	136	340	136	122	34	20	
3 -	غزنی	66		42	19	92	48	25	4	3	
4 -	خوست	19		2		6	2	1			
5 -	نورستان	10		30		26	23	3		1	
6 -	میدان وردگ	128	1	70	41	322	149	97	4		
7 -	کونڑ	75		14	7	77	37	14		2	
8 -	پکتیکا	22		3	2	56	6	9			
9 -	زابل	85		9		60	22	47			
10	لوگر	85		39	19	89	91	15	3	1	
11	کاپیسا	21				40	16	9	1		
12	روزگان	51		19	6	41	26	11	1		
13	پکتیا	56		25	8	74	22	20			
14	فراہ	21		2	6	48	45	31	6	4	
15	کابل	16	1	10	5	15	0	4	1		
16	ننگرہار	36		3		17	21	12		2	
17	لغمان	44		17	9	51	50	11			
18	ہرات	36				55	47	20	2	10	
19	نیمروز	17				47	11	8			
20	بادغیس	38		29	3	56	36	22	8	6	
21	قندوز	28				33	10	6			
22	بغلان	23		7	1	38	34	13			
23	فاریاب	12				28	7	2	2	4	
24	غور	2				4	5	1	5	5	
25	پروان	27		9	2	57	10	18		2	
26	تخار	3				3	2	1			
27	سمنگان										
28	بدخشان	3				9	15	1	2		
29	بامیان	2				6	6	1			
30	بلخ	4				4	6	1			
31	جوزجان	7		2		12	11	2	1	4	
32	دائی کنڈی	4				17	2	2			
33	سرپل	4				1	7				
34	پنجشیر										
مجموعہ		1315	3	562	307	1963	1008	608	78	65	

دشمن کے گرائے جانے والے طیارے: 1- ہلمند 11 جنگی طیارے۔ 2 - زابل ایک ہیلی کاپٹر۔ 3-میدان وردگ ایک ہیلی کاپٹر + ایک ڈرون طیارہ۔ 4-نورستان ایک ہیلی کاپٹر۔ 5-لوگر دو ہیلی کاپٹر۔ 6- پروان ایک فوجی طیارہ۔ 7-قندوز ایک ڈرون طیارہ۔

فرمان امیرالمؤمنین

ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ

دشمن کی سازشوں پر ایک نظر:

- دشمن نے پچھلے گیارہ سالوں میں خوب زور لگایا ہے کہ اپنے میڈیا کے توسط سے افغانوں کے ذہن تبدیل کر دے، مگر نظر آتے حقائق (جن کا مشاہدہ افغان قوم اور پوری دنیا بخوبی کر رہی ہے) سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دشمن کی تمام خبیث چالیں ناکام ہو چکی ہیں، اور " نام نہاد آزادی کے علمبردار میڈیا" کے خفیہ ایجنسیوں سے تعلقات طشت از بام ہو چکے ہیں۔ اور یہ میڈیا والے افغانوں اور دنیا بھر کے لوگوں کا اعتماد کھو چکے ہیں، اب لوگ ان پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کے ان کے یہ سب پروپیگنڈے مجاہدین کے خلاف نظریہ سازش کے پھیلاؤ کا ایک ذریعہ ہیں، عوام جان چکے ہیں کہ میڈیا اُسے ملنے والی خفیہ رقموں کے عوض قابضین کے نقصانات چھپاتا ہے۔ جبکہ مجاہدین کے نقصانات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور مجاہدین کی کامیابیوں پر سکوت اختیار کیا جاتا ہے۔
- دشمن چاہتا ہے کہ اپنی خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے چند جاہل اور اوباش نوجوانوں کو استعمال کرتے ہوئے عوام کے اندر بے چینی اور فتنہ انگیزی پیدا کرے، کمیونسٹ حکومت کے زوال کے بعد ۱۹۷۰ کی دہائی کی طرح عوام کو مختلف جماعتوں اور گروہوں میں تقسیم کر دے۔ مگر الحمد للہ دشمن کا یہ مذموم منصوبہ ابتداء ہی سے ناکام ہو گیا ہے، اس طرح کہ عوام الناس ان لوگوں کے جرائم دیکھتے ہوئے مجاہدین کے مزید قریب ہو گئے ہیں اور ان کی سازشوں سے ہر وقت باخبر رہتے ہیں۔
- قابضین کی جانب سے اپنے افغانی ایجنٹوں کو نام نہاد انتقالِ اقتدار کا پروگرام وہ جھوٹا ڈرامہ ہے جس کے تحت ایک جانب تو وہ اپنی شکست چھپانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف افغان عوام اور دنیا کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ان پر افغانوں کا اعتماد ہے اور عوام چاہتے ہیں کہ انتظامی اور عسکری لحاظ سے ملک کا مستقبل انھیں کے حوالے کیا جائے۔ یہ بھی قابضین کے دوسرے منصوبوں کی طرح ایک ناکام جستجو اور لوگوں کو جھانسہ دینے کی ایک بھونڈی کوشش ہے، دیکھا جائے تو جن علاقوں میں اس منصوبے پر عمل کیا گیا ہے وہاں اب بھی عملی طور پر ادارے فوجی اور انتظامی حوالے سے قابض افواج کے مکمل کنٹرول میں ہیں اور اپنے تمام وعدوں کے برخلاف رات کے وقت چھاپوں سمیت تمام وحشیانہ حملوں کا اختیار ان ہی کے پاس ہے۔

SHARIAT

Monthly Islamic Magazine

1st Year October2012